

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كَلْبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ [ابن ماجہ: ۴۴۳] من اس شخص سے ملے |
علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

دینیات

DEENIYAT

نصاب برائے بالغان
سال اول

پہلا ایڈیشن

ماہ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ مطابق ماہ اگست ۲۰۱۲ء

| | |
|---|----------------|
| Compiler | مترتب |
| AHEM | الہم |
| Charitable Trust | چیرمینٹیل ٹرسٹ |
| Contact : Idara-e-DEENIYAT, Opp. Maharashtra College, Bellasis Road, Mumbai Central, Mumbai - 4000 08 | |
| Tel. : 022 - 23051111 • Fax : 022 - 23051144 | |
| Website : www.deeniyat.com • E-mail : info@deeniyat.com | |

دینیات

DEENIYAT

طالب علم کا نام:

گھر کا مکمل پتہ اور رابطہ نمبر:

مدرسہ کا مکمل پتہ:

مقررہ وقت:

پیش لفظ

اسلام ایک کامل و مکمل ضابطہ حیات ہے، یہ انسان کی زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی کرتا ہے، خواہ انسان کی اجتماعی زندگی ہو یا انفرادی، عبادت و بندگی میں انہماک کا وقت ہو یا خرید و فروخت میں مصروفیت، خوشی و مسرت کا موقع ہو یا رنج و غم کا لمحہ، غرض انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جہاں اسلام مکمل رہنمائی نہ کرتا ہو، اور ہر آدمی اسی وقت کامیاب ہو سکتا ہے جب کہ وہ اپنی پوری زندگی کو اسلام کے مطابق گزارے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے امت کے ہر فرد پر یہ قدر ضرورت علم وین سیکھنا فرض قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: **طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ**۔ (علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے)۔

[ابن ماجہ: ۲۲۴، سنن ابی داؤد: ۱۰۱۰۰]

اس کے ساتھ ہی آپ ﷺ نے اہل علم پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ نہ جاننے والوں کو علم دین سکھائیں، آپ ﷺ کا ارشاد ہے: **تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ**۔ (علم سیکھو اور لوگوں کو سکھائو)۔

[شعب الایمان: ۱۷۳۲، سنن ابی داؤد: ۱۰۱۰۰]

نیز آپ ﷺ نے علم دین کے اساتذہ و طلبہ کو امت کا سب سے بہتر طبقہ قرار دیا ہے۔ ارشاد ہے: **خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ**۔ (تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے)۔

[بخاری: ۵۰۲۷، سنن ابی داؤد: ۱۰۱۰۰]

یہ درست ہے کہ ہر شخص کی تعلیم و تربیت بچپن سے ہی کرنا ضروری ہوتا ہے، کیوں کہ اس عمر میں جو کچھ سکھایا جاتا ہے، وہ بہت ہی مؤثر، پائیدار اور نتیجہ خیز ہوتا ہے۔ مگر جو لوگ کسی وجہ سے بچپن میں تعلیم حاصل نہ کر سکے اور اس عظیم دولت سے محروم رہ گئے، ایسے لوگوں کے لیے تعلیمی مواقع فراہم کرنے کی اہمیت کچھ کم نہیں ہے، بلکہ ان کو دینی تعلیم سے واقف کرنے کی زیادہ ضرورت ہے، کیوں کہ ان لوگوں پر شریعت کی طرف سے دوسری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ایک ذمہ داری تو ان پر یہ ہے کہ وہ خود اپنی زندگی کو اسلامی احکام و مسائل اور آداب و اخلاق سے سنوارنے کی کوشش کریں اور دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے ماتحت لوگوں اور اہل و اولاد کی دینی ماحول میں تعلیم و تربیت کریں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اقْرَأُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ۔ (اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے)۔ [سورہ نجم: ۶۰]

یہ دونوں ذمہ داری خوبی کے ساتھ وہ اسی وقت انجام دے سکتے ہیں جبکہ وہ خود اسلامی تعلیمات سے واقف ہوں، کیوں کہ علم دین کے بغیر کوئی آدمی نہ خیر و شر میں تمیز کر سکتا ہے، نہ وہ کھرے کھوٹے کی پہچان کر سکتا ہے اور نہ ہی ہدایت و گمراہی میں فرق کر سکتا ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ دینی تعلیم ہر شخص کی

بنیادی ضرورت ہے، اس کے بغیر اسلام کی سیدھی اور سچی راہ پر قائم رہنا..... خاص طور پر اس فتنے والے دور میں..... انتہائی دشوار ہے۔

ایسے افراد کو علم سکھانے کے لیے مکاتب قائم کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، یہی طریقہ سب سے آسان اور کم وقت میں زیادہ فائدے کا باعث ہے، مردوں کے لیے الگ مکاتب قائم کیے جائیں اور عورتوں کے لیے الگ، مردوں کو مرد حضرات تعلیم دیں اور عورتوں کو عورتیں ہی تعلیم دیں۔ ان مکاتب میں تعلیمی اوقات ان کی مصروفیات کا خیال رکھتے ہوئے رکھے جائیں، تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ حاصل کر سکیں۔

ادارہ دینیات کی یہ سعادت ہے کہ اس نے اس بارے میں بھی ایک چھوٹی سی کوشش کا آغاز کیا ہے اور دینیات کے نام سے جس طرح بچوں کے لیے نصاب ترتیب دیا ہے اسی طرح مردوں اور عورتوں کے لیے بھی نصاب تیار کیا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ دو دو سالہ نصاب ہے۔ جس میں قرآن کریم ناظرہ سکھانے کے ساتھ احکام و مسائل اور دین کی دوسری ضروری واہم باتیں شامل کی گئی ہیں۔ مردوں کے نصاب میں ان کے متعلق احکام اور مضامین ڈالے گئے ہیں اور عورتوں کے نصاب میں ان کے متعلق مسائل اور مضامین دیے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو امت کے حق میں مفید بنائے اور اس کو ہمارے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

نصاب کا تعارف

یہ دو سالہ مختصر نصاب ہے۔ اس میں دین کی اہم اور ضروری باتوں کو جمع کیا گیا ہے۔ نصاب میں پانچ بنیادی عناوین کے تحت دس مضامین ہیں، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

① قرآن ② حدیث ③ عقائد و مسائل ④ اسلامی تربیت ⑤ زبان

○ قرآن کے تحت : نورانی قاعدہ / ناظرہ قرآن، حفظ سورۃ

○ حدیث کے تحت : دعا و سنت، حفظ حدیث

○ عقائد و مسائل کے تحت : عقائد، مسائل

○ اسلامی تربیت کے تحت : سیرت، آسان دین

○ زبان کے تحت : عربی، اردو

سال بھر روزانہ پڑھائے جانے والے مضامین : نورانی قاعدہ / ناظرہ قرآن، حفظ سورہ، عقائد، مسائل۔

مذکورہ بالا مضامین کے ساتھ ساتھ

پہلے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین : دُعا و سنت، سیرت، عربی، اُردو۔

دوسرے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے : حفظ حدیث، آسان دین، اُردو۔
مضامین

○ پہلے سال میں انتہائی بنیادی اور ضروری باتوں کو جمع کیا گیا ہے تاکہ شروع ہی میں ان باتوں کو جان لیں، جن سے واقف ہونا دین پر عمل کرنے کے لیے بے حد ضروری ہے۔ چنانچہ ابتدا ہی میں نماز کی مکمل مشق دی گئی ہے۔ ساتھ میں چند سورتوں کو حفظ کرانے کی ترتیب رکھی گئی ہے جن سے نماز صحیح ہو جائے۔

○ قرآن کو صحیح اور تجوید کے ساتھ پڑھنے کے لیے نصاب میں نورانی قاعدہ شامل کیا گیا ہے۔

○ حدیث کے عنوان کے تحت اہم اہم دعائیں مکمل روایت و فضیلت کے ساتھ اور سنتیں دی گئی ہیں اور دین کے مشہور پانچ شعبوں : ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات پر ۴۱ احادیث یاد کرائی گئی ہیں۔

○ عقائد میں اسلامی کلمے، توحید، فرشتے، آسمانی کتابیں، یوم آخرت، اچھی اور بری تقدیر، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا، حضرت محمد ﷺ آخری نبی، صحابہ، معجزہ، کرامت، کفر و شرک، کفار کے مذہبی تہواروں، علامات قیامت، علامات کبریٰ، برزخ، حشر، شفاعت، جنت، جہنم جیسی بنیادی چیزوں کا تذکرہ ہے۔

○ مسائل کے ضمن میں وضو، غسل، نماز کے فرائض، واجبات اور اذان و اقامت، مکمل نماز، استنجہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، نکاح و طلاق وغیرہ کے مسائل سکھائے گئے ہیں۔

○ اسلامی تربیت کے عنوان کے تحت حضور ﷺ کی مکی و مدنی اور اخلاقی زندگی دی گئی ہیں اور دین کے پانچ شعبوں سے متعلق مختلف عناوین پر اسباق دیے گئے ہیں۔

○ عربی زبان اور اردو زبان سے واقفیت کے لیے دونوں زبانوں کا مختصر نصاب شامل کیا گیا ہے۔

اس نصاب کے پڑھانے کا طریقہ

اس نصاب کو نظام کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے جس کے بغیر نصاب کا خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو سکتا، لہذا نصاب کو پڑھانے میں مندرجہ ذیل امور کی رعایت ضروری ہے:

○ اس نصاب کو پڑھانے کے لیے روزانہ ایک گھنٹہ کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔

○ اس نصاب کو اجتماعی طور پر پڑھانے کی کوشش کریں۔ جس کی صورت یہ ہوگی کہ استاذ طلبہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے پڑھائے، مثلاً خود پڑھے ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ پھر طلبہ پڑھیں ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ پھر پڑھائے ”رَبِّ الْعَالَمِیْنَ“ پھر طلبہ پڑھیں ”رَبِّ الْعَالَمِیْنَ“ اس طرح جتنا سبق ہو پڑھاتا رہے۔ چند مرتبہ کے تکرار سے ان شاء اللہ آسانی یہ چیزیں طلبہ کو یاد ہو جائیں گی۔

○ قرآن کریم کو صحیح پڑھنے اور لُحْن جلی سے بچنے کے لیے حروف کے مخارج کا صحیح ہونا ضروری ہے، لہذا مخارج کی طرف خاص طور سے توجہ دی جائے اور کوشش کی جائے کہ کم از کم پانچ مہینوں کے اندر اندر حروف کے مخارج صحیح ہو جائیں۔ سبق روزانہ پڑھاتے رہیں اور ساتھ ساتھ حروف کی ادائیگی درست کراتے رہیں۔

○ ہر مہینے میں ۲۰ دن سبق پڑھانے کے، ۵/۴ دن دور اور آموختہ کے اور ۵/۴ دن چھٹی کے ہوں گے، مہینے کے آخر میں ۵/۴ دن پورے مہینے کا دور کرائیں، نیز گزشتہ مہینوں کے اسباق کا دور بھی ان ہی ایام میں کراتے رہیں۔

○ ہر سبق کے لیے مہینے متعین کیے گئے ہیں، اس کی رعایت کرتے ہوئے سبق کو مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ جس سبق پر مہینہ ختم ہو رہا ہو وہاں تاریخ لکھیں اور دستخط کے خانے میں مختصر دستخط کریں اور طلبہ سے اپنے اپنے سرپرست سے دستخط کروا کر لانے کو کہیں۔

○ ایک مہینے کا نصاب کسی مضمون میں اگر جلد ختم ہو جائے تو اس کا بقیہ وقت دوسرے مضامین کے لیے استعمال کریں تاکہ ہر مہینے کا نصاب تمام مضامین میں ایک ساتھ رہے۔

○ دوسرے پانچ مہینوں والے مضامین پڑھاتے وقت دور کے دنوں میں پہلے پانچ مہینوں والے مضامین کا بھی دور کراتے رہیں۔

○ کتاب میں ہر مضمون کے شروع میں جو تعریف دی گئی ہے، وہ لغوی یا اصطلاحی تعریف نہیں بلکہ مفہومی تعریف ہے تاکہ طلبہ کے سامنے مضمون کا تعارف اچھی طرح ہو جائے۔

○ کتاب کے آخر میں نماز کی نگرانی کے لیے نقشہ دیا گیا ہے، بتائے گئے طریقے کے مطابق دیے گئے خانوں میں نشانات لگانا ہے، اور طلبہ کی ماہانہ حاضری وغیرہ حاضری اور فیس کے لیے بھی ایک نقشہ دیا گیا ہے، ہر مہینے کے ختم پر ایام تعلیم، ایام حاضری وغیرہ حاضری اور فیس کی تفصیلات لکھ دیں، اور مہینہ مکمل ہو جانے کے بعد خود بھی دستخط کریں اور طلبہ کو اپنے والدین سے دستخط کروا کر لانے کو کہیں۔

نوٹ: تجربہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بڑی عمر والے صرف ناظرہ قرآن میں زیادہ وقت دینا چاہتے ہیں۔ لہذا ان کے ساتھ اتنی رعایت کر لی جائے کہ قرآن کے تحت جو دو مضامین (نورانی قاعدہ اور حفظ سورۃ) ہیں ان کے ساتھ روزانہ ناظرہ قرآن بھی پڑھا دیا جائے، جس میں اس بات کا لحاظ کریں کہ لحن جلی نہ ہو۔

سال اول کے نصاب کا خاکہ

| قرآن | نورانی قاعدہ حفظ سورہ | مکمل نورانی قاعدہ تعوذ، تسمیہ، سورۃ فاتحہ، سورۃ بقرہ، سورۃ آل عمران، سورۃ مائدہ، سورۃ کافرون، سورۃ نصر، سورۃ لہب، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس۔ |
|---------------|--------------------------|--|
| حدیث | دعا و سنت حفظ حدیث | کھانے سے پہلے کی دعا، شروع میں دعا پڑھنا بھول جانے تو یہ دعا پڑھے، کھانے کے بعد کی دعا اور سنتیں، دعوت کھانے کے بعد کی دعا، پانی پینے کے بعد کی دعا اور سنتیں، دودھ پینے کے بعد کی دعا، سونے سے پہلے کی اور سو کر اٹھنے کی دعائیں اور سنتیں، بیت الخلا جانے سے پہلے اور بیت الخلا سے باہر نکلنے کی دعائیں اور سنتیں، وضو سے پہلے، درمیان اور بعد کی دعائیں، مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے باہر نکلنے کی دعائیں اور سنتیں، کپڑا پہننے کی دعا، اذان کے بعد کی دعا، شیطان سے حفاظت کی دعا اور خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات۔ ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق ۲۰ حدیثیں۔ |
| عقائد و مسائل | عقائد مسائل | پانچوں کلمے، ایمان، مجمل و مفصل، توحید، فرشتوں، آسمانی کتابوں، نبی اور رسول، آخرت، تقدیر اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا پر اسباق۔ وضو کے فرائض، وضو کا مسنون طریقہ، نواقص وضو، غسل کے فرائض، غسل کا مسنون طریقہ، موجبات غسل، نماز کی ترکیب، کلمات نماز، نماز کا مسنون طریقہ، پانچ نمازیں، نماز کے شرائط، نماز کے ارکان، نماز کے واجبات، حمد، سہو کا بیان، نماز کے مقدمات، اوقات نماز، اذان و اقامت، نماز باجماعت، وتر کی نماز، جمعہ کی نماز، عیدین کی نماز، بیمار کی نماز، مسافر کی نماز، کفن و دفن کے مسائل، نماز جنازہ، روزے کے مسائل، روزے کے مقدمات، وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟ |
| اسلامی تربیت | سیرت آسان دین | ہمارے نبی ﷺ کی زندگی پر مختصر اسباق۔ ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق ۳۵ مرتبہ اسباق۔ |
| زبان | عربی اردو | اعداد، عشرات، مہینے، ہفتے کے دن۔ باتر تہ حروف، بے ترتیب حروف، زبر، زیر، پیش، حروف کو ملانے کے طریقے، واو، ماقبل مفتوح اور محروف و مجہول، یا جس کے پہلے زبر اور محروف و مجہول، دو حروف کے الفاظ اور جملے، سہ حرفی الفاظ اور جملے، ہائے مخلوط، دو حرفی و سہ حرفی الفاظ کے جملے۔ |

سال دوم کے نصاب کا خاکہ

| | |
|----------|--|
| قرآن | ناظرہ قرآن تیسواں اور اسیسواں پارہ اور سورہ بقرہ سے سورہ نسا تک۔ |
| حفظ سورہ | سورہ زلزال، سورہ عادیات، سورہ قارعہ، سورہ تکوین، سورہ عصر، سورہ ہمزہ اور آیۃ الکرسی۔ |

| | | |
|----------|--|---|
| حدیث | دعا وسنت | تلاوت کے آداب، جب بازار میں جائے تو یہ دعا پڑھے، جب کسی کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو یہ دعا دے، گھر سے نکلنے وقت کی دعا، گھر سے نکلنے کی سنتیں، گھر میں داخل ہونے کی دعا، گھر میں داخل ہونے کی سنتیں، آمینہ دیکھنے کی دعا، سواری پر سوار ہونے کی دعا، سفر کی سنتیں، کسی کو رخصت کرنے کی دعا، ہر چیز کے شر سے حفاظت کی دعا، آب زمزم پینے کی دعا، دعا مانگنے کے آداب، خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات، استحارہ کی دعا۔ |
| حفظ حدیث | ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق ۲۰ حدیثیں۔ | |

| | | |
|---------------|-------|---|
| عقائد و مسائل | عقائد | حضرت محمد ﷺ آخری نبی، صحابہ، معجزہ، کرامت، کفر و شرک، کفار کے مذہبی تہواروں میں شرکت، علامات قیامت، علامات کبریٰ، برزخ، حشر، شفاعت، جنت، جہنم۔ |
| مسائل | مسائل | نجاست کے مسائل، تیمم کے مسائل، مقتدی کے مسائل، قضا نماز، تراویح کی نماز، زکاة کے مسائل، صدقہ فطر کے مسائل، قربانی کے مسائل، قربانی کے جانور، عقیقہ کے مسائل، ختنہ کا حکم، حج کے مسائل، حج کے فرائض، حج کے واجبات، حج کا طریقہ نکاح کے مسائل، مہر کے مسائل، ولی کے مسائل، طلاق کے مسائل، عدت کے مسائل۔ |

| | | |
|--------------|--|--|
| اسلامی تربیت | سیرت | ہمارے نبی ﷺ کی مدنی زندگی پر مختصر اسباق اور آپ ﷺ کی زندگی کے اخلاقی پہلو۔ |
| آسان دین | ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق ۲۵ تربیتی اسباق۔ | |

| | | |
|------|---|---|
| زبان | عربی | کھانے پینے کی چیزیں، مختلف پھل، ملاقات کے وقت، رخصت کے وقت۔ |
| اردو | چار حروف الفاظ، پانچ حروف کے الفاظ، چھ حروف کے الفاظ، سات حروف کے الفاظ، آٹھ حروف کے الفاظ، دنوں کے نام، مسجد نبوی۔ | |

فہرست

| صفحہ نمبر | مضامین | صفحہ نمبر | مضامین |
|-----------|---|-----------|----------------------------------|
| ۴۶ | حروف مستعلیہ | | ۱- قرآن |
| ۴۶ | الف کا قاعدہ | ۱۴ | نورانی قاعدہ تعریف، ترقیبی بات |
| ۴۷ | را کے قاعدے | ۱۵ | نورانی قاعدہ - ہدایت برائے استاد |
| ۴۸ | کچھ حروف لکھے تو جاتے ہیں مگر پڑھنے نہیں جاتے | ۱۶ | خارج حروف |
| ۵۱ | لفظ اللہ کے قاعدے | ۱۸ | نقطے |
| ۵۲ | مد کا بیان | ۱۸ | مفردات (حروف تہجی) |
| ۵۲ | نون ساکن اور تنوین کا انقلاب | ۱۹ | مرکب (ملے ہوئے) حروف کی شکلیں |
| ۵۳ | نون قطبی کا بیان | ۲۲ | حرکت کا بیان |
| ۵۳ | نون ساکن اور تنوین کا ادغام، ادغام بلا غنہ | ۲۷ | سکون (جزم) کا بیان |
| ۵۴ | ادغام بالغنہ | ۲۹ | ہمزہ ساکنہ کا بیان |
| ۵۵ | میم ساکن کے قاعدے | ۳۰ | حروف مدہ کا بیان |
| ۵۷ | وقف کرنے کے قاعدے | ۳۳ | کھڑا زبر، کھڑا زیر اور الٹا پیش |
| ۵۸ | حروف مقطعات | ۳۶ | حروف لین کا بیان |
| ۵۹ | قرآن مجید میں ٹھہرنے اور نہ..... | ۳۹ | تنوین کا بیان |
| ۶۰ | حفظ سورۃ تعریف، ترقیبی بات | ۴۱ | نون ساکن کا بیان |
| ۶۰ | حفظ سورۃ - ہدایت برائے استاد | ۴۲ | نون ساکن اور تنوین کا اظہار |
| ۶۱ | تعوذ | ۴۲ | نون ساکن اور تنوین کا اخفا |
| ۶۱ | تسمیہ | ۴۳ | قلقلہ کا بیان |
| ۶۱ | سورۃ فاتحہ | ۴۴ | تشدید کا بیان |
| ۶۱ | سورۃ فیل | ۴۶ | غنۃ کا بیان |
| ۶۲ | سورۃ قریش | ۴۶ | پراور بار یک حرفوں کا بیان |

فہرست

| صفحہ نمبر | مضامین | صفحہ نمبر | مضامین |
|-----------|---|-----------|------------------------------------|
| ۷۲ | سوکرا ٹھننے کی دُعا | ۶۲ | سورۃ ماعون |
| ۷۲ | سوکرا ٹھننے کی سنتیں | ۶۳ | سورۃ کوثر |
| ۷۲ | بیت الخلا جانے سے پہلے کی دُعا | ۶۳ | سورۃ کافرون |
| ۷۳ | بیت الخلا سے باہر نکلنے کے بعد کی دُعا | ۶۴ | سورۃ نصر |
| ۷۳ | بیت الخلا کی سنتیں | ۶۴ | سورۃ لہب |
| ۷۴ | وضو سے پہلے کی دُعا | ۶۴ | سورۃ اخلاص |
| ۷۴ | وضو کے درمیان کی دُعا | ۶۵ | سورۃ فلق |
| ۷۵ | وضو کے بعد کی دُعا | ۶۵ | سورۃ ناس |
| ۷۶ | مسجد میں داخل ہونے کی دُعا | | ۲۔ حدیث |
| ۷۶ | مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں | ۶۶ | دُعا وسنت |
| ۷۶ | مسجد سے نکلنے کی دُعا | ۶۶ | دُعا وسنت - ہدایت برائے استاذ |
| ۷۷ | مسجد سے نکلنے کی سنتیں | ۶۷ | کھانے سے پہلے کی دُعا |
| ۷۷ | کپڑا پہننے کی دُعا | ۶۷ | شروع میں دُعا پڑھنا بھول جائے..... |
| ۷۸ | اذان کے بعد کی دُعا | ۶۷ | کھانے کے بعد کی دُعا |
| ۷۸ | شیطان سے حفاظت کی دُعا | ۶۸ | کھانے کی سنتیں |
| ۷۹ | خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے سننوں کی کتاب | ۶۹ | دعوت کھانے کے بعد کی دُعا |
| ۸۰ | حفظ حدیث | ۶۹ | پانی پینے کے بعد کی دُعا |
| ۸۱ | حفظ حدیث - ہدایت برائے استاذ | ۶۹ | پانی پینے کی سنتیں |
| ۸۲ | حدیث نمبر ① ایمانیات پر | ۷۰ | دودھ پینے کے بعد کی دُعا |
| ۸۲ | حدیث نمبر ② عبادات پر | ۷۰ | سونے سے پہلے کی دُعا |
| ۸۲ | حدیث نمبر ③ معاملات پر | ۷۱ | سونے کی سنتیں |

فہرست

| صفحہ نمبر | مضامین |
|-----------|------------------------------|
| ۸۹ | کلمہ شہادت |
| ۸۹ | کلمہ تہجد |
| ۹۰ | کلمہ توحید |
| ۹۰ | کلمہ استغفار |
| ۹۱ | ایمان مجمل |
| ۹۱ | ایمان مفصل |
| ۹۱ | توحید |
| ۹۲ | فرشتے |
| ۹۵ | آسمانی کتابیں |
| ۹۷ | نبی اور رسول |
| ۹۹ | آخرت |
| ۱۰۰ | تقدیر |
| ۱۰۲ | مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا |
| ۱۰۳ | مسائل - تعریف، ترغیبات |
| ۱۰۵ | مسائل - ہدایت برائے استاذ |
| ۱۰۶ | وضو کے فرائض |
| ۱۰۶ | وضو کا مسنون طریقہ |
| ۱۰۸ | نواقض وضو |
| ۱۰۸ | غسل کے فرائض |
| ۱۰۹ | غسل کا مسنون طریقہ |
| ۱۰۹ | موجبات غسل |

| صفحہ نمبر | مضامین |
|-------------------|----------------------------|
| ۸۲ | حدیث نمبر (۴) معاشرت پر |
| ۸۳ | حدیث نمبر (۵) اخلاقیات پر |
| ۸۳ | حدیث نمبر (۶) ایمانیات پر |
| ۸۳ | حدیث نمبر (۷) عبادات پر |
| ۸۳ | حدیث نمبر (۸) معاملات پر |
| ۸۴ | حدیث نمبر (۹) معاشرت پر |
| ۸۴ | حدیث نمبر (۱۰) اخلاقیات پر |
| ۸۴ | حدیث نمبر (۱۱) ایمانیات پر |
| ۸۴ | حدیث نمبر (۱۲) عبادات پر |
| ۸۵ | حدیث نمبر (۱۳) معاملات پر |
| ۸۵ | حدیث نمبر (۱۴) معاشرت پر |
| ۸۵ | حدیث نمبر (۱۵) اخلاقیات پر |
| ۸۵ | حدیث نمبر (۱۶) ایمانیات پر |
| ۸۶ | حدیث نمبر (۱۷) عبادات پر |
| ۸۶ | حدیث نمبر (۱۸) معاملات پر |
| ۸۶ | حدیث نمبر (۱۹) معاشرت پر |
| ۸۶ | حدیث نمبر (۲۰) اخلاقیات پر |
| ۳ - عقائد و مسائل | |
| ۸۷ | عقائد - تعریف، ترغیبات |
| ۸۸ | عقائد - ہدایت برائے استاذ |
| ۸۹ | کلمہ طیبہ |

فہرست

| صفحہ نمبر | مضامین | صفحہ نمبر | مضامین |
|-----------|------------------------------|-----------|---------------------------|
| ۱۳۵ | باجماعت نماز کا طریقہ | ۱۱۰ | نماز کی ترکیب |
| ۱۳۷ | وتر کی نماز | ۱۱۳ | کلمات نماز |
| ۱۳۷ | وعائے قنوت | ۱۱۴ | ثنا |
| ۱۳۹ | جمعہ کی نماز | ۱۱۴ | تشہد (التحیات) |
| ۱۴۰ | عیدین کی نماز | ۱۱۵ | درویش شریف |
| ۱۴۰ | عیدین کی نماز کا وقت | ۱۱۵ | وعائے ماثورہ |
| ۱۴۰ | عیدین کی نماز کا طریقہ | ۱۱۶ | نماز کے بعد کی دعا |
| ۱۴۱ | عیدین کی نماز کی ترتیب | ۱۱۷ | نماز کا مسنون طریقہ |
| ۱۴۲ | مسافر کی نماز | ۱۲۳ | پانچ نمازیں |
| ۱۴۳ | بیمار کی نماز | ۱۲۴ | نماز کے شرائط |
| ۱۴۵ | کفن و دفن کے مسائل | ۱۲۴ | نماز کے ارکان |
| ۱۴۷ | میت کو نہلنے کا مسنون طریقہ | ۱۲۵ | نماز کے واجبات |
| ۱۴۸ | میت کو کفن دینے کے مسائل | ۱۲۶ | سجدہ سہو کے مسائل |
| ۱۴۹ | کفن پہنانے کا مسنون طریقہ | ۱۲۷ | سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے؟ |
| ۱۵۱ | جنازہ لے جانے کا مسنون طریقہ | ۱۲۸ | سجدہ سہو کا طریقہ |
| ۱۵۱ | نماز جنازہ | ۱۲۹ | نماز کے مفسدات |
| ۱۵۲ | نماز جنازہ کا طریقہ | ۱۳۰ | اوقات نماز |
| ۱۵۳ | نماز جنازہ کے مسائل | ۱۳۱ | نماز کے مکروہ اوقات |
| ۱۵۴ | نماز جنازہ کی مسنون دعائیں | ۱۳۲ | اذان |
| ۱۵۶ | دفن کے مسائل | ۱۳۳ | اقامت |
| ۱۵۷ | روزے کے مسائل | ۱۳۴ | نماز باجماعت |

فہرست

| صفحہ نمبر | مضامین | صفحہ نمبر | مضامین |
|-----------|---|-------------------------|---|
| ۱۷۲ | آپ نبی ہوتے ہیں | ۱۵۷ | روزے کی فضیلت |
| ۱۷۴ | اللہ کا پیغام | ۱۵۸ | روزے کی نیت |
| ۱۷۴ | پہلے ایمان لانے والے | ۱۵۸ | روزے کی نیت کا وقت |
| ۱۷۵ | پہاڑی کا وعظ | ۱۵۹ | روزے کے مستحبات |
| ۱۷۶ | اللہ کا دین پھیلتا رہا | ۱۵۹ | روزے کے مفسدات |
| ۱۷۷ | حبشہ کی ہجرت | ۱۶۱ | وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا |
| ۱۷۷ | حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر | ۱۶۲ | کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟ |
| ۱۷۹ | مسلمانوں کا بائیکاٹ | ۴ - اسلامی تربیت | |
| ۱۷۹ | غم کا سال | ۱۶۴ | سیرت تعریف، برائی بات |
| ۱۸۰ | طائف کا سفر | ۱۶۴ | سیرت - ہدایت برائے استاد |
| ۱۸۰ | معراج | ۱۶۵ | ہمارے نبی ﷺ سے پہلے |
| ۱۸۱ | مدینہ منورہ کی ہجرت | ۱۶۵ | ہمارے نبی ﷺ کی پیدائش |
| ۱۸۳ | آسان دین تعریف، برائی بات | ۱۶۶ | ہمارے نبی ﷺ کا نسب شریف |
| ۱۸۵ | آسان دین - ہدایت برائے استاد | ۱۶۷ | ہمارے نبی ﷺ کا خاندان |
| ۱۸۶ | سب کو اللہ نے پیدا کیا ہے | ۱۶۸ | ہمارے نبی ﷺ کا بچپن |
| ۱۸۸ | بسم اللہ سے ہر کام شروع کرنا | ۱۶۹ | ہمارے نبی ﷺ کی پرورش |
| ۱۸۹ | انصاف اور رواداری | ۱۷۰ | ہمارے نبی ﷺ کی جوانی |
| ۱۹۰ | والدین کا ادب و احترام | ۱۷۰ | ہمارے نبی ﷺ کی تجارت |
| ۱۹۲ | کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلاؤ | ۱۷۱ | شام کا سفر |
| ۱۹۳ | اسلام کی تعلیم | ۱۷۱ | ہمارے نبی ﷺ کا نکاح |
| ۱۹۵ | نماز کی تاکید | ۱۷۲ | امن کی کوشش اور حجر اسود کا فیصلہ |

فہرست

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|--|------|------------------------------------|
| ۲۲۱ | گنتی | ۱۹۶ | احسان کرنے والوں کا شکریہ ادا کرنا |
| ۲۲۲ | دہائیاں | ۱۹۷ | ہر ایک کو سلام کرنا |
| ۲۲۳ | مہینے | ۱۹۸ | جھوٹ کا وبال |
| ۲۲۳ | ہفتے کے دن | ۱۹۹ | اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا وبال |
| ۲۲۴ | اُردو تعریف، ترغیبی بات | ۲۰۱ | مسجد کا احترام |
| ۲۲۵ | اُردو - ہدایت برائے استاد | ۲۰۲ | حلال کمائی کے فوائد و برکات |
| ۲۲۶ | با ترتیب حروف | ۲۰۴ | گفتگو کے آداب |
| ۲۲۶ | بے ترتیب حروف | ۲۰۵ | راتے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا |
| ۲۲۷ | زبر، زیر اور پیش | ۲۰۶ | دین اسلام |
| ۲۲۹ | حروف کو ملانے کے طریقے | ۲۰۸ | سنت پر عمل کرنا |
| ۲۳۶ | ”و“، ”ما قبل مفتوح اور“ و“، ”معروف و مجهول | ۲۰۹ | سامان کا عیب نہ چھپانا |
| ۲۳۶ | ”ی“، ”جس کے پہلے زبر اور ”ی“..... | ۲۱۱ | ہجری تاریخ کی اہمیت |
| ۲۳۷ | دو حروف کے الفاظ | ۲۱۲ | صفائی ستھرائی کا اہتمام کرنا |
| ۲۴۰ | دو حرفی الفاظ کے جملے | ۲۱۳ | کائنات میں غور و فکر کرنا |
| ۲۴۲ | سہ حرفی الفاظ | ۲۱۵ | مسنوں دعاؤں کا اہتمام کرنا |
| ۲۴۴ | ہائے مخلوط | ۲۱۶ | جھوٹی گواہی نہ دینا |
| ۲۴۶ | سہ حرفی الفاظ کے جملے | ۲۱۷ | والدین کو نہ ستانا |
| ۲۴۸ | دو حرفی و سہ حرفی الفاظ کے جملے | ۲۱۸ | گالی گلوچ سے بچنا |
| ۲۵۰ | نماز چارٹ | | ۵- زبان |
| ۲۵۵ | ماہانہ حاضری، غیر حاضری اور فیس چارٹ | ۲۲۰ | عربی تعریف، ترغیبی بات |
| | | ۲۲۰ | عربی - ہدایت برائے استاد |

تعریف

قاعدہ : جس کتاب میں قرآن پڑھنے کے طریقے بتائے جائیں اس کو ”قاعدہ“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔
[بخاری: ۵۰۲۷، من خان عثمانی رحمہ اللہ]

حدیث : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قرآن شریف کا ایک حرف پڑھا، اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر و ثواب دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔
[ترمذی: ۲۹۱۰، ابن عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ]

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، جس کو قیامت تک تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے اتارا گیا ہے اور اسے دونوں جہاں کی زندگی کی کامیابی کا معیار بنایا گیا ہے، لہذا اس کو سیکھنا، اس کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا بڑی عبادت ہے اور بڑے اجر و ثواب اور خیر و برکت کا ذریعہ ہے۔ اس لیے ہر شخص کو چاہیے کہ قرآن کریم پڑھنا سیکھے اور اس کو صحیح پڑھنے کی پوری کوشش کرے۔

ہدایت برائے استاذ

- قاعدہ طلبہ کو اجتماعی طور پر پڑھایا جائے۔
- سبق پڑھانے کے بعد طلبہ سے سبق سن لیا جائے۔
- طلبہ کو حروف کی ادائیگی سمجھانے کے لیے ”مخارج حروف“ سے مدد لی جاسکتی ہے۔
- ہر تختی کے تحت آنے والے قواعد طلبہ کو اچھی طرح سمجھا کر ذہن نشین کرا دیے جائیں اور مشق اس طرح کرائی جائے کہ گذشتہ اسباق کا اجراء بھی ہو جائے۔
- اسباق میں حرکات اور حروف کو سرخ رنگ میں نمایاں کیا گیا ہے تاکہ طلبہ آسانی کے ساتھ ان کی شناخت کر لیں اور سمجھ لیں۔
- اگر طلبہ شروع ہی سے ناظرہ قرآن پڑھنا چاہیں تو ان کے ساتھ اتنی رعایت کر لی جائے کہ نورانی قاعدہ اور حفظ سورہ کے ساتھ روزانہ ناظرہ بھی پڑھادیں اور ان کو غلطیاں بتاتے ہوئے اتنا حصہ صحیح طریقے سے پڑھ کر بتائیں اور صحیح قرآن پڑھنے کی ترغیب دیتے رہیں۔

مخارج حروف

کسی بھی حرف کا مخرج معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ حرف کو ساکن کر کے اس کے شروع میں ہمزہ لگا دو، جہاں آواز رک جائے وہ اس حرف کا مخرج ہے جیسے: اُئِب، اُئِث، اُئِث۔

اِئِہ وِئِہ یِئِہ : منہ کے اندر کے خالی حصے سے ادا ہوتے ہیں، جیسے: بَا، بُؤ، یِئِہ۔

اِئِہ ۵ ۶ : حلق کے سینے کی طرف والے حصے سے ادا ہوتے ہیں، جیسے: رُئِہ، اُئِہ۔

اِئِہ ۷ ۸ : حلق کے درمیانی حصے سے ادا ہوتے ہیں، جیسے: رُئِہ، اُئِہ۔

اِئِہ ۹ ۱۰ : حلق کے منہ کی جانب والے حصے سے ادا ہوتے ہیں، جیسے: رُئِہ، اُئِہ۔

ق : زبان کی جڑ کی ابتدا اور اس کے مقابل اوپر کے تالو سے ادا ہوتا ہے، جیسے: رُئِہ۔

ک : زبان کی جڑ کی انتہا اور اس کے مقابل اوپر کے تالو سے ادا ہوتا ہے، جیسے: رُئِہ۔

ج ۱۱ ۱۲ ی غیر مَدہ : زبان کے پیچ اور اس کے مقابل اوپر کے تالو سے ادا ہوتے ہیں، جیسے: رُئِہ، اُئِہ۔

ض : زبان کی کروٹ اور اوپر کے ڈاڑھوں کی جڑ سے ادا ہوتا ہے، جیسے: رُئِہ۔

ل : زبان کا کنارہ اور اوپر کے سامنے والے آٹھ دانتوں کے مسوڑھوں سے ادا ہوتا ہے، جیسے: رُئِہ۔

ن : زبان کا کنارہ اور اوپر کے سامنے کے ایک نوکیلے دانت سے لے کر دوسرے نوکیلے دانت کے مسوڑھوں سے ادا ہوتا ہے، جیسے: رُئِہ۔

د : زبان کے کنارے اور پشت اور اوپر کے سامنے کے چار دانتوں کے
مسوڑھوں سے ادا ہوتی ہے، جیسے: رُز۔

ت د ط : زبان کی نوک اور سامنے کے اوپر والے دو دانتوں کی جڑ سے ادا
ہوتے ہیں۔ جیسے: رُت، رُذ، رُط۔

ث ذ ظ : زبان کی نوک اور سامنے کے اوپر والے دو دانتوں کے کنارے سے ادا
ہوتے ہیں، جیسے: رُث، رُذ، رُظ۔

ز س ص : زبان کی نوک اور سامنے کے اوپر نیچے والے چار دانتوں کے کنارے
سے ادا ہوتے ہیں، جیسے: رُز، رُس، رُص۔

ف : نیچے کے ہونٹ کے گیلے حصے اور سامنے کے اوپر والے دو دانتوں کے
کنارے سے ادا ہوتا ہے، جیسے: رُف۔

ب : دونوں ہونٹوں کے گیلے حصے سے ادا ہوتا ہے، جیسے: رُب۔

م : دونوں ہونٹوں کے خشک حصے سے ادا ہوتا ہے، جیسے: رُم۔

و غیر مدہ : دونوں ہونٹوں کو گول کرنے سے ادا ہوتا ہے، جیسے: رُو۔

نوٹ: ○ ان حروف کو ہمیشہ پُر پڑھیں۔ خ، ص، ض، غ، ط، ق، ظ۔

○ ان حروف کی ادائیگی میں دھیان رکھنے کی سخت ضرورت ہے، تاکہ ان حروف کی آواز کا فرق
معلوم ہو جائے۔ ع، ث، س، ص، ط، ذ، ظ، د، ض، ظ، ض، ق، ک، ح۔

نقطے



1 پہلے مینے میں پڑھائیں تاریخ دستخط معلم دستخط والدین

تختی نمبر مفردات (حروف تہجی)



ف

غ

ع

ظ

ط

ن

م

ل

ک

ق

ی

ء

ہ

و

درستخط والدین

درستخط معلم

تاریخ

۱۔ پہلے مینے میں پڑھائیں

منتخب نمبر سبق ۱ مرکب (ملے ہوئے) حروف کی شکلیں

ت ت ت

پ ب ب

ا آ ا

ح ح ح

ج ج ج

ث ث ث

ذ ذ ذ

د د د

خ خ خ

س س س

ز ز ز

ر ر ر

ض ض ض

ص ص ص

ش ش ش

ع ع ع

ظ ظ ظ

ط ط ط

۱۔ قرآن

[نورانی قاعدہ]

نورانی قاعدہ

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| غ | خ | غ | ق | ق | ق |
| ک | ک | ک | ل | ل | ل |
| ن | ز | ن | و | و | و |
| ع | د | ع | ی | ی | ی |

۲ دوسرے مینے میں پڑھائیں

مرکب حروف کی مشق

سبق ۲

| | | | | | | | |
|----|----|-----|----|-----|----|----|----|
| اب | با | ام | ما | ال | لا | اک | کا |
| بب | بج | بتر | تت | تن | لث | بق | تف |
| جب | جل | حجب | حل | لج | مخ | حی | خف |
| دب | بد | بدن | ذر | بذل | لذ | رس | سر |

اب حل غم
مسند قفس
بدن بصل
بذل الف حط

نورانی قاعدہ

| | | | | | |
|----|----|------|-----|----|-----|
| سج | سل | مسند | شر | شط | طش |
| صب | بص | بصل | ضاً | كض | نضر |

| | |
|---|---|
| ش | ش |
| ص | ص |

| | | | | | | | |
|----|----|-----|----|----|----|----|----|
| طب | بط | بطل | حط | ظر | لظ | ظك | كظ |
|----|----|-----|----|----|----|----|----|

| | |
|---|---|
| ط | ظ |
|---|---|

| | | | | | | | |
|----|----|----|-----|----|----|----|----|
| عش | شع | عد | فعل | غل | لغ | غم | مغ |
|----|----|----|-----|----|----|----|----|

| | |
|---|---|
| ع | ع |
| خ | خ |

| | | | | | | | |
|----|----|----|-----|----|----|----|------|
| فت | فر | صف | قفس | قد | قط | حق | حقاً |
|----|----|----|-----|----|----|----|------|

| | |
|---|---|
| ف | ف |
| ق | ق |

| | | | | | | |
|----|----|----|-----|----|-----|----|
| كج | جك | لن | بلد | خل | لکم | كل |
|----|----|----|-----|----|-----|----|

| | |
|---|---|
| ك | ك |
| ل | ل |

| | | | | | | | |
|----|----|----|-----|----|-----|----|----|
| مل | بم | عم | بمن | نف | منه | کن | عن |
|----|----|----|-----|----|-----|----|----|

| | |
|---|---|
| م | م |
| ن | ن |

| | | | | | | | |
|----|----|----|----|----|-----|----|----|
| سو | وس | ذو | شو | هل | بهم | له | هب |
|----|----|----|----|----|-----|----|----|

| | |
|---|---|
| و | و |
| ه | ه |

| | | | | | | | |
|----|-----|-----|-----|----|-----|----|-----|
| ئم | فئم | یدا | فیه | یو | ماً | یؤ | مؤی |
|----|-----|-----|-----|----|-----|----|-----|

| | |
|---|---|
| ی | ی |
| و | و |

قرآن

[نورانی قاعدہ]

نورانی قاعدہ

سبق ۳ مرکب حروف کے شروع، درمیان اور آخر میں ہونے کی مشق

| | | | | |
|-----|-----|-----|-----|-----|
| حقا | بحر | تبع | ختم | ثر |
| کثر | جبل | حجج | سخر | عدل |
| سمع | مسک | شیم | بشر | صبر |
| بصر | فعل | فہم | قفس | بکر |
| لحق | ملک | نیو | عنب | هضم |
| | فیہ | یلد | لیس | |

| | | | |
|--------------------------|-------|------------|--------------|
| ۲ دوسرے مینے میں پڑھائیں | تاریخ | دستخط معلم | دستخط والدین |
|--------------------------|-------|------------|--------------|

حرکت کا بیان

تختی نمبر

① زیر ے، زیر ِ اور پیش ھ کو ”حرکت“ کہتے ہیں۔

② جس حرف پر زیر، زیر یا پیش ہو اس کو ”متحرک“ کہتے ہیں۔

③ متحرک حرف کو جلدی پڑھیں، ذرا بھی نہ کھنچیں جیسے : بتش کی با۔

④ الف ہمیشہ (حرکت اور جزم سے) خالی ہوتا ہے اور ہمزہ کبھی خالی نہیں ہوتا۔

زبر

سبق ۱

”زبر“ والے حرف کو جلدی پڑھیں، ذرا بھی نہ کھینچیں۔

| | | | | | | |
|----|----|----|----|----|----|----|
| اَ | بَ | تَ | ثَ | جَ | حَ | خَ |
| دَ | ذَ | رَ | زَ | سَ | شَ | صَ |
| ضَ | طَ | ظَ | عَ | غَ | فَ | قَ |
| کَ | لَ | مَ | نَ | وَ | ہَ | ءَ |

یَ

دو حرف والے کلمات پر زبر کی مشق

| | | | | | |
|-----|-----|------|-----|-----|-----|
| فَع | ضَع | لَکَ | کَا | بَر | فَر |
| نَف | حَج | اَر | وَل | دَر | جَد |

فَع : فَا ز بَر، عین زبر ع = فَع۔

تین حرف والے کلمات پر زبر کی مشق

| | | | | | |
|--------|--------|--------|--------|--------|--------|
| دَرَسَ | وَدَعَ | عَبَدَ | کَسَبَ | دَخَلَ | بَلَغَ |
|--------|--------|--------|--------|--------|--------|

۱۔ قرآن

[نورانی قاعدہ]

| | | | | | |
|--------|--------|--------|--------|--------|--------|
| وَجَدَ | بَصَرَ | سَجَدَ | مَجَدَ | لَحَدَ | سَمَكَ |
| أَخَذَ | مَثَلَ | فَطَرَ | عَدَدَ | قَمَرَ | أَحَدَ |

د ک ر س: وال زیر د، راز بر د، د ک ر س، سین زیر س = د ک ر س۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

نورانی قاعدہ

سبق ۲

زیر

”زیر“ والے حرف کو جلدی پڑھیں، ذرا بھی نہ کھینچیں۔ معروف پڑھیں، مجہول سے بچیں۔
(زیر کی آواز نیچے کو جاتی ہے)

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ا | پ | ت | ث | ج | ح | خ |
| د | ذ | ر | ز | س | ش | ص |
| ض | ط | ظ | ع | غ | ف | ق |
| ک | ل | م | ن | و | ہ | ء |
| ی | | | | | | |

دو حرف والے کلمات پر زیر کی مشق

| | | | | | | |
|------|------|------|------|------|------|------|
| اِبَ | بِلِ | یِهَ | لِیَ | فِیَ | اِرَ | بِرَ |
|------|------|------|------|------|------|------|

ئِئِ رَتْ ئِئِ گَوْ جَزِ

اِب : ہمزه زیر، با زیر پ، اِب = اِب۔

تین حرف والے کلمات پر زیر کی مشق

| | | | | |
|--------|--------|--------|--------|--------|
| اِبِلْ | رَدِفْ | حَمِدْ | شَهْدْ | بَخِلْ |
| سَخِرْ | رَحِمَ | لَعِبْ | شَرِبْ | عَمِلْ |
| بَرِقْ | خَطِفْ | جَزَعْ | سَقَمَ | غَشِيَ |

اِبِل : ہمزه زیر، با زیر پ، اِب، لام زیر ل = اِبِل۔

۳ تیسرے سینے میں پڑھائیں

سبق ۳

پیش ۹

”پیش“ والے حرف کو جلدی پڑھیں، ذرا بھی نہ کھینچیں۔ معروف پڑھیں، مجهول سے بچیں۔
(پیش کی آواز آگے کو جاتی ہے اور ہونٹ گول ہوتے ہیں)

| | | | | | | |
|----|----|----|----|----|----|----|
| اُ | بُ | تُ | ثُ | جُ | حُ | خُ |
| دُ | ذُ | رُ | زُ | سُ | شُ | صُ |
| ضُ | طُ | ظُ | عُ | غُ | فُ | قُ |

ک ل م ن و ہ ع
ی

دو حرف والے کلمات پر پیش کی مشق

لُثْ کُفْ حُفْ تُبْ کُتْ خُلْ حَرْ
عَزْ کُلْ لَهْ لَقْ هَدْ

لُثْ : لام پیش ل، تا پیش ٹ = لُثْ۔

تین حرف والے کلمات پر پیش کی مشق

رُسُلْ سُدُسْ صُحُفْ کَرَمْ قَلَمْ
بَلَدْ قِدَرْ نُصِرْ قَتِلْ نَضَعْ
حَرَمْ حَجَرْ شَجَرْ بَعْدْ قَرَبْ

رُسُلْ : را پیش ر، سین پیش س، دُسْ، لام پیش ل = رُسُلْ۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

عَنْ سُدُسٍ
وَجَدَكَ لَهُ
خَلْقَكَ بَعْدَ

۱۔ قرآن

[نورانی قاعدہ]

۱۔

حرکت کی عمومی مشق

سبق ۴

فَسَجَدَ

فَبَصَّرَ

وَبَسَّرَ

وَجَعَلَ

كَمَثَلِ

وَجُمِعَ

وَوَقَعَ

خَلَقَكَ

فَفَزِعَ

وَرَجَلَ

وَجَدَكَ

فَقْتَلَ

وَيَرِثُ

ذَرَاكَ

رَزَقَكَ

شَجَرَةً

وَقَعَتِ

رُسُلِكَ

أَعْظَكَ

فَبِهَتْ

ادخط والدین

ادخط معلم

تاریخ

۳ تیرے مینے میں پڑھائیں

تحتی نسبہ سبق ۱ سکون (جزم) و کا بیان

سکون کو ”جزم“ بھی کہتے ہیں، جس حرف پر جزم ہو اس کو ”ساکن“ کہتے ہیں۔ ساکن حرف کو اس سے پہلے والے حرف سے ملا کر پڑھیں۔

سکون کی مثالیں زیر کے ساتھ

مثلاً: أَب: ہمزہ باز بر = أَب۔ بَيْت: با تا ز بر = بَيْت۔

بَخ

مَخ

گَج

حَث

بَت

نَصْر

كَشَفَ

عَرَضَ

أَهْلَ

شَذَّ

أَسْلَمَ

أَمَلَمَ

أَسْفَرَ

بَعَدَ

حَمَدَ

عَسَّسْ

اَكْبَرُ

نَفَعَلُ

سکون کی مثالیں زیر کے ساتھ

مثلاً: نِبْ: نون با زیر = نِبْ۔ وَثْ: واو تا زیر = وَثْ۔

صِغْ

مِغْ

عِظْ

حِضْ

بِسْ

ذِکَرْ

طِفْلُ

مِلْحُ

مِلْکْ

صِفْ

تَبْلِکْ

اَنْزِلْ

اَکْرِمْ

کِبْرُ

زِلَتْ

مَسْجِدْ

یَغْفِرُ

اَحْسِنُ

سکون کی مثالیں پیش کے ساتھ

مثلاً: دُفِ: دال فاء پیش = دُفِ۔ هُمْ: ہاء ہم پیش = هُمْ۔

کُنْ

هُمْ

دُلْ

بُکْ

دُفْ

قُلْتُ

اُذُنْ

حُزُنْ

مُلْکْ

قُلْ

اُدْخُلْ

قُلْتُمْ

هَدْهَدْ

حُسْنُ

فُلْکْ

یُشْهَدْ

یُغْفَرُ

یُبْعَثُ

عَنْهُمْ حَزَنٌ
دُنَى هَذَا هَذَا
بَلْ يُشْهَدُ

۱۔ قرآن

[نورانی قاعدہ]

ل

سکون کی مشق تینوں حرکتوں کے ساتھ

| | | | | |
|-------------|-----------|----------|----------|-----------|
| نَفَعَلُ | وَعَدَاكَ | إِحْمِلْ | إِهْبِطْ | قُلْتُمُ |
| أَحْسِنُ | أَمِهْلُ | عَنْهُمْ | يَحْكُمُ | إِزْحَمُ |
| طَبَّئْتُمُ | خَفْتُمُ | يُبْعَثُ | مُهْلِكُ | تُسَبِّحُ |

۴ چوتھے مینے میں پڑھائیں

ہمزہ ساکنہ کا بیان

سبق ۲

ہمزہ ساکنہ کو جھٹکے کے ساتھ پڑھیں گے۔

ہمزہ کبھی الف کی شکل میں، کبھی واو کی شکل میں اور کبھی یا کی شکل میں ہوتا ہے۔

| | | | | |
|------------|----------|------------|------------|--------------|
| بَاءُ | يَاءُ | يُوءُ | تُوءُ | بِئُ |
| شَاءُنُ | نَاءَتِ | كَاسُ | ضَانِ | يَابُ |
| مُوءُ مِنْ | يُوءُ تِ | يُوءُ مِنْ | يُوءُ خَذُ | يُوءُ تَكُمُ |
| جِئْتُ | بِئْسُ | شِئْتُ | ذِئْبُ | بِئْرُ |

۴ چوتھے مینے میں پڑھائیں

حروفِ مدہ تین ہیں: ① الف مدہ ② یا مدہ ③ واو مدہ۔

حروفِ مدہ کو ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھیں۔

الف مدہ ۱۔

سبق ۱

الف سے پہلے زبر ہوتا ہے اور الف ہمیشہ مدہ ہوتا ہے۔ جیسے: با الف زبر بآ۔

| | | | | | | |
|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|
| خَا | حَا | جَا | ثَا | تَا | بَا | غَا |
| صَا | شَا | سَا | زَا | رَا | دَا | ذَا |
| قَا | فَا | غَا | عَا | ظَا | کَا | ضَا |
| یَا | هَا | وَا | نَا | مَا | لَا | گَا |

مشق

| | | | | |
|----------|---------|---------|---------|---------|
| لَهَا | كَذَا | تَابَ | خَافَ | زَادَ |
| دَعَانَا | شَارَبَ | جُنَّحُ | حَاسِبَ | جَاهَدَ |

كَانَتَا

فَقَالَا

ذَادَ : زاء الف زبر ذاء وال زبر د = ذَادَ۔

یاساکن سے پہلے زیر ہو تو ”یادہ“ ہوتی ہے۔ جیسے : بایا زیر ہئی۔

| | | | | | | |
|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|
| اِی | بِی | تِی | ثِی | جِی | حِی | خِی |
| دِی | ذِی | رِی | زِی | سِی | شِی | صِی |
| ضِی | طِی | ظِی | عِی | غِی | فِی | قِی |
| کِی | لِی | مِی | نِی | وِی | ہِی | یِی |

یِی

مشق

| | | | | |
|---------|-------------|-------------|----------|----------|
| دِیْنِی | فِیْہ | اَرِیْ | فِیْکُمْ | اُجِیْبُ |
| یُواری | مَفَاتِیْحُ | رَازِقِیْنَ | یُؤِیْتُ | عَدَابِی |

تَمَاتِیْلُ مَقَادِیْرُ

دِیْنِی : دال یا زیر دئی، نون یا زیر نئی = دِیْنِی۔

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

دوسرا کس سے پہلے پیش ہوگا "واو مدہ" ہوتا ہے۔ جیسے : با و او پیش ہو۔

| | | | | | | |
|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|
| اُو | بُو | تُو | ثُو | جُو | حُو | خُو |
| دُو | ذُو | رُو | زُو | سُو | شُو | صُو |
| ضُو | طُو | ظُو | عُو | غُو | فُو | قُو |
| کُو | لُو | مُو | نُو | وُو | هُو | عُو |

یُو

مشق

| | | | | |
|---------|----------|----------|------------|------------|
| نُوحُ | طُورُ | نُورُ | يُوحَى | يَقُومُ |
| تَكُونُ | هَارُونُ | قَارُونُ | دَاخِرُونَ | سَبَقُونَا |

بَاسِطُونَ رَاجِعُونَ

نُوحُ : نون و او پیش ہوگا، حائش ح = نُوحُ۔

عمومی مشق

| | | | | |
|---------|----------|----------|---------|----------|
| جَمَعَ | طَاعُونَ | قَتَلْتَ | صَحَبَ | كَلَامَ |
| رَشِيدُ | حَاوَلَ | عَرَفَ | نَافَقَ | يَقُولُ |
| مُحِيطُ | ثَمُودُ | قَابِلُ | جَبَلُ | أَمِرْتُ |
| يَكُونُ | رَبِحَ | | | |

۵ پانچویں سینے میں پڑھائیں

کھڑا زبر، کھڑا زیر اور الٹا پیش

کھڑا زبر ۱، کھڑا زیر ۲ اور الٹا پیش ۳ کو ایک الف کے برابر سمجھ کر پڑھیں گے۔

سبق ۴

کھڑا زبر ۱

کھڑا زیر الف مدہ کے برابر ہوتا ہے۔ با کھڑا زبر ب = با الف زیر بتا۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ |
| د | ذ | ر | ز | س | ش | ص |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ض | ظ | ظ | ع | غ | ف | ق |
| ك | ل | م | ن | و | ه | ع |
| ی | | | | | | |

مشق

| | | | | |
|----------|----------|-----------|---------|-----------|
| اَدَمَ | اَمَنَ | مَلِكِ | اَبُوهُ | سَلَوَاتِ |
| غُوَيْنَ | يُصْلِحُ | اِلَهِنَا | هَذَا | كِتَبِ |
| رِسْلَتِ | | ذَلِكَ | | |

اَدَمَ: ہمزه کھڑا بر ا، دال زیر ذ، اَدَ، میم زیر ہر = اَدَمَ۔

۵) پانچویں مینے میں پڑھائیں

سبق ۵

کھڑا زیر ۲

کھڑا زیر ۲ = یادہ کے برابر ہوتا ہے۔ با کھڑا زیر پ = با یا زیر بی۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ |
| د | ذ | ر | ز | س | ش | ص |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ض | ط | ظ | ع | غ | ف | ق |
| ک | ل | م | ن | و | ہ | ء |
| ی | | | | | | |

مشق

| | | | | |
|--------|-----|---------|-------|------|
| الف | بہ | عبادہ | رسلہ | نورہ |
| وقیلہ | ہذہ | بایتہ | بگلتہ | وگٹہ |
| بیبینہ | | بتاویلہ | | |

الف: ہمزہ کھڑا زبر، لام کھڑا زبر، ال، فاذیر ف = الف۔
۵) پانچویں سینے میں پڑھائیں

سبق ۶

اَلْاَپیش ۷

اَلْاَپیش ۷ واو مدہ کے برابر ہوتا ہے۔ با اَلْاَپیش ۷ = با واو پیش بُو۔

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ا | ب | ت | ث | ج | ح | خ |
| د | ذ | ر | ز | س | ش | ص |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ض | ظ | ظ | ع | ع | ف | ق |
| ك | ل | م | ن | و | ه | ء |
| ي | | | | | | |

مشق

| | | | | |
|-------------|------------|-----------------|------------|------------|
| لَه | دَاوَدَ | رَسُوْلُهُ | اٰیَاتُهُ | جُنُوْدُهُ |
| تِلَاوَتُهُ | وَرِثَتُهُ | مَوَازِيْنَتُهُ | جَعَلَتْهُ | مَاوَرِي |
| غَاوَنَ | | قَرِيْنُهُ | | |

دَاوَدَ : دال الف زیر دَا، واوُ الٹا پیش وَا، دَاوُ، دال زیر دَ = دَاوَدَ۔

| | | | |
|-----------------------------|-------|------------|--------------|
| ۵۔ پانچویں مینے میں پڑھائیں | تاریخ | دستخط معلم | دستخط والدین |
|-----------------------------|-------|------------|--------------|

حروفِ لین کا بیان

نتیجہ نمبر

حروفِ لین دو ہیں ① واو لین ② یائے لین، جب کہ وہ ساکن ہوں اور ان سے پہلے زیر ہو۔
حروفِ لین کو نرم آواز کے ساتھ جلدی پڑھیں، معروف پڑھیں، مجہول پڑھنے سے بچیں۔

واو ساکن سے پہلے زبر ہو تو ”واولین“ ہوگا۔ جیسے: با و او زبر ہو۔

| | | | | | | |
|-------|-------|-------|-------|-------|-------|-------|
| اَوَّ | بَوَّ | تَوَّ | ثَوَّ | جَوَّ | حَوَّ | خَوَّ |
| دَوَّ | ذَوَّ | رَوَّ | زَوَّ | سَوَّ | شَوَّ | صَوَّ |
| ضَوَّ | طَوَّ | ظَوَّ | عَوَّ | غَوَّ | فَوَّ | قَوَّ |
| کَوَّ | لَوَّ | مَوَّ | نَوَّ | وَوَّ | هَوَّ | ءَوَّ |

یَوَّ

مشق

| | | | | |
|---------|-----------|-----------|-----------|----------|
| اَوَّی | حَوَّی | صَوَّمُ | سَوَّفَ | مَوَّتُ |
| فَوَّرُ | کَوَّثَرَ | بَغَوَّتَ | شَرَّوْهُ | دَعَوْتُ |

بَلَوْنَا بَنَوَهَا

اَوَّی: ہمزہ واو زبر اَوَّ، فاعل یرِی = اَوَّی۔

۶ چھٹے صفحے میں پڑھائیں

یا ساکن سے پہلے زبر ہو تو ”یائے لین“ ہوگی۔ جیسے: با یا زبر کی۔

| | | | | | | |
|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|
| اَی | بَی | تَی | ثَی | جَی | حَی | خَی |
| دَی | ذَی | رَی | زَی | سَی | شَی | صَی |
| ضَی | طَی | ظَی | عَی | غَی | فَی | قَی |
| کَی | لَی | مَی | نَی | وَی | هَی | یَی |

یَی

مشق

| | | | | |
|------------|--------------|------------|-----------|-----------|
| اَیْنَ | صَیْف | اِلَیْکَ | عَیْرِی | عَلِیْہَا |
| اَوْحِیْتُ | اَبُوہِ | عَیْنِیْنِ | بَنَیْنَا | ہِیْہَاتَ |
| لَا رَیْبَ | سُلَیْمَیْنِ | | | |

آئین : ہمزہ یا زبر آئی، نون زبر = آئین۔

چھٹے صفحے میں پڑھائیں

حروفِ مدہ اور حروفِ لین کی مشق

| | | | |
|---------------|---------------|---------------|---------------|
| بَیِّنَات | بَیِّنَات | بَیِّنَات | بَیِّنَات |
| مَوْعُودُ | مَوْعُودُ | مَوْعُودُ | مَوْعُودُ |
| فِرْعَوْنَ | فِرْعَوْنَ | فِرْعَوْنَ | فِرْعَوْنَ |
| سَيَعْلَمُونَ | سَيَعْلَمُونَ | سَيَعْلَمُونَ | سَيَعْلَمُونَ |

درست و الدین

درست و معلم

تاریخ

چھ مہینے میں پڑھائیں

۶

تنوین کا بیان

تنوین کی نمائندگی

دوزبر، دوزیر اور دوپیش کو ”تنوین“ کہتے ہیں۔
تنوین کی آواز ناک میں جاتی ہے۔ جیسے : ہا دوزبر گا، ہا دوزیر پ، ہا دوپیش گا۔

دوزبر کی تنوین

سبق ۱

○ جس حرف پر دوزبر ہو اس حرف کے آگے الف لکھا جاتا ہے۔

| | | | | | | |
|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|
| حَا | حَا | جَا | ثَا | ثَا | بَا | عَا |
| صَا | شَا | سَا | زَا | رَا | ذَا | دَا |

د ک ح ش
ن چ
ث ق ت

۱۔ قرآن

[نورانی قاعدہ]

۱

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| د | ذ | ز | س | ش | ص |
| ض | ظ | ع | غ | ف | ق |
| ک | ل | م | ن | و | ہ |
| ی | | | | | |

۷ ساتویں صفحے میں پڑھائیں

نون ساکن کا بیان

منتخب نمبر

جس نون پر سکون (جزم) ہو اس کو ”نون ساکن“ کہتے ہیں۔
نون ساکن اور تونین کی آواز برابر ہوتی ہے۔ جیسے : ہا دو زبر بجا = ہا نون زبر تونین۔

| | | | | | |
|-----|-----|----|-----|----|-----|
| تَا | تُن | تِ | تِن | تُ | تُن |
| ثَا | ثُن | ثِ | ثِن | ثُ | ثُن |
| جَا | جُن | جِ | جِن | جُ | جُن |
| دَا | دُن | دِ | دِن | دُ | دُن |

۷ ساتویں صفحے میں پڑھائیں

نون ساکن اور تنوین کا اظہار

تحتی نمبر

نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف حلقی کے چھ حروف ”ع، ہ، ح، غ، خ“ میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن یا تنوین کو بغیر غنہ کے ظاہر کر کے پڑھیں گے۔

| | | |
|---------------------|-----------------|----------------------|
| طَيِّرًا أَبَابِيلَ | جُرُفٍ هَارٍ | يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا |
| نَارٌ حَامِيَةٌ | عَذَابٌ غَلِيظٌ | عَلَيْمٌ خَبِيرٌ |
| مِنْ أَخِيهِ | مِنْ هَادٍ | فَمِنْ عُفَى |
| وَمِنْ حَوْلِهِ | مِنْ غَيْرِهِ | لَمِنَ خَشْيَةٍ |

طَيِّرًا أَبَابِيلَ: طایا زبر طئی، راووز بر آ، طئیر، ہمزہ زبر آ، طئیر، الف زبر بآ، طئیر، ابابا،
بابا زبر بی، طئیر، ابابا، لام زبر ل = طئیر، ابابیل۔

۷ ساتویں صفحے میں پڑھائیں

نون ساکن اور تنوین کا اخفا

تحتی نمبر

نون ساکن یا تنوین کے بعد اخفا کے پندرہ حروف ”ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ل“ میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن اور تنوین کی آواز کوناک میں ایک الف کے برابر چھپا کر پڑھیں گے۔

| | | |
|-----------------|---------------|------------------|
| أَنْتَ مُنْذِرٌ | مَنْ ثَقُلَتْ | فَأَنْجَيْنَهُمْ |
|-----------------|---------------|------------------|

| | | |
|-----------------|-----------------------|---------------------|
| مَنْ دَخَلَهُ | وَأَنْذِرْهُمْ | أَنْزَلْنَا |
| عَنْ سَبِيلِهِ | مِنْ شَيْءٍ | تَنْصَرُونَ |
| عَنْ ضَيْفٍ | مِنْ طِينٍ | يَنْظُرُونَ |
| خَالِدًا فِيهَا | لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ | كِرَامًا كَاتِبِينَ |

اَنْتَ مُنْذِرٌ : ہمزہ نون زبر اُن، تا زبر ت، اَنْتَ، میم نون پیش مُن، اَنْتَ مُن، ذال زیر ذ،
اَنْتَ مُنْذِرٌ، را پیش ر = اَنْتَ مُنْذِرٌ۔

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

تختی نمبر

قلقلہ کا بیان

حروف قلقلہ پانچ ہیں ’’ق‘‘، ’’ط‘‘، ’’ب‘‘، ’’ج‘‘، ’’د‘‘ جن کا مجموعہ قُطْبُ جَدِّ ہے۔ جب ان پر جزم ہو تو پڑھتے
وقت ان کی آواز لوٹے گی۔ اس کو قلقلہ کہتے ہیں۔

| | | | | | |
|------|------|------|------|------|------|
| أَبْ | إِبْ | أُبْ | جَبْ | جِبْ | جُبْ |
| بَجْ | بُجْ | بُجْ | سَدْ | سِدْ | سُدْ |

| | | | | |
|-----------|----------|---------|-------------|------|
| قَطْ | قَطْ | جَقْ | جِقْ | جُجْ |
| اَحَبِّتْ | يَجْعَلْ | قَدْحًا | يُطْعِمْنِي | |
| مُجِيبْ | بُرُوجْ | لَقَدْ | مُحِيطْ | |
| | يَقْطَعْ | خَلَقْ | | |

| | | | |
|----------------------------|-------|-----------|-------------|
| ۷۔ ساتویں صفحے میں پڑھائیں | تاریخ | درخط معلم | درخط والدین |
|----------------------------|-------|-----------|-------------|

تختی نمبر ۲ سبق ۱ تشدید کا بیان ۳ تشدید

① ایک سکون اور ایک حرکت مل کر تشدید بنتی ہے۔

② تشدید کی آواز میں ایک قسم کی سختی ہوتی ہے۔

③ جس حرف پر تشدید ہو اس کو مشدّد کہتے ہیں۔

④ مشدّد حرف کو دوبار پڑھا جاتا ہے۔ جیسے : ہمزہ بازر اَبَّ، ہا زبَر اَبَّ = اَبَّ۔

| | | | | | |
|-------|-------|-------|-------|-------|-------|
| اَبَّ | اَبَّ | اَبَّ | اَبَّ | اَبَّ | اَبَّ |
| اُتَّ | اُتَّ | اُتَّ | اُتَّ | اُتَّ | اُتَّ |

| | | | | | |
|--------|--------|--------|--------|--------|--------|
| اَجَّ | اَجَّ | اَجَّ | اَجَّ | اَجَّ | اَجَّ |
| اَبَّا | اَبَّا | اَبَّا | اَبَّا | اَبَّا | اَبَّا |
| اَبَّا | اَبَّا | اَبَّا | اَبَّا | اَبَّا | اَبَّا |
| اَبَّا | اَبَّا | اَبَّا | اَبَّا | اَبَّا | اَبَّا |

مشق

| | | | |
|-----------|------------|-----------|-----------|
| عَلَّمَ | كَذَّبَ | رَبَّكَ | قَدَّرَ |
| حَبَّبَ | زُيِّنَ | يُسَبِّحُ | رَبَّكَ |
| سَيَّرَتْ | لَدَى | أَوَّلَ | قُوَّةُ |
| كُوِّرَتْ | فَأَصْدَقَ | مُدَّثِرٌ | يَتَوَلَّ |

سبق ۲ غنہ کا بیان

ناک میں آواز لے جانے کو ”غنہ“ کہتے ہیں۔ نون اور میم پر تشدید ہو تو ایک الف کی مقدار غنہ ہوگا۔

| | | | | | |
|-------|-------|-------|---------|---------|-----------|
| اَنَّ | سِنَّ | مَنْ | هَنَّ | يُظُنُّ | جَهَنَّمَ |
| نُمَّ | اُمِّ | عَمَّ | هَلُمَّ | مِمَّ | وَتَبَّتْ |

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

تختی نمبر ۱۳ پُر اور باریک حروف کا بیان سبق ۱ حروف مستعلیہ

حروف مستعلیہ سات ہیں، جو ہمیشہ پُر پڑھے جائیں گے، جن کا مجموعہ خُصَّ ضَغَطٌ قِطْظٌ ہے۔
ان کے علاوہ حروف مستقلہ بائیس ہیں جو باریک پڑھے جائیں گے۔
مگر الف، اللہ کا لام اور راکھی پُر اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں۔

| | | | | |
|----------|----------|----------|----------|-------|
| خَلَقَ | يَحْضُ | يَقْطَعُ | يَضْرِبُ | ظَلَا |
| مَغْرِبُ | يَخْطَفُ | | | |

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲ الف کا قاعدہ

الف سے پہلے پُر حرف ہو تو الف بھی پُر ہوگا۔ جیسے: قَالَ، طَالَ۔
اور اگر الف سے پہلے باریک حرف ہو تو الف بھی باریک ہوگا۔ جیسے: زَالَ، مَالَ۔

ضَانَ

غَابَ

قَالَ

طَالَ

پُر

نَارَ

نَاسِ

زَالَ

مَالَ

باریک

۸ آٹھویں مینے میں پڑھائیں

را کے قاعدے (پُر کا بیان)

سبق ۳

۱) جس را پر زبر یا پیش ہو تو وہ را پر ہوگی۔ ۲) را سا کن سے پہلے زبر یا پیش ہو تو وہ را پر ہوگی۔

۳) جس را پر دوزبر یا و پیش ہو تو وہ را پر ہوگی۔ ۴) را مشد و پر زبر یا پیش ہو تو وہ را مشد پر ہوگی۔

۵) را سا کن سے پہلے کوئی حرف سا کن ہو اور اس سے پہلے زبر یا پیش ہو تو وہ را سا کن پر ہوگی۔

قُرْآنُ

أَرْسَلْنَا

رُبَّمَا

رَزَقْنَا

خَبِيرٌ

خَيْرًا

بُرٌّ

بِرٌّ

يَرْجِعُ

خُسْرُ

عَشْرُ

بَرَقَ

أَرْسَلْنَا: ہمزہ راز بر آؤ، سین لام زبر سَلْ، اَوْسَلْ، نون الف زبر قَا = اَوْسَلْنَا۔

نوٹ: نیچے دی ہوئی مثالوں میں را کو پُر پڑھیں گے۔

رَبِّ ارْجِعُونِ

ارْجِعِي

فِرْقَةٌ

مِرْصَادًا

۸ آٹھویں مینے میں پڑھائیں

① جس راپر زیر ہو وہ رابار یک ہوگی۔ ② راساکن سے پہلے زیر ہو تو وہ رابار یک ہوگی۔

③ جس راپر دوزیر ہو تو وہ رابار یک ہوگی۔ ④ رامشد کے نیچے زیر ہو تو رامشد باریک ہوگی۔

⑤ راساکن سے پہلے یا ساکن ہو تو راساکن ہمیشہ باریک پڑھی جائے گی۔

⑥ اگر راساکن سے پہلے بھی کوئی حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے زیر ہو تو راساکن باریک ہوگی۔

| | | | |
|----------|------------|-----------|-------------|
| رَجَالٌ | رِزْقًا | شَرِبَ | بَرِقَ |
| أَنْذِرْ | فِرْعَوْنَ | مُنْهَرٍ | وَاصِبٌ |
| بَرٍّ | بِرٍّ | تَحَرَّمُ | مُسْتَمِرٍّ |
| نَصِيرٌ | بَصِيرٌ | خَيْرٌ | ضَيْرٌ |

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

تختی نمبر ۱۲ کچھ حروف لکھے تو جاتے ہیں مگر پڑھنے نہیں جاتے سبق ۱

| | | | | | |
|----------------|-----|-------|-------|---------|-----|
| لکھنے کا طریقہ | دِی | فَاعُ | وَالُ | ذَوَالُ | لِی |
| پڑھنے کا طریقہ | د | فَعُ | وَلُ | ذُلُ | لُ |

فَاعْفُ

هُدًى

عَلَى

وَأَنَّا لَكُمُ*

ذُو الْفَضْلِ

وَالْأُولَى

لَرَبِّكَ

يَا أَيُّكُسْ

وَالْعَدِيدِ

ذُو الْجَلْلِ

فِي الْأَرْضِ

فَادْعُ لَنَا

* کلمہ اُنَّا قرآن مجید میں جہاں بھی آئے اس کا الف وصل نہیں پڑھا جائے گا۔

نوٹ : ہر کلمہ کو پڑھاتے وقت طلبہ کے سامنے واضح کریں کہ کون سا حرف نہیں پڑھا جائے گا۔

علی : عین زیر ع، لام کھڑا زبر ل = علی ۔

فَادْعُ لَنَا : فادال زبر فَاذ عین پیش ع، فَاذ ع، لام زبر ل، فَاذ ع ل، نون الف زبر نَا = فَاذ ع لَنَا۔

ذُو الْفَضْلِ : ذال لام پیش ذُو ال، فاضاد زبر فَضْ، ذُو الْفَضْلِ، لام زیر ل = ذُو الْفَضْلِ ۔

۸ آٹھویں مینے میں پڑھائیں

سبق ۲

تشدید والے حرف سے پہلے والے حرف پر کوئی حرکت نہ ہو تو وہ لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا۔

فِي السِّ

فِسْ

كَالِدٍ

كَدِ

بِاللِّ

بِلِ

وَاللِّ

وَلِ

وَالِّ

وَلِ

وَالصِّ

وَصِ

لُ الرِّ

لُرِّ

وَالسِّ

وَسِ

بِاللَّهِ

وَاللَّهِ

وَالسَّلَامُ

فِي السَّلَوَاتِ

كَالِدِهَانَ

وَالَّذِينَ

وَالصُّلَحَاتِ

يَقُولُ الرَّسُولُ

وَاللَّهُ : واولام زیر وآن، لام کھڑا زبر ل، وَاللَّ، ہا زیر و = وَاللَّهِ۔

کَالِدِهَانَ : کاف دال زبر کال د، دال زیر د، کال د، ہا الف زبر ہا، کال د، ہا، نون زیر ن = کال دِہَانَ۔
وَالصُّلَحَاتِ : واد صاو زبر و الص، صاو کھڑا زبر ص، وَالصُّ، لام زیر ل، وَالصُّلِ، حاکھڑا زبر ح
وَالصُّلَحَاتِ، تازیر ت = وَالصُّلَحَاتِ۔

۸ آٹھویں مینے میں پڑھائیں

سبق ۳

ساکن حرف کے بعد تشدید والاحرف آئے تو ساکن حرف پڑھائیں جاتا۔

جَدْتُ
(جَتْ)

قُلْ رَّ
(قُرَّ)

اِذْ طَّ
(اِطَّ)

كِدْتُ
(کِثْ)

يُذِرْكُمْ

اِذْ ذَهَبَ

اِذْ هَبْ بِكِتَابِي

لَقَدْ كِدْتُ

مَا وَعَدْتَنَا

يَجْعَلُ لَهُ

اِذْ ظَلَمُوا

وَجَدْتُمْ

مَهْدُتْ

لَوْ تَوَاعَدْتُمْ

قَدْ تَبَيَّنَ

قُلْ رَبِّ

نوٹ : ان مثالوں میں بھی نہ پڑھے جانے والے حروف واضح کیے جائیں۔

مَهْدُتْ : میم ہا ز بر مہ، ہا تا ز بر حث، مَهْدُتْ، تا پیش تْ = مَهْدُتْ۔

۸ آٹھویں مینے میں پڑھائیں

لفظ اللہ کے قاعدے

تختی نمبر

① اگر لفظ اللہ کے لام سے پہلے زیر یا پیش ہو تو لفظ اللہ کا لام پڑھا جائے گا۔ جیسے: هُوَ اللَّهُ، رَسُولُ اللَّهِ۔

② اگر لفظ اللہ کے لام سے پہلے زیر ہو تو لفظ اللہ کا لام باریک پڑھا جائے گا۔ جیسے: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ۔

زبر کی مثالیں

سَمِعَ اللَّهُ

قَالَ اللَّهُ

إِنَّ اللَّهَ

پیش کی مثالیں

خَلَقَ اللَّهُ

يُرِيدُ اللَّهُ

حُدُودُ اللَّهِ

زیر کی مثالیں

أَمَرَ اللَّهُ

دِينَ اللَّهِ

بَلِ اللَّهِ

إِنَّ اللَّهَ : حمزہ نوں زیر اِن، نوں لام زبر نَل، اِن ال، لام کھڑا زبر ل، اِنَّ اللّ، ہا زبر کا = اِنَّ اللَّهَ۔

ادخط والدین

ادخط معلم

تاریخ

۸ آٹھویں مینے میں پڑھائیں

مد کا بیان

تختی نمبر ۱۶

نورانی قاعدہ

① مد متصل : حروف مدہ کے بعد ہمزہ حقیقہ اُسی کلمہ میں ہو تو مد متصل ہوگا۔
اس کی مقدار چار الف کے برابر ہے۔

② مد منفصل : حروف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو مد منفصل ہوگا۔
اس کی مقدار چار الف کے برابر ہے۔

③ مد لازم : حروف مدہ کے بعد سکون یا تشدید ہو تو مد لازم ہوگا۔ اس کی مقدار پانچ الف کے برابر ہے۔

| | | | | |
|----------|----------------------|------------------|-----------------|----------------|
| مد متصل | جَاءَ | شَاءَ | سُوِّءَ | سَيِّئَتْ |
| مد منفصل | اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ | قَالُوا اٰمَنَّا | لَهُ اَضْعَافًا | فِيْ اٰمِرِنَا |
| مد لازم | اَلْعَرَبِيَّةَ | حَاجُّوْكَ | وَالصَّفٰتِ | صَلَّآ |

جَاءَ : جیم الف زبر جَاء، اوپر مد جَاء، ہمزہ زبر ع = جَاءَ۔

فِيْ اٰمِرِنَا : فایا زبر فی، اوپر مد فی، ہمزہ میم زبر اَمْر، فی اَمْر، راز زبر، فی اَمْر، نون الف زبر نا = فِيْ اٰمِرِنَا۔

صَلَّآ : ضاد الف لام زبر صَال، اوپر مد صَال، لام دو زبر لا = صَلَّآ۔

۹] نویں مینے میں پڑھائیں

نون ساکن اور تنوین کا اقلاب

سبق ۱

تختی نمبر ۱۷

نون ساکن یا تنوین کے بعد ’ب‘ آئے تو نون ساکن یا تنوین کو ’م‘ سے بدل کر غنہ اور اخفا کے ساتھ پڑھیں گے۔ اس کو ’اقلاب‘ کہتے ہیں۔

| | | |
|-------------|-------------|------------------|
| مَنْ بَخِلَ | مِنْ بَعْدِ | كِرَامٍ بَرَكَةٍ |
|-------------|-------------|------------------|

مُطَهَّرَةً بِأَيْدِي

رَسُولٍ بِمَا

سَيِّئُ بَصِيرَةٍ

مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ

لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ

مَنْ بَخِلَ: مِمَّ زَبْرَهُمْ، بَا زَبْرَب، مَنْ أَب، خَا زِرْخ، مَنْ أَبِخ، لَام زَبْرَل = مَنْ بَخِلَ۔

۹ نوں مینے میں پڑھائیں

نون قطنی کا بیان

سبق ۲

قرآن کریم میں بعض جگہوں پر چھوٹا نون لکھا جاتا ہے جسے ”نون قطنی“ کہتے ہیں جو دراصل تنوین کا نون ہے۔ جسے زبردے کر پڑھیں گے۔

نُوحُ ابْنَهُ

شَيْئًا اتَّخَذَهَا

خَيْرَ الْوَصِيَّةِ

لِزَوْجَةِ الَّذِي

قَدِيرُ الَّذِي

أَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوهَا

نُوحُ ابْنَهُ: نون واو پیش، نُوحُ، حائش ح، نون با زیر نب، نُوحُ اب نون زبرن، نُوحُ ابْن، ہا، النائش، نُوحُ ابْنَهُ۔

۹ نوں مینے میں پڑھائیں

تحقیقی نمبر ۱ نون ساکن اور تنوین کا ادغام سبق ۱ ادغام بلا غنہ

نون ساکن یا تنوین کے بعد ”ل“ یا ”ز“ میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن یا تنوین کو ملا کر بغیر غنہ کے پڑھیں گے۔

نون ساکن یا تنوین کا ادغام ل میں

مِنْ لَدُنْهُ

يَكُنْ لَهُ

اَنْ لَمْ يَرَ

اُفٍّ لَّكُمْ

كُلُّ لَه

رِزْقًا لَّكُمْ

نون ساکن یا تنوین کا ادغام ر میں

مِنْ رَبِّكَ

اَنْ رَّاكَ اسْتَغْنٰی

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ

عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ

رَعُوْفٌ رَّحِيْمٌ

تَوَّابًا رَّحِيْمًا

مِنْ رَبِّكَ: میم رازیر میں، رابا زبر رب، مِنْ رَبِّ، با زیر پ، مِنْ رَبِّ، کاف زبر کاف = مِنْ رَبِّكَ۔

۹ نون مینے میں پڑھائیں

ادغام بالغہ

سبق ۲

نون ساکن یا تنوین کے بعد ”یو من“ کے حروف ی، و، ہ، ن میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن یا تنوین کو ان حرفوں کے ساتھ ملا کر غنہ کے ساتھ پڑھیں گے۔

نون ساکن یا تنوین کا ادغام ی میں

مِنْ يَوْمٍ

مَنْ يَقُولُ

مَنْ يَعْمَلُ

يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ

وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ

عَيْنًا يَشْرَبُ

مَنْ يَعْمَلُ: میم نون یا زبر من ی، یا عین زبر یغ، مَنْ يَغ، میم لام زبر مل = مَنْ يَعْمَل۔

نون ساکن یا تنوین کا ادغام و میں

مِنْ وَاقٍ

إِنْ وَهَبْتُ

مَنْ وَعَدَ

جَنَّتِ وَعُيُونٍ

رَحِيمٌ وَدُّودٌ

إِلَهًا وَاحِدًا

نون ساکن یا تنوین کا ادغام م میں

نَاجٍ مِنْهُمَا

وَلَعِنَ مُتَمِّمٌ

عَنْ مَّنْ

صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا

رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ

رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا

كُلٌّ مِّنَ الصَّابِرِينَ

نون ساکن یا تنوین کا ادغام ن میں

مِنْ نِعْمَةٍ

مِنْ نَبِيِّ

فَمَنْ نَكَثَ

يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ

صِدِّيقًا نَّبِيًّا

میم ساکن کا اظہار

میم ساکن کے قاعدے

تختی نمبر ۱۹

میم ساکن کے بعد ”ب“ اور ”ھ“ کے علاوہ کوئی اور حرف آئے تو میم ساکن کو ظاہر کر کے بغیر غنہ کے جلدی پڑھیں گے، اس کو ”اظہار شفوی“ کہتے ہیں۔

لَكُمْ دَيْنُكُمْ

هُمْ فِيهَا

الْمُتَرِّ

أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ

لَمْ يَلْبِسُوا

الْمُ نَجَعَلْ

الْمُتَرِّ: ہمزہ زبر، لام میم زبر، لَمْ، تازی برت، اَلَمْ، ت، راز بر ز = اَلَمْ تَرَوْ۔

میم ساکن کا اخفاء

میم ساکن کے بعد ”ب“ آئے تو میم ساکن کو غنہ اور اخفاء کے ساتھ پڑھیں گے، اس کو ”اخفاء شفوی“ کہتے ہیں۔

وَأَثَقُمُ بِهِ

رَبَّهُمْ بِهِمْ

تَزْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ

رَبَّهُمْ بِهِمْ: راز بر زبر، باز بر ب، رَب، ہا میم پیش، هُمْ، رَبَّهُمْ، باز بر ب، رَبَّهُمْ ب، ہا میم زیر، هُمْ = رَبَّهُمْ بِهِمْ۔

میم ساکن کا ادغام

میم ساکن کے بعد ”م“ آئے تو پہلی میم کو دوسری میم سے ملا کر غنہ کے ساتھ پڑھیں گے، اس کو ”ادغام شفوی“ کہتے ہیں۔

لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ

إِلَيْكُمْ مِّنْ سُلُونٍ

فَهُمْ مُّعْرِضُونَ

مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيصٍ

إِلَيْكُمْ مِّنْ سُلُونٍ: ہمزہ زیر، لام یا زبر، ی، اِلَی، کاف میم پیش، اِلَیْكُمْ، میم رائیش، مِّنْ، اِلَیْكُمْ مِّنْ، سین زبر، اِلَیْكُمْ مِّنْ، لام واو پیش، لَوْ، اِلَیْكُمْ مِّنْ سُلُونٍ، نون زبر، اِلَیْكُمْ مِّنْ سُلُونٍ۔

وقف کرنے کے قاعدے

تحتی نمبر

① زیر، پیش، دو پیش، دو زیر، الٹا پیش اور کھڑا زیر والے حرف کو ساکن کر کے وقف کریں گے۔

| | | |
|---------------------|--------------|-------------|
| خَلَقَ | مِنْ رَبِّكَ | بِالْقَلَمِ |
| خَلَقَ | مِنْ رَبِّكَ | بِالْقَلَمِ |
| تُرْجِعُ الْأُمُورَ | مَشْهُودٍ | مَرْقُومٍ |
| تُرْجِعُ الْأُمُورَ | مَشْهُودٍ | مَرْقُومٍ |

| | |
|-----------|------------|
| طَعَامِهِ | سُبْحَنَهُ |
| طَعَامِهِ | سُبْحَنَهُ |

خَلَقَ: خاز برح، لام زیر، خل، قاف زیر، خَلَقَ، آگے وقف = خَلَقَ۔

② وقف میں دو زیر کو الف مدہ سے اور گول تاء [ة] کو ہائے ساکنہ [ة] سے بدل کر پڑھیں گے۔

| | | | |
|------------|-----------|-------------|-----------|
| أَعْمَالًا | عُذْرًا | حُسْنًا | سَبَبًا |
| أَعْمَالًا | عُذْرًا | حُسْنًا | سَبَبًا |
| الْآخِرَةَ | نَاطِرَةً | مُؤَصَّدَةً | خَاشِعَةً |
| الْآخِرَةَ | نَاطِرَةً | مُؤَصَّدَةً | خَاشِعَةً |

أَعْمَلًا : ہنرہ عین زیر آغ، میم الف زیر ما، لام دو زیر لا، آگے وقف = أَعْمَلًا۔
خَاشِعَةً : خالف زیر خا، شین زیر ش، خاش، عین زیر ع، خَاشِع، تاو پیش ّ، خَاشِعَةً،
آگے وقف = خَاشِعَةً۔

۳) کھڑا برادر سکون اپنی حالت پر پڑھے جائیں گے۔

فَأَنْذِرْ

فَسَوِّى

يَزْطِى

تَنْهَرْ

فَأَنْصَبْ

فَكَيِّزْ

يَزْطِى : یار از بر یز، ضا و کھڑا ز بر طى، يَزْطِى، آگے وقف = يَزْطِى۔

فَكَيِّزْ : فاز بر ف، كاف باز بر گب، فكب، ہار از بر یز، فکیز، آگے وقف = فکیز

۱۰ دسویں صفحے میں پڑھائیں

حروفِ مقطعات

تختی نمبر ۲۱

یہ چھ دیے گئے حروف کو الگ الگ کر کے پڑھیں گے۔ جیسے : اَلَمْ کو الف، لام، میم۔

حَمْ

الر

المر

الْم

طَه

الطّص

یٰس

حَمْ عَسَقْ

كَهْيَعَصْ

طَسَمَ

طَس

ق

★ تلاوت کے دوران ان حروف کے آخر میں پڑھے جانے والے نون میں اخفاء بھی ہوگا۔

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں

قرآن مجید میں ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کی علامتیں

قرآن کریم چونکہ عربی زبان میں ہے اور ہر شخص عربی زبان نہیں جانتا، اس لیے قرآن کریم میں جگہ جگہ کچھ علامات یا نشانیاں دی گئی ہیں جن کی مدد سے پڑھنے والا صحیح جگہ رک سکے اور معنی میں کوئی خرابی نہ ہو، جن کی تفصیل یہ ہے:

مر : یہ وہ علامت ہے جہاں ضرور ٹھہرنا چاہیے۔

ط، ج : یہ وہ علامات ہیں جہاں ٹھہرنا چاہیے۔

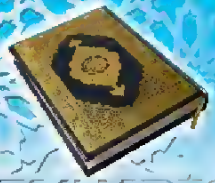
لا : یہ وہ علامت ہے جہاں نہ ٹھہرنا چاہیے۔

ز، ضلی، ص، ق، قَف : یہ وہ علامات ہیں جہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

سکتہ، وقفہ : یہ وہ علامات ہیں جہاں ٹھہرنا تو ہے لیکن سانس نہیں توڑی جاتی ہے۔
سکتہ میں کم اور وقفہ میں زیادہ ٹھہرتے ہیں۔

: یہ آیت کے ختم ہونے کی علامت ہے۔





۱۔ قرآن

[حفظ سورۃ]

تعریف

حفظ سورۃ: قرآن کریم کی کسی سورۃ کے یاد کرنے کو ”حفظ سورۃ“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن پڑھا، پھر اس کو زبانی یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا تو حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہو۔

[ترمذی: ۲۹۰۵، ابن علی رضی اللہ عنہما]

قرآن اللہ کی کتاب ہے، اس کو پڑھنے پر بے شمار ثواب ہے، اس کو یاد کرنے کی بھی بڑی فضیلت ہے، حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ قرآن کا حافظ جس کو یاد بھی اچھا ہو اور پڑھتا بھی اچھا ہو، اُس کا حشر قیامت کے دن ان معزز فرماں بردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو قرآن کریم کو لوح محفوظ سے نقل کرنے والے ہیں۔

[مسلم: ۱۹۹۸، ابن عاتق رضی اللہ عنہما]

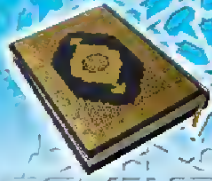
حضور ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں قرآن کا کوئی بھی حصہ نہیں وہ دیران گھر کی طرح ہے۔

[ترمذی: ۱۹۱۳، ابن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما]

جس طرح گھر کی آبادی اور رونق رہنے والے سے ہے، ایسے ہی انسان کے دل کی رونق و آبادی قرآن کو یاد رکھنے سے ہے۔ جس کو جتنا حصہ قرآن کا حفظ ہوگا اس کو اسی کے بقدر جنت کے درجات حاصل ہوں گے۔ لہذا قرآن کریم کو حفظ کرنا چاہیے، کم از کم اتنا تو ضرور یاد دہونا چاہیے جو نماز کے لیے ضروری ہے۔

ہدایت برائے استاذ

حفظ سورہ کے نصاب میں اس سال سورہ فاتحہ کے علاوہ ۱۰ سورہ تیں (سورہ فیل سے سورہ ناس تک) دی گئی ہیں، ہر سورہ کو یاد کراتے وقت تجوید کی اتنی رعایت ضرور کی جائے کہ لحن جلی (بڑی غلطی) ختم ہو جائے، کیوں کہ اس کے ساتھ قرآن پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔



سبق ۱

تعوذ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

| | | | | |
|---|------------------------|-------|------------|--------------|
| ۱ | پہلے مہینے میں پڑھائیں | تاریخ | دستخط معلم | دستخط والدین |
|---|------------------------|-------|------------|--------------|

حفظ سورۃ

سبق ۲

سُورَةُ الْفَاتِحَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ

عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ ۝

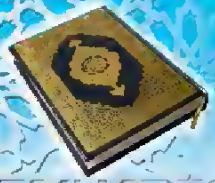
| | | | | |
|---|-------------------------|-------|------------|--------------|
| ۲ | دوسرے مہینے میں پڑھائیں | تاریخ | دستخط معلم | دستخط والدین |
|---|-------------------------|-------|------------|--------------|

سبق ۳

سُورَةُ الْفِيلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِیْلِ ۝ اَلَمْ یَجْعَلْ



كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ۝ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝
تَزْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۝

ادستخط والدین

ادستخط معلم

تاریخ

۳ تیرے سینے میں پڑھائیں

سُورَةُ قُرَيْشٍ

سبق ۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝
لَا يَلْفِ قُرَيْشٍ ۝ الْفَهْمُ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۝
فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ ۝ الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ ۝
وَأَمَّنَّهُم مِّنْ خَوْفٍ ۝

ادستخط والدین

ادستخط معلم

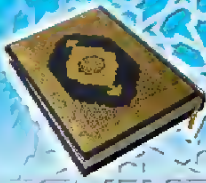
تاریخ

۴ چوتھے سینے میں پڑھائیں

سُورَةُ الْبَاغُونَ

سبق ۵

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝
أَرَعَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالذِّينِ ۝ فذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ
الْيَتِيمَ ۝ وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۝ فَوَيْلٌ



لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝
الَّذِينَ هُمْ يُرَآءُونَ ۝ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝

ادخط والدین

دخط معلم

تاریخ

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سُورَةُ الْكَوْثَرِ

سبق ۶

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝
إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

۶ چھ مہینے میں پڑھائیں

سُورَةُ الْكَافِرُونَ

سبق ۷

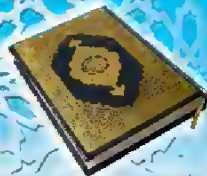
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قُلْ يَٰٓأَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝
وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۝
وَلَا أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

ادخط والدین

دخط معلم

تاریخ

۶ چھ مہینے میں پڑھائیں



سبق ۸

سُورَةُ النَّصْرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ
 فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۝
 إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝

درخط والدین

درخط معلم

تاریخ

ساتویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۹

سُورَةُ اللَّهَبِ

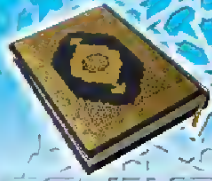
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ وَمَا
 كَسَبَ ۝ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَامْرَأَتُهُ
 حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ ۝

[۸] آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۰

سُورَةُ الْاٰخِلَاصِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْهُ وَلَمْ يُولَدْ ۝



وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

| | | | |
|----------------------------|-------|-------------|---------------|
| ۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں | تاریخ | دیکھنا معلم | دیکھنا والدین |
|----------------------------|-------|-------------|---------------|

سبق ۱۱

سُورَةُ الْفَلَكِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَكِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ

غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

| | | | |
|--------------------------|-------|-------------|---------------|
| ۹ نویں مہینے میں پڑھائیں | تاریخ | دیکھنا معلم | دیکھنا والدین |
|--------------------------|-------|-------------|---------------|

سبق ۱۲

سُورَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي

صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

| | | | |
|----------------------------|-------|-------------|---------------|
| ۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں | تاریخ | دیکھنا معلم | دیکھنا والدین |
|----------------------------|-------|-------------|---------------|



[وَعَاوِسَتْ]

تعریف

دعا وسنت: اللہ تعالیٰ سے مانگنے کو ”دعا“ اور نبی ﷺ کے طریقے کو ”سنت“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری سنت زندہ کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ [ترمذی: ۲۶۷۸، معن ابن مالک ج ۱ ص ۱۸۱]

اللہ تعالیٰ کے یہاں وہی عمل مقبول ہے جو حضور ﷺ کے طریقوں کے مطابق ہو۔ لہذا حضور ﷺ کے طریقوں کو جاننا اور آپ ﷺ کی بتلائی ہوئی دعاؤں، سنتوں اور آداب کو سیکھنا اور ان پر عمل کرنا امت کے ہر فرد کے لیے ضروری ہے۔

ان دعاؤں اور سنتوں پر عمل کرنے سے آخرت کا ثواب اور کامیابی ملنا تو یقینی ہے ہی، ساتھ ہی دنیا میں بھی عزت ملتی ہے اور مصیبتوں اور آفتوں سے حفاظت ہوتی ہے، سکھ اور چین نصیب ہوتا ہے۔

ہدایت برائے استاذ

دعا وسنت کے تحت اُن اعمال کی دعائیں اور سنتیں ذکر کی گئی ہیں جن سے روزمرہ کی زندگی میں عموماً انسان کو واسطہ پڑتا رہتا ہے، جیسے کھانا، پینا، سونا، بیت الخلا جانا، مسجد جانا، کپڑے پہننا وغیرہ۔ نیز خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات کو ذکر کیا گیا ہے جو ہر مسلمان کی زبان پر ہونے چاہیے، جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا وغیرہ۔ اکثر دعائیں مکمل روایت کے ساتھ دی گئی ہیں، دعائیں یاد کرائی جائیں اور ترجمہ، فضیلت اور سنتیں اچھی طرح سمجھا کر ذہن میں بٹھا دیے جائیں۔ ساتھ ہی ساتھ ان دعاؤں اور سنتوں کو زندگی میں لانے کی ترغیب دیتے رہیں۔



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

سبق ۱

کھانے سے پہلے کی دعا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ شیطان اس کے ساتھ کھانے میں، سونے میں اور رات گزارنے میں شریک نہ ہو، اُسے چاہیے کہ جب گھر میں داخل ہو تو سلام کرے اور کھانے کے وقت کہے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ ترجمہ: میں اللہ کے نام سے کھانا شروع کرتا ہوں۔

[۱] پہلے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲

کھانے سے پہلے دعا پڑھنا بھول جائے تو

حضرت اُمیہ بن خثعمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھاتا ہوا دیکھا، اس نے بِسْمِ اللّٰهِ (شروع میں) نہیں پڑھی تھی، جب آخری لقمے میں اس نے پڑھا: ”بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلُهُ وَاٰخِرُهُ“ ترجمہ: شروع اور آخر میں اللہ کا نام لے کر کھاتا ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھانا کھاتا رہا، جب اس نے ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھا تو شیطان نے جو کچھ کھایا تھا سب اُگل دیا۔

[البوداؤد: ۶۸: ۳۷]

[۱] پہلے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۳

کھانے کے بعد کی دعا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا کر فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ

[ترمذی: ۳۳۵۷]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا اور مسلمان بنایا۔

[۱] پہلے مہینے میں پڑھائیں



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

کھانے کی سنتیں

سبق ۴

- ① دسترخوان بچھانا۔ [بخاری: ۵۳۱۵، عن انس رضی اللہ عنہ]
- ② دونوں ہاتھ (گٹھوں تک) دھونا۔ [ترمذی: ۱۸۳۶، عن سلمان رضی اللہ عنہ]
- ③ کھانے سے پہلے کی دُعا پڑھنا۔ [ترمذی: ۱۸۵۸، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]
- ④ ایک زانو یا دو زانو بیٹھنا۔ [ابن ماجہ: ۳۲۶۳، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما؛ فتح الباری: ۵۳۲/۹]
- ⑤ دائیں ہاتھ سے کھانا۔ [بخاری: ۵۳۷۶، عن عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما]
- ⑥ اپنے سامنے سے کھانا۔ [بخاری: ۵۳۷۶، عن عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما]
- ⑦ تین انگلیوں سے کھانا۔ [مسلم: ۵۳۱۷، عن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ]
- ⑧ اگر لقمہ گر جائے تو اٹھا کر کھالینا۔ [مسلم: ۵۳۲۱، عن جابر رضی اللہ عنہ]
- ⑨ برتن اور انگلیوں کو چاٹ کر صاف کرنا۔ [مسلم: ۵۳۲۰، عن جابر رضی اللہ عنہ]
- ⑩ ٹیک لگا کر نہ کھانا۔ [ترمذی: ۱۸۳۰، عن ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ]
- ⑪ کھانے میں عیب نہ نکالنا۔ [بخاری: ۵۴۰۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
- ⑫ بہت زیادہ گرم نہ کھانا۔ [مسند رک: ۱۲۵، عن جابر رضی اللہ عنہ]
- ⑬ کھانے کے بعد کی دُعا پڑھنا۔ [ترمذی: ۳۳۵۷، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]
- ⑭ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا اور ٹکلی کرنا۔ [ترمذی: ۱۸۳۶، عن سلمان رضی اللہ عنہ، بخاری: ۵۴۵۴، عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ]

پہلے سینے میں پڑھائیں



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]



سبق ۵ دعوت کھانے کے بعد کی دعا

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (دعوت کے موقع پر) یہ دعا پڑھی:

اللَّهُمَّ أَطْعَمَ مَنْ أَطْعَمَنِي وَاسْقَ مَنْ سَقَانِي [مسلم: ۵۳۸۳]

ترجمہ: اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اس کو کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اس کو پلا۔

[۱] پہلے مینے میں پڑھائیں

دُعا و سنت

پانی پینے کے بعد کی دعا

سبق ۶

حضرت ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب پانی پیتے تو یہ دعا پڑھتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَقَانَا عَذْبًا فَرَاتًا بِرَحْمَتِهِ وَلَمْ يَجْعَلْهُ

[کنز العمال: ۱۸۲۲۶]

مِلْحًا أَجَا جَابِدُنُونَا

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں اپنی رحمت سے میٹھا پانی پلایا اور اس کو ہمارے گناہوں کی وجہ سے کھارا اور کڑوا نہیں بنایا۔

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

[۱] پہلے مینے میں پڑھائیں

پانی پینے کی سنتیں

سبق ۷

[مسلم: ۵۳۸۳، ابن عمر رضی اللہ عنہما]

① دائیں ہاتھ سے پینا۔

[ترمذی: ۱۸۷۹، ابن اسحاق رحمہ اللہ]

② بیٹھ کر پینا۔

[ابوداؤد: ۱۹۷۳، ابن اسحاق رحمہ اللہ، ہذیل الحجو: ۱۱/۵۰، م: ۳۵]

③ دیکھ کر پینا۔



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

④ ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھ کر پینا۔ [ترمذی: ۱۸۸۵، ابن عباس رضی اللہ عنہما]

⑤ تین سانس میں پینا۔ [مسلم: ۵۳۰۵، ابن عباس رضی اللہ عنہما]

⑥ پینے کے بعد ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ“ کہنا۔ [ترمذی: ۱۸۸۵، ابن عباس رضی اللہ عنہما]

② دوسرے مہینے میں پڑھائیں

دُعا و سنت

سبق ۸ دودھ پینے کے بعد کی دعا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے تو وہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ [ترمذی: ۳۳۵۵]

ترجمہ: اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت عطا فرما اور ہمیں زیادہ عطا فرما۔

② دوسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۹ سونے سے پہلے کی دعا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات میں اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنا ہاتھ (دائیں ہتھیلی) اپنے گال کے نیچے رکھتے پھر یہ (دعا) پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا [بخاری: ۶۳۱۳]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔

② دوسرے مہینے میں پڑھائیں



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]



سونے کی سنتیں

سبق ۱۰

① عشا کے بعد جلدی سونے کی فکر کرنا، دُنیا کی بات نہ کرنا۔ [بخاری: ۵۹۹۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما]

② سونے سے پہلے کپڑے تبدیل کرنا۔ [سبل الہدی والرشاد: ۷/۳۵۹، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

③ با وضو سونا۔ [بخاری: ۶۳۱۱، عن براہِ ابن عازب رضی اللہ عنہما]

④ تین مرتبہ بستر جھاڑ کر سونا۔ [بخاری: ۳۹۳۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما]

⑤ تین تین سلامی سرمہ لگانا۔ [ترمذی: ۲۰۳۸، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

⑥ تین مرتبہ استغفار ”اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ“ پڑھنا۔ [ترمذی: ۳۳۹۷، عن ابی سعید رضی اللہ عنہما]

⑦ تسبیحِ فاطمی سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ مرتبہ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۳ مرتبہ پڑھنا۔ [بخاری: ۵۳۶۱، عن علی رضی اللہ عنہما]

⑧ سورۃ اخلاص، سورۃ فلق اور سورۃ ناس پڑھنا۔ [بخاری: ۵۰۱۷، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

⑨ داہنی کروٹ قبلہ رخ لیٹ کر ہاتھ زُخسار (گال) کے نیچے رکھنا۔ [بخاری: ۶۳۱۵، عن براہِ ابن عازب رضی اللہ عنہما، مشتمل ابی یعلیٰ: ۳۷۷۷، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

⑩ پیٹ کے بل اوندھانہ لیٹنا۔ [ترمذی: ۲۷۶۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما]

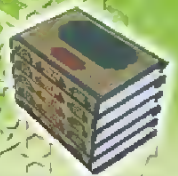
⑪ سونے کی دُعا ”اَللّٰهُمَّ بِاَسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا“ پڑھنا۔ [بخاری: ۶۳۱۴، عن عبد اللہ رضی اللہ عنہما]

ادخلوا والبرین

ادخلوا معلم

تاریخ

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں



۲۔ حدیث

[دُعا سنت]

سبق ۱۱

سوکر اٹھنے کی دعا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاَنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

[بخاری: ۲۳۱۳]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی دی اور اُسی کی طرف سب کو جانا ہے۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

دُعا سنت

سبق ۱۲

سوکر اٹھنے کی سنتیں

① نیند سے اٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرہ اور آنکھوں کو ملنا۔ [بخاری: ۱۸۳۰، ابن ماجہ: ۱۸۳۰]

② سوکر اٹھنے کی دعا ”اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاَنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ“

[بخاری: ۲۳۱۳، ابن ماجہ: ۱۸۳۰]

پڑھنا۔

③ مسواک کرنا۔ [بخاری: ۲۴۵۰، ابن ماجہ: ۱۸۳۰]

۳ مسواک کرنا۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۳

بیت الخلا جانے سے پہلے کی دعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو! ان بیت الخلا میں جنات اور شیاطین وغیرہ آتے رہتے ہیں، تو تم میں سے کوئی اس میں جائے تو یہ دعا پڑھ لے:

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

[مجموعہ اوسط: ۲۸۰۳]



۲۔ حدیث

[دُعا وسنت]



ترجمہ: اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں، اے اللہ! میں ناپاک جنوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں، مرد ہوں یا عورت۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۴ بیت الخلا سے باہر نکلنے کے بعد کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلا سے باہر آتے تو فرماتے: "عُفِّرْ اَنْتَ" ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے مغفرت چاہتا ہوں۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلا سے نکلے تو یہ دعا پڑھتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّيْ الْاَذْيَ وَعَافَانِيْ [ابن ماجہ: ۳۰۱] ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کیا اور مجھے عافیت بخشی۔ نوٹ: عُفِّرْ اَنْتَ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ..... دونوں کو ملا کر دعا پڑھیں۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۵ بیت الخلا کی سنتیں

- ① سر ڈھانک کر جانا۔ [سنن کبریٰ بیہقی: ۳۶۵، عن حبیب بن صالح رحمۃ اللہ علیہ]
- ② جوتا چپل پہن کر جانا۔ [سنن کبریٰ بیہقی: ۳۶۵، عن حبیب بن صالح رحمۃ اللہ علیہ]
- ③ دعا پڑھ کر اندر جانا۔ [بخاری: ۶۳۲۲، عن انس رضی اللہ عنہ]
- ④ پہلے بایاں پاؤں اندر رکھنا۔ [بخاری: ۴۲۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا، فتح الباری: ۱۶/۴۲۵]



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

- ۵) قبلے کی طرف نہ منہ کرنا اور نہ پیچھے کرنا۔ [ابوداؤد: ۸، ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما]
- ۶) بالکل بات نہ کرنا۔ [ابوداؤد: ۱۵، ابن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہما]
- ۷) کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرنا۔ [ابن ماجہ: ۳۰۹، ابن ہبار رضی اللہ عنہما]
- ۸) بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا۔ [بخاری: ۱۵۳، ابن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما]
- ۹) استنجا کے بعد مٹی یا صابن وغیرہ سے اچھی طرح ہاتھ دھولینا۔ [ابوداؤد: ۲۵، ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما]
- ۱۰) دائیں پاؤں سے باہر آنا۔ [بخاری: ۳۲۶، ابن ماجہ رضی اللہ عنہما]
- ۱۱) باہر آنے کے بعد دعا پڑھنا۔ [ابن ماجہ: ۳۰۰، ابن ماجہ رضی اللہ عنہما، ۳۰۱، ابن اسحاق رضی اللہ عنہما]

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

دُعا و سنت

وضو سے پہلے کی دعا

سبق ۱۶

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”بِسْمِ اللّٰهِ“

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے وضو شروع کرتا ہوں۔ پڑھتے ہوئے وضو کرو۔ [نسائی: ۷۸]

| | | | |
|---------------------------|-------|------------|-----------------|
| ۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں | تاریخ | درجہ تعلیم | درجہ خط و الدین |
|---------------------------|-------|------------|-----------------|

وضو کے درمیان کی دعا

سبق ۱۷

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے وضو فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ پڑھتے سنا:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي

[سنن کبریٰ نسائی: ۹۹۰۸]

ترجمہ: اے اللہ! میرے گناہ بخش دیجیے اور میرا گھر کشادہ کر دیجیے اور میری روزی میں برکت عطا فرمائیے۔



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]



میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو فلاں فلاں دعا پڑھتے سنا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا ہم نے ان کلمات سے مانگنے میں کوئی چیز چھوڑ دی؟

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اس دعا میں دنیا اور آخرت کی ہر قسم کی خیر طلب کی گئی ہے کہ آخرت میں مغفرت ہو جائے اور دنیا میں مکان میں کشاوگی میسر ہو جائے اور رزق میں برکت ہو، جنگی نہ ہو، تو گویا دنیا اور آخرت کی راحت حاصل ہو گئی۔

[۴] چوتھے مہینے میں پڑھائیں

دُعا و سنت

وضو کے بعد کی دعا

سبق ۱۸

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور (آداب و سنن کی رعایت کے ساتھ) اچھی طرح وضو کیا پھر یہ (دعا) پڑھی۔ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، وہ جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ

التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ [ترمذی: ۵۵]

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت) محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے کر دیجیے اور مجھے پاک و صاف لوگوں میں سے کر دیجیے۔

[۴] چوتھے مہینے میں پڑھائیں



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

سبق ۱۹

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ (دعا) پڑھے:

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ [مسلم: ۱۲۸۵]

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

دُعا و سنت

سبق ۲۰

مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں

① پہلے بائیں پاؤں سے جوتا اتارنا پھر دائیں پاؤں سے۔ [بخاری: ۵۸۵۶، ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

② دائیں پاؤں سے مسجد میں داخل ہونا۔ [بخاری: ۴۳۶، ابن عساکر رضی اللہ عنہ]

③ ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھنا۔ [ابن ماجہ: ۷۷، ابن عساکر رضی اللہ عنہ]

④ درود شریف ”الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ“ پڑھنا۔ [ترمذی: ۳۱۳، ابن عساکر رضی اللہ عنہ]

⑤ مسجد میں داخل ہونے کی دعا ”اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“ پڑھنا۔

[مسلم: ۱۲۸۵، ابن ابی حمید رضی اللہ عنہ]

⑥ اعتکاف کی نیت کرنا۔ [الاذکار: ۱/۵۵]

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں تاریخ دُعا و سنت

مسجد سے نکلنے کی دعا

سبق ۲۱

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد سے باہر نکلے تو یہ (دعا) پڑھے:



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

۱۰

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ [مسلم: ۱۶۸۵]

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

۵ [پانچویں مہینے میں پڑھائیں]

سبق ۲۲

مسجد سے نکلنے کی سنتیں

① مسجد سے بائیں پاؤں باہر نکالنا۔ [بخاری: ۳۲۶، ابن ماجہ: ۴۷۱]

② ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھنا۔ [ابن ماجہ: ۴۷۱، ابن ماجہ: ۴۷۱]

③ درود شریف ”الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ“ پڑھنا۔ [ترمذی: ۳۱۳، ابن ماجہ: ۴۷۱]

④ مسجد سے نکلنے کی دعا ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ“ پڑھنا۔ [مسلم: ۱۶۸۵، ابن ماجہ: ۴۷۱]

⑤ پہلے دائیں پاؤں میں جو تا پہننا پھر بائیں پاؤں میں۔ [بخاری: ۵۸۵۶، ابن ماجہ: ۴۷۱]

۵ [پانچویں مہینے میں پڑھائیں]

سبق ۲۳

کپڑا پہننے کی دعا

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کپڑا پہنا پھر کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقْنِيهِ

مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّي وَلَا قُوَّةٍ [ابوداؤد: ۳۰۳۳]



۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت و قوت کے بغیر مجھ کو یہ عطا فرمایا، تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے جائیں گے۔

۵ [پانچویں سینے میں پڑھائیں]

اذان کے بعد کی دعا

سبق ۲۲

حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اذان مکمل ہونے کے بعد یہ (دعا) پڑھے، تو اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ رَبِّ هٰذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ اٰتِ
مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَاَبْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اَلَّذِي وَعَدْتَهُ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْوَعْدَ [بخاری: ۶۱۳، شعب الایمان: ۲۰۰۹]

ترجمہ: اے اللہ! اس مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو اُس مقام محمود پر پہنچا، جس کا آپ نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بے شک آپ وعدے کے خلاف نہیں کرتے۔

۵ [پانچویں سینے میں پڑھائیں]

شیطان سے حفاظت کی دعا

سبق ۲۵

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّبِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ



۲۔ حدیث

[وَعَاوَسْتِ]

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں جو بہت سننے والا بہت جاننے والا ہے شیطان مردود سے) [عمل الیوم والطلبہ لابن السنی: ۴۹]

۵ | پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۶ خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات

کسی مسلمان سے ملیں تو سلام کریں:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ [ترمذی: ۲۶۸۹، ابن جریر، ابن حبیب، ابن ماجہ]

ترجمہ: تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

کوئی مسلمان سلام کرے تو یہ جواب دیں:

وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ [مسند احمد: ١٢٩١٢، في مناقب شوقي]

ترجمہ: اور تم پر (بھی) سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

ہر اچھے کام کو شروع کرتے وقت پڑھیں:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ [الافتكار: ۱/ ۱۵۶، عن أبي هريرة عن النبي ﷺ]

ترجمہ: شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کوئی نعمت حاصل ہوتو کہیں: **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** [ابن ماجہ: ۳۸۰۵، ابن ابی شیبہ: ۱۸۸۱]

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

کوئی کچھ دے یا اچھا سلوک کرے تو کہیں:

جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا [ترجمہ: ۲۰۳۵، عن مسند ابن ماجہ رحمہ اللہ]

ترجمہ: اللہ آپ کو بہتر بدلہ عطا کرے۔

وخط والدین

استخرا معلم

تاریخ

۵ یا نیچو س مہینے میں پڑھائیں



تعریف

حفظ حدیث: حضور ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں اور آپ ﷺ کے کیے ہوئے کاموں کو ”حدیث“ کہتے ہیں اور حدیث کے یاد کرنے کو ”حفظ حدیث“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین کلام کتاب اللہ ہے، اور بہترین طریقہ محمد (ﷺ) کا طریقہ ہے۔ بدترین کام نئی نئی باتیں (بدعتیں) ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ [مسلم: ۲۰۴۴]

اللہ تعالیٰ نے سارے انسانوں کی ہدایت کے لیے قرآن نازل فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو یہی قرآن پڑھ کر سناتے اور اس کی تشریح و تفسیر بیان کرتے، جو بات بھی بولتے بالکل حق اور سچ فرماتے کیوں کہ سب اللہ کی طرف سے ہوتی۔ اپنی خواہش اور جی سے کچھ نہ فرماتے۔ جو بات ارشاد فرماتے اس پر عمل بھی کر کے بتاتے۔ آپ ﷺ کی انہیں باتوں اور کاموں کو حدیث کہا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے جاں نثار صحابہ آپ کی باتیں بہت ادب اور دھیان سے سنتے، اس کو یاد رکھتے اس پر عمل کرتے اور دوسروں تک وہ باتیں پہنچاتے۔ اسی طرح صحابہ کے شاگردوں نے بھی کیا، صحابہ کے شاگردوں کے شاگردوں نے بھی ایسا ہی کیا اس طرح ہوتے ہوتے یہ علم کا خزانہ بالکل ہو، بہو ہم تک پہنچا۔ اس لیے ہمیں یہ یقین کرنا چاہیے کہ ہم جو باتیں حدیث کے نام سے پڑھتے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو بالکل اسی ادب اور احترام سے پڑھنا اور سننا چاہیے جیسے صحابہ پڑھتے اور سنتے تھے۔ اور اس میں ہتائی ہوئی باتوں اور ہدایات پر عمل کرنا چاہیے تاکہ ہم حضور ﷺ کے اخلاق

۲۔ حدیث

[حفظ حدیث]

واوصاف کے ساتھ آراستہ ہو جائیں اور آپ کی ناپسندیدہ چیزوں سے بچ جائیں۔ نیز حدیث پڑھ کر ہمیں دوسروں تک پہنچانا چاہیے، تاکہ ہم آپ کی دعا کے حق دار بن جائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے حدیث سننے اور اس کو یاد کرنے اور دوسروں تک پہنچانے والے کو دعا دی ہے؛ چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ پاک اس شخص کو تروتازہ اور شاداب رکھے جس نے ہماری کوئی حدیث سنی، پھر ہو بہو دوسروں تک پہنچادی، کیوں کہ بہت سے لوگ جن تک حدیث پہنچائی جاتی ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ [ترمذی: ۲۶۵۷، ابن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

رسول اللہ ﷺ کی اسی دعا کی وجہ سے بہت سے حدیث پڑھنے پڑھانے والے لوگوں کے چہرے دنیا ہی میں پر رونق ہو جاتے ہیں۔ ہمیں بھی حدیث پاک کا علم بہت ہی ادب کے ساتھ حاصل کرنا چاہیے، تاکہ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ ان برکتوں اور رحمتوں سے نوازے جو اس کے پیارے رسول کی حدیث پڑھنے پڑھانے والوں کو ملتی ہیں۔

ہدایت برائے استاذ

حفظ حدیث میں ۴۰ حدیثیں ترجمے کے ساتھ جمع کی گئی ہیں، جو دین کے مشہور پانچ شعبوں: ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق ہیں۔ لہذا حدیثوں کو یاد کراتے وقت ان شعبوں کی اچھی طرح وضاحت کر دی جائے تاکہ حدیث کا صحیح مفہوم سمجھ میں آجائے۔ اگر ترجمہ یاد کرنا ممکن نہ ہو تو فضیلت کے حصول کے لیے صرف احادیث یاد کرا دی جائیں۔ پہلے سال کے نصاب میں ۲۰ احادیث دی گئی ہیں، بقیہ احادیث دوسرے سال کے نصاب میں شامل کی جائیں گی۔ ان شاء اللہ۔

حدیث نمبر ① ایمانیات پر

الدِّينُ يُسْرُ [شعب الایمان: ۳۸۸۱، من ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: دین آسان ہے۔

حدیث نمبر ② عبادات پر

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ [ترمذی: ۴۴، من جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جنت کی کنجی (چابی) نماز ہے۔

حدیث نمبر ③ معاملات پر

مَنْ عَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا [ترمذی: ۱۳۱۵، من ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جو دھوکہ دے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔

حدیث نمبر ④ معاشرت پر

السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ [ترمذی: ۳۶۹۹، من جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: بات کرنے سے پہلے سلام کرو۔

حدیث نمبر ⑤ اخلاقیات پر

عَلَيْكُمْ بِالصَّدَقِ [مسلم: ۶۸۰۵، ابن ماجہ: ۲۸۰۵، ترمذی: ۱۰۸۰، ابن کثیر: ۱۰۸۰]

ترجمہ: ہمیشہ سچ بات کہو۔

حدیث نمبر ⑥ ایمانیات پر

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ [بخاری: ۱، ابن کثیر: ۱۰۸۰، ترمذی: ۱۰۸۰]

ترجمہ: اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

حدیث نمبر ⑦ عبادات پر

الظُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ

[مسلم: ۵۵۶، ابن ماجہ: ۳۹۳، ترمذی: ۱۰۸۰]

ترجمہ: پاکی آدھا ایمان ہے۔

حدیث نمبر ⑧ معاملات پر

مَنْ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا

[ابن ماجہ: ۳۹۳، ابن کثیر: ۱۰۸۰، ترمذی: ۱۰۸۰]

ترجمہ: جو کسی دوسرے کی چیز چھین کر لے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔



سبق ۳

حدیث نمبر (۹) معاشرت پر

الْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ

[کنز العمال: ۴۵۳۳۹، عن انس بن مالك]

ترجمہ: جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

حدیث نمبر (۱۰) اخلاقیات پر

اجْتَنِبُوا الْغَضَبَ

[کنز العمال: ۷۱۱، عن ابن عمر]

ترجمہ: غصہ سے بچو۔

حدیث نمبر (۱۱) ایمانیات پر

إِتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ

[ترمذی: ۱۹۸۷، عن ابی ذر]

ترجمہ: تم جہاں کہیں رہو اللہ سے ڈرتے رہو۔

حدیث نمبر (۱۲) عبادات پر

صُومُوا تَصِحُّوا

[مجموعہ اوسط: ۸۳۱۴، عن ابی ہریرہ]

ترجمہ: روزہ رکھو صحت مند رہو گے۔

حفظ حدیث

حدیث نمبر (۱۳) معاملات پر

التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ
وَالشُّهَدَاءِ

[ترمذی: ۱۲۰۹، ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ وغنہ]

ترجمہ: سچا امانت دار تاجر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۴) معاشرت پر

رَضِيَ الرَّبُّ فِي رَضَى الْوَالِدِ

[ترمذی: ۱۸۹۹، ابن ماجہ رحمہ اللہ وغنہ]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی خوشی والد کی خوشی میں ہے۔

حدیث نمبر (۱۵) اخلاقیات پر

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَاسٌ

[مسلم: ۳۰۳۰، ابن ماجہ رحمہ اللہ وغنہ]

ترجمہ: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۶) ایمانیات پر

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ اللَّهُ اللَّهُ

[مسلم: ۳۰۹۳، ابن ماجہ رحمہ اللہ وغنہ]

ترجمہ: کسی ایسے شخص کے ہوتے ہوئے قیامت نہیں آسکتی جو اللہ اللہ کہتا ہو۔



سبق ۵

حدیث نمبر (۱۷) عبادات پر

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

[بخاری: ۵۰۴۷، ابن خثیمہ: ۱۰۸۰]

ترجمہ: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

حدیث نمبر (۱۸) معاملات پر

لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ

[ابوداؤد: ۳۵۸۰، ابن خثیمہ: ۱۰۸۰]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

حدیث نمبر (۱۹) معاشرت پر

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا بَخِيلٌ

[ترمذی: ۱۹۶۳، ابن خثیمہ: ۱۰۸۰]

ترجمہ: دھوکہ باز، احسان جتانے والا اور کنجوس جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر (۲۰) اخلاقیات پر

اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

[ترمذی: ۱۹۶۳، ابن خثیمہ: ۱۰۸۰]

ترجمہ: ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

تعریف

عقائد : آدمی جن دینی باتوں پر دل سے یقین رکھتا ہے، ان کو ”عقائد“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، ایک شخص نے آکر آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ مجھے بتائیے ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو، اس کے فرشتوں کو، اس کی کتابوں کو، اس کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو حق جانو، حق مانو اور ہر اچھی بری تقدیر کو بھی حق جانو، حق مانو۔ [مسلم ۱۰۲، ابن عمر رضی اللہ عنہما]

اسلام میں عقائد کی بہت زیادہ اہمیت ہے، بلکہ دین کی بنیاد ہی عقائد پر رکھی گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی قوم کے عقائد میں فساد اور بگاڑ پیدا ہوا، تو ان کی اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول کو مبعوث فرمایا، سارے پیغمبروں نے اپنی قوم کو عقائد درست کرنے اور صحیح عقیدے پر مضبوطی کے ساتھ جیسے رہنے کی دعوت دی، قرآن و حدیث میں بھی عقائد کے متعلق باتیں انتہائی وضاحت کے ساتھ اور بڑے مؤثر انداز میں بیان کی گئی ہیں، جیسے اللہ کی وحدانیت اور اس کی ذات و صفات پر ایمان لانا، آسمانی کتابوں اور رسولوں کے برحق ہونے کا یقین رکھنا، آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے اور قرآن کے آخری آسمانی کتاب ہونے کا عقیدہ رکھنا اور فرشتوں اور آخرت کے دن پر ایمان لانا وغیرہ۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! اللہ پر ایمان رکھو، اور اس کے رسولوں پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر اتاری ہے اور ہر اس کتاب پر جو اس نے پہلے اتاری تھی۔ اور جو شخص اللہ کا، اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے رسولوں کا اور یوم آخرت کا انکار کرے، تو وہ بھٹک کر گمراہی میں بہت دور جا پڑا۔ [سورۃ نساء: ۱۳۶]



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

عقیدہ ایک ایسی بنیادی چیز ہے، جس میں ذرہ برابر بھی کمی و زیادتی کی گنجائش نہیں، تھوڑا سا تزلزل بھی بڑے خسارے اور نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ عقائد کا اعمال سے بھی بہت گہرا تعلق ہے، بڑے سے بڑا عمل بھی اللہ کے یہاں عقائد کی درستگی کے بغیر قبول نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر کوئی آدمی اللہ کو نہ مانے، اس کے ساتھ کفر و شرک کرے، یا حضور ﷺ کو آخری نبی اور رسول تسلیم نہ کرے اور آپ ﷺ کے بعد کسی بھی طرح سے نبی کے آنے کا عقیدہ رکھے، تو پھر وہ شخص چاہے جتنا اچھا کام کرے، اللہ تعالیٰ کے یہاں بدلے کا مستحق نہیں ہوگا اور اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

اس لیے ہمیں عقائد پر پوری مضبوطی کے ساتھ جیسے رہنے اور ان کو اپنے دل میں بٹھالنے کی ضرورت ہے، تاکہ ہمارا ایمان درست رہے، اللہ کے نزدیک ہمارا عمل قبول ہو اور پھر ہمیں اس کا بہترین بدلہ نصیب ہو۔

ہدایت برائے استاذ

عقائد میں اسلام کے پانچ کلمے، ایمان مجمل اور ایمان مفصل ترجمہ کے ساتھ دیے گئے ہیں اور ایمان مفصل میں ذکر کیے گئے سات بنیادی عقائد (توحید، فرشتے، آسمانی کتابیں، انبیاء، آخرت، نقدیر اور بعث بعد الموت) کو مضمون کی شکل میں دیا گیا ہے۔ پہلے دونوں کلمے اور ایمان مجمل و مفصل ترجمہ کے ساتھ یاد کرائیں، باقی کلموں کے ترجمے اچھی طرح سمجھا کر ذہن میں بٹھا دیں۔ پڑھاتے وقت اس بات کو بھی واضح کیا جائے کہ ان کلموں اور اسباق میں موجود تمام چیزوں پر دل سے یقین رکھنا ضروری ہے۔



سبق ۱

کلمہ طیبہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ

[طبرانی صغیر: ۹۹۲، ابن عربین رحمہ اللہ]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، (حضرت) محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

۱ پہلے سینے میں پڑھائیں

سبق ۲

کلمہ شہادت

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

وَرَسُولُهُ

[مشترک: ۹، ابن عربین رحمہ اللہ]

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت) محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں۔

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

۱ پہلے سینے میں پڑھائیں

سبق ۳

کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

[ابوداؤد: ۸۳۲، ابن عربین رحمہ اللہ]

ترجمہ: اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی معبود



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے، جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں تاریخ دخط معلم دخط والدین

سبق ۴

کلمہ توحید

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

[مسند احمد: ۲۶۵۵۱، عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، اسی کے قبضے میں تمام بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں تاریخ دخط معلم دخط والدین

سبق ۵

کلمہ استغفار

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُهُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُهُ

[مجمع الزوائد: ۱۷۷۰، من ابی بکر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں، اس حال میں کہ میں اس کو جانتا ہوں اور ایسے گناہ سے بھی معافی چاہتا ہوں جس کو میں نہیں جانتا۔

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں تاریخ دخط معلم دخط والدین



ایمان مجمل

سبق ۶

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهِ وَصِفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ اَحْكَامِهِ
ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفاتوں کے ساتھ ہے اور میں نے
اس کے تمام احکام قبول کیے۔

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

ایمان مفصل

سبق ۷

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ
ترجمہ: میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں
پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے
ہوتی ہے اور موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے پر۔

وختہ والدین

دختر علم

تاریخ

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

توحید

سبق ۸

اللہ ایک ہے، وہ اپنی ذات و صفات میں اکیلا ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کوئی
اس کے مانند نہیں، وہ بڑی قدرت والا ہے، ہر چیز اس کی قدرت سے قائم ہے، وہ جس کو نفع



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

اور فائدہ پہنچانے کا ارادہ کرے، تمام انسان اور جنات مل کر بھی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتے اور وہ جس کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے، تمام انسان اور جنات مل کر بھی اس کو نفع نہیں پہنچا سکتے، قرآن میں ہے: اور اگر تمہیں اللہ کوئی تکلیف پہنچا دے تو اس کے سوا کوئی نہیں جو اسے دور کر دے اور اگر وہ تمہیں کوئی بھلائی پہنچانے کا ارادہ کر لے تو کوئی نہیں ہے جو اس کے فضل کا رخ پھیر دے۔ [سورہ یونس: ۱۰۱]

اللہ تعالیٰ کو کسی سامان اور مددگار کی ضرورت نہیں، سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں، وہی حاجتوں کو پوری کرتا ہے، وہی دُعاؤں کو سنتا ہے، وہی گناہوں کو معاف کرتا ہے، صرف وہی ذات بندگی اور عبادت کے لائق ہے اور صرف وہی ذات مدد و طلب کیے جانے کے لائق ہے، وہ بڑی شان والا اور عظمت والا ہے۔ غرض توحید کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس طرح اپنی ذات میں یکتا ہے اسی طرح اپنی تمام صفات میں بھی یکتا اور اکیلا ہے، اس کی ذات و صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے، قرآن میں ہے: کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے مانند نہیں ہے۔ [سورہ شوریٰ: ۱۱۰]

سوالات

- ① دعائیں کون سنتا ہے؟ ② گناہ کون معاف کرتا ہے؟
- ③ عبادت کے لائق کون ہے؟ ④ مدد کس سے طلب کرنی چاہیے؟
- ⑤ توحید کا مطلب بتائیے۔ ⑥ کیا اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات میں کوئی اس کا شریک ہے؟

| | | |
|-------|----------|-------------|
| تاریخ | درجہ علم | درجہ والدین |
|-------|----------|-------------|

سبق ۹

فرشتے

فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق اور اس کے معزز بندے ہیں، وہ گناہوں سے پاک ہیں، دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں، جن کاموں پر اللہ تعالیٰ نے ان کو

لگا دیا ہے، ان ہی میں لگے رہتے ہیں، کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ قرآن میں ہے: فرشتے اللہ کے کسی حکم میں اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انھیں حکم دیا جاتا ہے۔ [سورہ تحریم: ۶]

فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت، وہ کھانے پینے کے محتاج نہیں، ان کی غذا اپنے رب کی عبادت و بندگی کرنا اور اس کے احکام کو بجالانا ہے، وہ عبادت سے اُکتاتے نہیں ہیں، وہ عبادت سے تکبر اور عار نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ نے ان کو شکلیں بدلنے کی طاقت دے رکھی ہے، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں، آسمانوں اور زمینوں کے سارے انتظامات اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد کیے ہیں۔ فرشتے بے شمار ہیں، ان کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قرآن میں ہے: اور تمہارے پروردگار کے لشکروں (فرشتوں) کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ [سورہ مدثر: ۳۱]

ان میں چار فرشتے بہت مشہور و مقرب ہیں: ① حضرت جبرائیل علیہ السلام ② حضرت میکائیل علیہ السلام ③ حضرت اسرافیل علیہ السلام ④ حضرت عزرائیل علیہ السلام۔ [عمدة القاری: ۲۳/۴۵۸]

① حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے احکام، کتابیں اور پیغامات رسولوں کے پاس لاتے تھے۔ [شرح الاربعمین النووی: ۶/۳، البدایہ والنہایہ: ۱/۳۶]

② حضرت میکائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش وغیرہ کے انتظامات پر مقرر ہیں، ان کی ماتحتی میں بے شمار فرشتے کام کرتے ہیں، بعض بادلوں کے انتظام پر مقرر ہیں، بعض ہواؤں، بجلی اور کڑک وغیرہ پر اور بعض دریاؤں، تالابوں اور نہروں وغیرہ پر مقرر ہیں۔ وہ تمام چیزوں کا انتظام اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کرتے ہیں۔ [شعب الایمان: ۱۵۸، عن ابن سابط رضی اللہ عنہ، البدایہ والنہایہ: ۱/۳۶]



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

۳) حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔

[شعب الایمان: ۳۵۳، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

۴) حضرت عزرائیل علیہ السلام مخلوق کی روح قبض کرنے پر مقرر ہیں۔ ان کی ماتحتی میں بے

شمار فرشتے ہیں، مومن بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے الگ ہوتے ہیں اور کافر بندوں کی جان نکالنے والے فرشتے الگ ہوتے ہیں۔

[البدایہ والنہایہ: ۱/۴۷۰] ان چار مشہور فرشتوں کے علاوہ اور فرشتوں کا ذکر بھی قرآن و حدیث میں کیا گیا ہے، جن میں سے چند فرشتوں کے کام ذکر کیے جاتے ہیں:

۱) چار فرشتے جن کو ”کراما کاتبین“ کہتے ہیں، جن میں سے دو دن میں اور دو رات میں

ہر ایک بندے کے ساتھ ہوتے ہیں، ایک دائیں کندھے پر جو اس کی نیکی لکھتا ہے، دوسرا بائیں کندھے پر جو اس کی برائی لکھتا ہے۔

[سورۃ انفطار: ۱۲، ۱۱؛ سورۃ النور: ۸/۴۴۰] کچھ فرشتے آفتوں اور بلاؤں سے انسان کی حفاظت کرنے پر مقرر ہیں، جو آگے پیچھے

سے اس کی حفاظت کرتے ہیں، جن کو ”حَفَظَہ“ کہا جاتا ہے۔

[سورۃ النعام: ۶۱؛ سورۃ زمر: ۱۱] کچھ فرشتے انسان کے مرجانے کے بعد قبر میں اس سے سوال کرنے پر مقرر ہیں، جن کو

”مُسْکَرٌ عَلَیْہِ“ کہتے ہیں۔

[ترمذی: ۱۰۷۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ] اللہ تعالیٰ کے تمام فرشتوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جو ان کا انکار کرے وہ مؤمن نہیں

ہو سکتا ہے۔

سوالات

۱) فرشتے کون ہیں؟ ۴) کیا فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں؟

۳) فرشتوں کی غذا کیا ہے؟ ۵) چار مشہور فرشتوں کے نام اور ان کے کام بتائیے۔

۵) کراما کاتبین کون سے فرشتے ہیں؟ ۶) حَفَظَہ کن فرشتوں کو کہتے ہیں؟

۷) ساتویں صفحہ میں پڑھائیں تاریخ دستخط معلم دستخط والدین

آسمانی کتابیں

سبق ۱۰

اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے بہت سے پیغمبروں پر اتاریں، تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتلائیں، چھوٹی کتابوں کو ”صحیفے“ اور بڑی کتابوں کو ”کتاب“ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتابوں میں سے چار کتابیں مشہور ہیں:

① توریت ② زبور ③ انجیل ④ قرآن مجید۔ [صحیح ابن حبان: ۳۶۱، ابن ابی ذر رحمہ اللہ]

① توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ [مسلم: ۴۵۳۶، ابن ہرمان عازب رحمہ اللہ]

② زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ [سورہ نساء: ۱۶۳]

③ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ [سورہ حدید: ۲۷]

④ قرآن مجید حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا۔ [سورہ کوہ: ۲۳]

ان چار کتابوں کے علاوہ کچھ صحیفے حضرت شعیب علیہ السلام پر، کچھ حضرت ادریس علیہ السلام پر، کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر، کچھ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور کچھ دوسرے پیغمبروں پر نازل ہوئے۔ [صحیح ابن حبان: ۳۶۱، ابن ابی ذر رحمہ اللہ]

تمام آسمانی کتابوں کے بارے میں مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے:

① تمام آسمانی کتابیں انسانوں کی رہنمائی کے لیے نازل ہوئی ہیں، ان سب میں ہدایت کی باتیں ہیں، وعظ و نصیحت سے بھرے مضامین ہیں، امر و نہی اور جنت کے انعامات اور جہنم کی سزاؤں پر مشتمل باتیں ہیں اور اپنے اپنے زمانے میں ان کے احکامات پر عمل



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

کرنے میں بندوں کی نجات ہوتی ہے، قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد پچھلی تمام کتابیں اور شریعتیں منسوخ ہو گئیں، اب قیامت تک صرف قرآن مجید پر ہی عمل کرنے میں بندوں کی نجات ہے۔

[سورہ مائدہ: ۴۴، ۴۹؛ مسلم: ۶۳۷۸، عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ؛ شرح العقائد النسفیہ: ۱۳۲، ۱۳۳م]

② پچھلی آسمانی کتابوں میں سے بہت سی کتابیں تو آج موجود نہیں ہیں اور جو کتابیں موجود ہیں، ان میں سے کوئی کتاب اپنے اصلی الفاظ اور معانی کے ساتھ محفوظ نہیں ہے، ان میں اللہ تعالیٰ کے کلام کے ساتھ انسانوں کا کلام بھی شامل ہو گیا ہے، مگر اہل لوگوں نے ان میں بہت سی باتیں اپنی طرف سے ملا دی ہیں اور بہت ساری باتوں کو بدل دیا ہے، اس لیے ان پچھلی کتابوں کی جو باتیں قرآن کے موافق ہیں، وہ تو سچی ہیں اور جو قرآن کے خلاف ہیں وہ جھوٹی ہیں اور جو باتیں نہ موافق ہیں نہ مخالف ہیں ان کے بارے میں ہم خاموش رہیں گے، نہ ان کو سچا جائیں گے اور نہ انھیں جھٹلائیں گے۔

[سورہ مائدہ: ۳؛ بخاری: ۴۲۸۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

③ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی تمام کتابوں اور صحیفوں کے بارے میں یہ ایمان رکھنا ضروری ہے کہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی تھیں، جو بھی ان کتابوں اور صحیفوں میں سے کسی کا انکار کرے، تو وہ مومن نہیں ہے۔

[سورہ بقرہ: ۲؛ سورہ نساء: ۴۶؛ شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العزیز: ۲۹۷م]

سوالات

- ① چار آسمانی کتابوں کے نام کیا ہیں اور وہ کن پر نازل ہوئیں؟ ② آسمانی کتابیں کیوں نازل ہوئی ہیں؟
- ③ آسمانی کتابوں میں کیا ہے؟ ④ قیامت تک کس کتاب پر عمل کیا جائے گا؟
- ⑤ آسمانی کتابوں اور صحیفوں کے بارے میں کیا ایمان رکھنا چاہیے؟

| | | | | |
|---|-------------------------|-------|------------|--------------|
| ۸ | آٹھویں صفحہ میں پڑھائیں | تاریخ | دستخط معلم | دستخط والدین |
|---|-------------------------|-------|------------|--------------|

رسالت و نبوت کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا۔ اللہ تعالیٰ لوگوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے اپنے خاص بندوں کو دنیا میں بھیجتے ہیں، اس پیغام کے پہنچانے والوں کو ”نبی اور رسول“ کہتے ہیں، نبیوں کا دنیا میں تشریف لانا دنیا والوں کے لیے رحمت اور بہت بڑی نعمت ہے، اگر اللہ تعالیٰ نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری نہ فرماتا، تو انسان نہ تو اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان سکتا، نہ اسے اپنی زندگی کے مقصد کا پتہ چلتا، نہ اسے بھلے برے کی تمیز ہوتی اور نہ ایک دوسرے کے حقوق کو پہچان سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری کر کے دنیا میں رہنے کا صحیح طریقہ بتا دیا۔

[سورۃ آل عمران: ۱۶۳؛ شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العزیز: ۱۳۹]

نبی اور رسول کے بارے میں ضروری عقیدے:

① اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول ہر ملک میں اور ہر قوم کی طرف بھیجے۔ [سورۃ یونس: ۴۷؛ سورۃ فاطر: ۲۴]

② نبی اور رسول سچے ہوتے ہیں، کبھی جھوٹ نہیں بولتے، بری عادتوں، برے کاموں اور چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔ [شرح العقائد الشافعیہ: ۱۳۹م]

③ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے بندوں تک احکام پہنچانے کے لیے مقرر کرتا ہے۔

[سورۃ اعراف: ۶۴؛ سورۃ احزاب: ۳۹]

④ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچانے میں کوتاہی اور کمی زیادتی نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچانے میں ان سے کوئی بھول اور غلطی نہیں ہوتی ہے۔

[سورۃ یونس: ۱۵؛ سورۃ نجم: ۳-۴]

⑤ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچانے پر بندوں سے کوئی معاوضہ اور اجرت نہیں لیتے۔

[سورۃ سبأ: ۳۷؛ سورۃ شعراء: ۱۸]



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

⑥ جو اُن کے پیغام کو مانتا ہے، اسے ثواب اور جنت کی خوش خبری سناتے ہیں اور جو نہیں مانتا، اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب اور دوزخ سے ڈراتے ہیں۔
[سورہ سبا: ۲۸]

⑦ وہ خود بھی اچھے کام کرتے اور برے کاموں سے بچتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کا حکم کرتے ہیں۔
[الارشاد الی صحیح الاعتقاد ۲/ ۱۶۹]

⑧ اللہ تعالیٰ انھیں معجزے عطا کرتا ہے۔
[شرح العقائد النسفیة: ۳۳۳م]

⑨ اللہ انھیں غیب کی بہت سی باتیں بتاتا ہے۔
[سورہ آل عمران: ۹۵، سورہ جن: ۲۶، ۲۷]

⑩ تمام نبی اور رسول انسان تھے اور سب مرد تھے کوئی عورت نبی اور رسول نہیں ہوئی۔
[سورہ یوسف: ۱۰۹]

⑪ نبوت و رسالت اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا عطیہ ہے، اس میں آدمی کی کوشش، ارادے اور عبادت کو دخل نہیں، اسی لیے کوئی ولی چاہے اپنی محنت سے اللہ کے یہاں کتنا ہی مرتبہ حاصل کر لے، کبھی کسی نبی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا۔
[صفوة التفسیر: ۵، ۵۵؛ شرح العقائد النسفیة: ۱۶۴م]

نبیوں میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخر میں ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ تشریف لائے۔ چند مشہور نبیوں کے نام یہ ہیں: حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت داود علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد ﷺ۔
[سورہ انبیاء: ۷۸، ۸۵؛ شرح العقائد النسفیة: ۳۵م]

انبیائے کرام اور رسولوں کی تعداد کے متعلق صحیح عقیدہ یہ ہے کہ ان کی کوئی خاص تعداد مقرر نہ کی جائے، بلکہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے بہت سے نبی اور رسول

آئے ہیں، سب اپنا اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا کر کے چلے گئے، سب پر ایمان لانا فرض ہے، ان میں تفریق کرنا یعنی بعض کو ماننا اور بعض کو نہ ماننا کفر ہے۔ [سورہ بقرہ: ۲۸۵؛ شرح العقائد النسفیہ: ۱۳۸]

سوالات

- ① رسالت و نبوت کے معنی بتائیے۔
- ② اگر اللہ تعالیٰ نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری نہ فرماتا تو کیا ہوتا؟
- ③ نبی اور رسول کے بارے میں ضروری عقیدے بتائیے۔
- ④ کیا کوئی ولی نبی اور رسول کے درجے کو پہنچ سکتا ہے؟
- ⑤ انبیاء اور رسولوں کی تعداد کے متعلق کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

۹] نویں صفحے میں پڑھائیں

سبق ۱۲

آخرت

”یوم آخرت“ کے معنی بعد میں آنے والے دن کے ہیں، دنیا کی زندگی کے بعد آخرت کی زندگی شروع ہوگی، جو کبھی ختم نہ ہوگی؛ اس زندگی کو اسلامی شریعت میں ”آخرت“ کہتے ہیں۔ [تفسیر ابن کثیر: ۱/۵۹]

دنیا امتحان کی جگہ ہے، دنیا میں بندہ جو بھی اچھے یا برے اعمال کرتا ہے، ان کا آخرت میں اسے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ قرآن میں ہے: چنانچہ جس نے ذرہ برابر کوئی اچھائی کی ہوگی، وہ اسے دیکھے گا اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہوگی، وہ اسے دیکھے گا۔ [سورہ زلزال: ۷، ۸] آخرت پر ایمان لانا ایمان کا ایک اہم جزو ہے، آخرت پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا کی زندگی کے بعد ایک اور زندگی ہے، وہاں انسان کو اس دنیا میں کیے ہوئے برے اعمال کی سزا اور اچھے اعمال کی جزا ملے گی؛ مَلِکُ الْمَوْتِ کا روح قبض کرنا اور مرنے کے بعد



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

مردے سے منکر نکیر کا سوال و جواب برحق ہے۔ قیامت کی علامتوں کا ایک ایک کر کے پایا جانا اور اس کے بعد قیامت کا آنا یقینی ہے۔ تمام مُردوں کا دوبارہ زندہ ہو کر میدانِ حشر میں جمع ہونا، حساب و کتاب ہونا، میزان کا قائم ہونا اور اعمال ناموں کا وزن کیا جانا بالکل سچ ہے۔ پل صراط سے گزرنا، اس کا بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہونا، ایمان والوں کا اس پر تیزی سے گزر جانا اور کافروں کا جہنم میں گر جانا حقیقت ہے۔ جنت اور اس میں طرح طرح کی نعمتیں اور دوزخ اور اس میں ہونے والی تکلیفیں برحق ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ: ۱۰/۳۲۹؛ التوحید للناحویۃ والمبتدئین عبدالعزیز بن محمد: ۱/۲۸۱]

آخرت کے بارے میں قرآن وحدیث میں جن جن باتوں کو ذکر کیا گیا ہے ان تمام پر ایمان لانا اور ان کے متعلق بتائی ہوئی باتوں کو سچا جانا ضروری ہے۔

سوالات

① آخرت کسے کہتے ہیں؟ ② آخرت پر ایمان لانے کا مطلب بتائیے۔

③ آخرت کے بارے میں کیا عقیدہ رکھنا چاہیے؟

| | | | |
|-----------------------|-------|------------|--------------|
| نویں صفحہ میں پڑھائیں | تاریخ | دستخط معلم | دستخط والدین |
|-----------------------|-------|------------|--------------|

عقائد

تقدیر

سبق ۱۳

سارے عالم میں جو کچھ ہوا، ہوتا ہے اور آئندہ ہوگا، تمام چیزوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہے، اللہ تعالیٰ کے اسی علم کو ”تقدیر“ کہتے ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العزیز: ۱/۲۷۲]

تقدیر کے بارے میں چند ضروری عقائد:

① دنیا میں جو کچھ بھی ہوا یا ہوتا ہے یا ہوگا، ان سب چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا بنانے سے پہلے ہی لوح محفوظ میں لکھ دیا تھا۔

[مسلم: ۶۹۱۹، عن عبداللہ بن عمرو بن عاص (رضی اللہ عنہما)]

۲) جن چیزوں کا ہونا مقدر ہے انھیں کوئی روک نہیں سکتا۔ [ابوداؤد: ۴۷۰۰، عن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ]

۳) اچھے برے حالات سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہیں۔ [سورۃ نساء: ۷۸]

۴) اگر اچھے حالات پیش آئیں تو فخر و غرور نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اگر برے حالات پیش آئیں تو اسے اپنے برے اعمال کا نتیجہ سمجھ کر توبہ و استغفار کرے اور یہ سوچے کہ اس میں خدا کی کوئی حکمت و مصلحت ہوگی۔

[مسلم: ۶۹۲، عن صہیب رضی اللہ عنہ، شعب الایمان: ۲۰۱/۱]

۵) اگر کسی کو کوئی مصیبت پیش آئے تو یہ ہرگز نہ کہے کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا بلکہ یہ کہے کہ میرے مقدر میں یہی تھا۔

[مسلم: ۶۹۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

۶) تقدیر پر بھروسہ کر کے ہرگز نہ بیٹھنا چاہیے یعنی یہ ہرگز نہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پہلے سے لکھ رکھی ہے، لہذا اب عمل کر کے کچھ فائدہ نہیں بلکہ ضروری تدبیریں اختیار کرنا چاہیے، اس لیے کہ نیک لوگوں کے لیے نیکی کے راستے کھول دیے جاتے ہیں اور ان راستوں پر چلنا ان کے لیے آسان ہوتا ہے اور بد بخت لوگوں کے لیے برائی کے راستے کھول دیے جاتے ہیں اور ان راستوں پر چلنا ان کے لیے آسان ہوتا ہے۔

[بخاری: ۳۹۹۰، عن علی رضی اللہ عنہ]

۷) پہلی امتیں تقدیر کے بارے میں بحث و حجت کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئی ہیں، اس لیے ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ہم تقدیر کے بارے میں بحث و حجت نہ کریں۔

[ترمذی: ۲۱۳۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

سوالات

- ۱) تقدیر کسے کہتے ہیں؟ ۲) کن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا بنانے سے پہلے ہی لوح محفوظ میں لکھ دیا تھا؟
- ۳) اچھے حالات پیش آئیں تو کیا کرنا چاہیے؟ ۴) برے حالات پیش آئیں تو کیا کرنا چاہیے؟
- ۵) تقدیر پر بھروسہ کر کے کیوں نہیں بیٹھنا چاہیے؟ ۶) تقدیر کے بارے میں ہمیں کیا تعلیم دی گئی ہے؟

۱۰۔ دسویں مہینے میں چڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[عقائد]

سبق ۱۴ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا

بعث بعد الموت کے معنی ہیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جانا۔ قیامت کے دن حضرت اسرافیل علیہ السلام جب پہلی مرتبہ صور پھونکیں گے تو تمام جاندار مر جائیں گے اور پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ موت دے دیں گے، ایک مدت کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ کریں گے، پھر وہ دوبارہ صور پھونکیں گے، جس سے تمام لوگ دوبارہ زندہ ہو جائیں گے اسی کو ”بعث بعد الموت“ کہتے ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ: لصالح بن عبد العزیز: ۱/۵۳۴]

سب سے پہلے ہمارے نبی ﷺ قبر مبارک سے اس طرح باہر تشریف لائیں گے کہ آپ ﷺ کے داہنے ہاتھ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہوگا اور بائیں ہاتھ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہوگا۔ [ابن ماجہ: ۴۳۰۸، ابن ابی سعید رضی اللہ عنہما؛ ترمذی: ۳۶۶۹، ابن عمر رضی اللہ عنہما]

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے انبیاء علیہم السلام انھیں گے پھر صدیقین، شہداء، صالحین اور مومنین یہ کہتے ہوئے انھیں گے: ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنْكَ الْحَزْنَ طَارِحًا رَبَّنَا الْغَفُوْرُ شَكُوْرٌ“ [شعب الایمان: ۱۰۰، ابن عمر رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے غم کو دور کر دیا، بے شک ہمارا پروردگار بہت بخشنے والا، بڑا قدر دان ہے۔

اخیر میں کفار اور برے لوگ یہ کہتے ہوئے انھیں گے: ”يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعَثْنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا“ [شعب الایمان: ۳۵۷، ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: ہائے ہماری خرابی! کس نے ہم کو ہماری قبروں سے اٹھا دیا۔

جو شخص جس حال میں مرا ہے اسی حال میں اٹھے گا، شہیدوں کے زخموں سے خون بہہ رہا ہوگا، جس کی رنگت اور خوشبو زعفران کی طرح ہوگی، جو حج میں مرا ہوگا وہ ”لَبَّيْكَ.....“ کہتا ہوا اٹھے گا، ہر شخص برہنہ (نگا) اور غیر محتون (بغیر ختنہ کیے ہوئے) اٹھے گا، سب سے پہلے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سفید حُلہ (لباس) پہنایا جائے گا، ان کے بعد حضرت محمد ﷺ کو کپڑے پہنائے جائیں گے (ان کے بعد اور رسولوں اور نبیوں کو، ان کے بعد دوسرے لوگوں کو کپڑے پہنائے جائیں گے)۔

[مسلم: ۴۱۳، ابن ماجہ رحمہ اللہ: ۳۳۹، بخاری: ۲۳۷، ابن جریر رحمہ اللہ: ۳، ابن سعد رحمہ اللہ: ۱۸۵۱، ابن عباس رحمہ اللہ: ۳۳۹، ابن عباس رحمہ اللہ: ۳۳۹، مسند احمد: ۳۷۸، ابن سیرین رحمہ اللہ: ۱۸۵۱]

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ اٹھایا جانا حق ہے اور اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جسم کی بوسیدہ ہڈیوں اور مٹی میں ملے ہوئے ریزوں کو ہر جگہ سے جمع کرے گا، چاہے وہ آگ میں جلا ہوا یا پانی میں ڈوبا ہوا جانور کے پیٹ میں ہضم ہو گیا ہو، جسم کے تمام اجزا کو جمع کرے گا اور جو روہیں دنیا میں جسموں کے اندر تھیں، ان کو جسموں میں ڈال کر دوبارہ زندہ کرے گا۔

قرآن میں ہے: اور کفار مکہ کہا کرتے تھے کہ جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں بن کر رہ جائیں گے تو کیا ہمیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟ اور کیا ہمارے پہلے گزرے ہوئے باپ دادوں کو بھی؟ کہہ دو کہ یقیناً سب اگلے اور پچھلے لوگ ایک متعین دن کے طے شدہ وقت پر ضرور اکٹھے کیے جائیں گے۔

[سورہ واقفہ: ۴۷-۵۰]

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا حق ہے جو شخص بھی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرے یا اس میں شک کرے، تو وہ مومن نہیں ہے۔

سوالات

- ① بعث بعد الموت کسے کہتے ہیں؟
- ② سب سے پہلے کس کو لباس پہنایا جائے گا؟
- ③ جوج کی حالت میں مرادہ کیا کہتے ہوئے اٹھے گا؟
- ④ ہم مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہے؟

| | | | |
|-----------------------------|-------|------------|--------------|
| ۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں | تاریخ | دستخط معلم | دستخط والدین |
|-----------------------------|-------|------------|--------------|



تعریف

مسائل : دین کی وہ باتیں جن میں عمل کا طریقہ یا اس کا صحیح اور غلط ہونا بتایا جائے ان کو ”مسائل“ کہتے ہیں۔

نماز : ایک خاص انداز میں اللہ کے سامنے اپنی بندگی کا اظہار کرنے کو ”نماز“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ابو ذر! اگر علم کا ایک مضمون سیکھ لو، خواہ اس وقت اس پر عمل ہو یا نہ ہو (جیسے پانی کے ہوتے ہوئے تیمم کے مسائل سیکھنا) تو ہزار رکعت نوافل پڑھنے سے افضل ہے۔ [ابن ماجہ: ۲۱۹]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور وقت پر نماز پڑھے، رکوع بھی اچھی طرح کرے اور خشوع سے پڑھے تو اللہ کے ذمہ ہے کہ وہ اس کی مغفرت کرے اور جو ایسا نہ کرے اُس کی اللہ پر کوئی ذمہ داری نہیں، چاہے مغفرت کرے چاہے عذاب دے۔ [ابوداؤد: ۴۲۵، ابن ماجہ: ۲۱۹]

علم اللہ کی بڑی نعمت ہے۔ اسی کے ذریعے انسان کو زندگی گزارنے کا صحیح راستہ معلوم ہوتا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں صحیح اور غلط کی تمیز ہوتی ہے، اسی علم کے ذریعہ حلال اور حرام کی پہچان ہوتی ہے، اس لیے ہر مسلمان پر اس کا سیکھنا ضروری ہے۔

دین کی سب سے اہم عبادت نماز ہے۔ نماز کا درجہ دین میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا درجہ بدن میں۔ نماز میں اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت کی کامیابی کے وعدے رکھے ہیں۔ نماز پڑھنے پر اللہ اچھی زندگی اور روزی میں برکت عطا فرماتے ہیں، نماز ہمارے نبی ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، نماز جنت کی کنجی ہے، قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا،



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

جس کی نماز صحیح نکلے گی اس کے باقی اعمال بھی صحیح نکلیں گے اور جس کی نماز صحیح نہیں ہوگی اس کے باقی اعمال بھی صحیح نہیں ہوں گے، لہذا نماز صحیح طریقے پر سیکھنا، جاننا، صحیح طریقے پر پڑھنا اور اس کا اہتمام کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔

ہدایت برائے استاذ

○ مسائل کے اسباق طلبہ کو پڑھانے سے پہلے خوب مطالعہ کر کے اچھی طرح سمجھ لیں اور ان مسائل کی مزید تفصیل کے لیے فقہ کی معتبر کتابوں کا بھی مطالعہ کر لیں تو بڑا فائدہ ہوگا اور طلبہ کو مسائل سمجھانے اور مطمئن کرنے میں آسانی ہوگی۔

○ مسائل کا مضمون سال بھر پڑھانا ہے، تمام مسائل طلبہ کو اچھی طرح سمجھا دیں، سبق کے تحت دیے گئے سوالات کے جوابات بھی یاد کرادیں نیز اسباق کے تحت دیے سوالات پر اکتفا نہ کریں، بلکہ مختلف انداز سے سوالات کر کے تمام مسائل طلبہ کے ذہن نشین کرانے کی کوشش کریں۔

○ نماز میں پڑھی جانے والی چیزوں کو یاد کرانے کے ساتھ ساتھ ”نماز کا مسنون طریقہ“ کو سامنے رکھ کر مسنون طریقے کے مطابق ہفتے میں ایک دن مسائل کے مضمون کے ساتھ ساتھ شروع دن ہی سے عملی مشق کرائی جائے۔

○ ”ترکیب نماز“ کے ضمن میں نماز کا جو طریقہ دیا گیا ہے اسے طلبہ کو اس طرح ذہن نشین کرادیں کہ وہ اپنے الفاظ میں یہ بتا سکیں کہ دو رکعت نماز کیسے پڑھی جاتی ہے۔

○ نماز کی دعائیں اور کلمات ترجمے کے ساتھ دیے گئے ہیں، طلبہ کو ترجمہ آسانی سے یاد ہو جائے تو یاد کرادیں ورنہ صرف ترجمہ سمجھا دیں۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



وضو کے فرائض

سبق ۱

وضو میں ۴ فرض ہیں:

① پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک

پورا چہرہ دھونا۔

[شامی: ۱/۲۳۵، ارکان الوضو]

② دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔

[شامی: ۱/۲۳۷، ارکان الوضو]

③ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

[شامی: ۱/۲۳۷، ارکان الوضو]

④ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

[شامی: ۱/۲۳۷، ارکان الوضو]

سوالات

① وضو میں کتنے فرائض ہیں؟ ② وضو کے فرائض سنائیے۔

پہلے مہینے میں پڑھائیں

۱

مسائل

وضو کا مسنون طریقہ

سبق ۲

نماز پڑھنے سے پہلے ”وضو“ کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوگی۔ وضو کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے پاک ہونے کی نیت کرے، پھر ”بسم اللہ“ پڑھ کر وضو شروع کرے، دونوں ہاتھ گتوں تک تین مرتبہ دھوئے، پھر مسواک کرے، مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت صاف کرے، پھر تین مرتبہ کلی کرے، پھر تین مرتبہ دائیں ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے، پھر تین مرتبہ پورا چہرہ دھوئے، ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اور پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک، پھر ڈاڑھی کا



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

خلال کرے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ میں تھوڑا پانی لے اور ٹھوڑی کے نیچے سے انگلیوں کو ڈاڑھی میں داخل کر کے اوپر نکال دے، پھر تین مرتبہ دایاں ہاتھ کہنیوں کے اوپر تک دھوئے، پھر تین مرتبہ بایاں ہاتھ کہنیوں کے اوپر تک دھوئے، پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کرے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی دائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال دے، پھر اسی طرح بائیں ہاتھ کا خلال کرے۔ پھر ہاتھ گیلا کر کے ایک بار پورے سر کا مسح کرے، ساتھ ہی کان اور گردن کا مسح بھی کرے، پھر بائیں ہاتھ سے تین مرتبہ دایاں پیر ٹخنوں کے اوپر تک دھوئے اور پیر کی انگلیوں کا ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کرے، پھر بایاں پیر ٹخنوں کے اوپر تک تین مرتبہ دھوئے اور انگلیوں کا خلال کرے۔ چہرے ہاتھ اور پیر کو خوب مل کر دھوئے، زور سے پانی نہ مارے، اخیر میں وضو کے بعد کی دعا پڑھ لے۔

[شامی: ۲/۱۰۱-۳۴۵، کتاب الطہارۃ، منہج وضو]

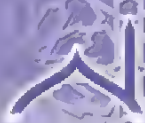
مسئلہ : اگر ڈاڑھی کے بال اتنے گھنے ہوں کہ اندر کی کھال باہر سے دکھائی نہ دے، تو وضو میں کھال تک پانی پہونچانا ضروری نہیں ہے، بلکہ بالوں کو اوپر سے دھولینا کافی ہے۔ ڈاڑھی کے جو بال ٹھوڑی سے نیچے لٹکے ہوئے ہوں ان کا دھونا فرض نہیں ہے، بلکہ ان کا خلال کرنا سنت ہے۔

[شامی: ۲/۱۰۱-۲۵۴، کتاب الطہارۃ، ارکان وضو]

سوالات

- ① وضو کا طریقہ بتائیے۔ ② ناک کس ہاتھ سے صاف کریں گے؟
- ③ ہاتھ کی انگلیوں کا خلال کس طرح کریں گے؟

پہلے مہینے میں پڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



نواقض وضو

سبق ۳

آٹھ چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، انہیں ”نواقض وضو“ کہتے ہیں۔

① پاخانہ پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔

[شامی: ۱/۲۵۵، کتاب الطہارۃ، نواقض الوضو]

② ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا۔

[شامی: ۱/۲۵۵، کتاب الطہارۃ، نواقض الوضو]

③ بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔ [بدائع الصنائع: ۱/۲۴، کتاب الطہارۃ، نواقض الوضو]

④ منہ بھر کے قے کرنا۔

[شامی: ۱/۲۵۶، کتاب الطہارۃ، نواقض الوضو]

⑤ لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔

[شامی: ۱/۳۸۶، کتاب الطہارۃ، نواقض الوضو]

⑥ بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا۔

[شامی: ۱/۳۹۶، کتاب الطہارۃ، نواقض الوضو]

⑦ پاگل ہو جانا۔

[شامی: ۱/۳۹۶، کتاب الطہارۃ، نواقض الوضو]

⑧ نماز جنازہ کے علاوہ کسی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنے۔

[شامی: ۱/۳۹۶، کتاب الطہارۃ، نواقض الوضو]

سوالات

① کتنی چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے؟ ② کیا نماز کے باہر قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

| | | | |
|-----------------------|-------|------------|--------------|
| پہلے مینے میں پڑھائیں | تاریخ | دستخط معلم | دستخط والدین |
|-----------------------|-------|------------|--------------|

غسل کے فرائض

سبق ۴

غسل میں تین فرض ہیں:

① منہ بھر کر کلی کرنا۔

[شامی: ۱/۴۲۳، مطلب فی احوال الغسل]

② ناک میں پانی ڈالنا۔

[شامی: ۱/۴۲۳، مطلب فی احوال الغسل]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

③ پورے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ ایک بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی نہ رہے۔

[شامی: ۱/۴۲۷، مطلب فی ایضائہ]

سوالات

① غسل میں کتنے فرائض ہیں؟ ② کیا غسل میں کوئی جگہ سوکھی رہ جائے تو غسل ہو جائے گا؟

② دوسرے مہینے میں پڑھائیں

غسل کا مسنون طریقہ

سبق ۵

سب سے پہلے پاک ہونے کی نیت کرے، پھر دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے، پھر شرعاً گاہ کو دھوئے، پھر بدن پر کہیں ناپاکی وغیرہ لگی ہو تو اس کو دھوئے، پھر مکمل وضو کرے، پھر سر پر پانی ڈالے، پھر دائیں کندھے پر پانی ڈالے، پھر بائیں کندھے پر پانی ڈالے، پھر باقی بدن پر پانی ڈالے، اسی طرح تین مرتبہ پورے بدن پر پانی ڈالے، ساتھ ساتھ بدن کو مٹلے، صابن وغیرہ لگالے۔ اس کا خاص خیال رکھے کہ اگر نہاتے وقت ستر کھلا ہوا ہو تو قبلے کی طرف رخ نہ ہو۔

[شامی: ۱/۴۴۳، باب الطہارۃ، منہل]

سوالات

① غسل کا مسنون طریقہ بتائیے۔ ② نہاتے وقت کس طرف منہ کرنا منع ہے؟

② دوسرے مہینے میں پڑھائیں

موجبات غسل

سبق ۶

جن چیزوں سے غسل فرض ہو جاتا ہے، انہیں ”موجبات غسل“ کہتے ہیں۔

[شامی: ۱/۴۵۳، باب الطہارۃ]

① احتلام کا ہو جانا۔ (نیند میں منی کا نکلنا)۔



(۲) بیداری میں شہوت کے ساتھ منی کا نکلنا۔ [شامی: ۴/۲۵۳، سنن ابی داؤد]

(۳) ہمبستری کرنا، چاہے منی نہ نکلے۔ [شامی: ۴/۲۵۸، سنن ابی داؤد]

(۴) حیض کے خون کا بند ہو جانا۔ [شامی: ۴/۲۵۹، سنن ابی داؤد]

(۵) نفاس کے خون کا بند ہو جانا۔ [شامی: ۴/۲۶۰، سنن ابی داؤد]

نوٹ: پیشاب کے راستے سے پیشاب کے علاوہ تین چیزیں اور نکلتی ہیں:

① وُدی: وہ چکنا پانی جو پیشاب کے بعد کبھی کبھی نکلتا ہے۔

② مَذی: وہ پتلا اور چکنا پانی جو شہوانی خیالات یا میاں بیوی کے بوس و کنار کے وقت نکلتا ہے، اس کے نکلنے سے جوش اور خواہش ختم نہیں ہوتی۔

③ منی: وہ گاڑھا اور چکنا پانی جو ہمبستری یا شہوت کے غلبہ پر نکلتا ہے، اس کے نکلنے کے بعد شہوت اور جوش ختم ہو جاتا ہے۔

منی کے نکلنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ مذی اور وُدی اسی طرح عورت کو سفید پانی آنے سے وضو ٹوٹتا ہے، غسل واجب نہیں ہوتا۔ [شامی: ۴/۲۷۱، سنن ابی داؤد]

مسئلہ: جس شخص پر غسل واجب ہو اس کے لیے قرآن کریم کی تلاوت کرنا اور مسجد میں داخل ہونا حرام ہے۔ البتہ ذکر و تسبیح اور مسنون دعائیں پڑھنا درست ہے۔ [شامی: ۴/۲۹۳، ۴/۲۹۷، سنن ابی داؤد]

سوالات

① غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے؟ ② کیا مذی کے نکلنے سے غسل واجب ہوتا ہے؟

۲۔ دوسرے مہینے میں پڑھائیں تاریخ دستخط معلم دستخط والدین

سبق ۷ نماز کی ترکیب

نماز پڑھنے کے لیے با وضو قبلہ کی طرف رُخ کر کے کھڑا ہو جائے اور جو نماز پڑھنا ہو اس کی نیت دل میں کر لے، جیسے فجر کی نماز یا ظہر کی نماز پڑھ رہا ہوں۔ یہ نیت زبان سے بھی کہنا بہتر ہے۔ نیت کرنے کے بعد دونوں ہاتھ دونوں کانوں کی لَو تِک اٹھا کر تکبیر تحریر



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہے اور دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے۔

پھر ثنا پڑھے : **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ** ، پھر تعوذ : **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ** پڑھے ، پھر تسمیہ : **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** پڑھے ، پھر سورہ فاتحہ پڑھے :

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد آہستہ سے ”آمین“ کہے۔

پھر ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ پڑھے۔

پھر قرآن کریم کی کوئی سورہ پڑھے مثلاً :

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝

پھر ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتے ہوئے رکوع میں جائے ، پھر رکوع کی تسبیح ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ کم سے کم تین مرتبہ پڑھے ، پھر ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہتے ہوئے اطمینان سے سیدھا کھڑا ہو جائے ، پھر ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کہے ، اگر امام کے پیچھے ہو تو امام کے ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہنے کے بعد ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کہے ، پھر ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتے ہوئے سجدے میں جائے اور سجدے کی تسبیح ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ کم از کم تین مرتبہ پڑھے ، پھر ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتے ہوئے اطمینان سے بیٹھ جائے ، پھر ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائے اور سجدے کی تسبیح ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ کم از کم تین مرتبہ پڑھے ، پھر ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتے ہوئے دوسری رکعت کے



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



لیے سیدھا کھڑا ہو جائے۔ پھر اسی طرح ”بِسْمِ اللّٰهِ.....“ پڑھے اور سورہ فاتحہ اور پھر ”بِسْمِ اللّٰهِ.....“ پڑھ کر کوئی سورہ پڑھے مثلاً :

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

اور اسی طرح دوسری رکعت پوری کر کے قعدے میں بیٹھ جائے۔

پھر تشهد پڑھے ”التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ...“ آخر تک۔ جب ”اَشْهَدُ“ پر پہنچے تو بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا لے ”لَا اِلٰهَ“ کہتے ہوئے شہادت کی انگلی اٹھائے اور ”اِلَّا اللّٰهُ“ پر انگلی جھکا دے مگر حلقے کی حالت کو نماز کے اخیر تک برقرار رکھے، پھر درود شریف پڑھے ”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ...“ آخر تک، پھر دعائے ماثورہ پڑھے ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ...“ آخر تک، پھر ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ“ کہتے ہوئے پہلے دائیں جانب سلام پھیرے پھر بائیں جانب، اس طرح دو رکعت نماز پوری ہوئی۔ اگر تین یا چار رکعت والی نماز پڑھ رہا ہو تو ”التَّحِيَّاتُ“ کے بعد فوراً تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور (فرض نماز کے علاوہ) بتائے ہوئے طریقے کے مطابق بقیہ رکعتیں پوری کر کے قعدہ اخیرہ میں بیٹھ جائے (فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھے اور کوئی سورہ نہ پڑھے) اور التحیات، درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھنے کے بعد سلام پھیر کر نماز مکمل کرے۔

سوالات

- ① نماز کی نیت کس طرح کریں گے؟
- ② سورہ فاتحہ کے بعد آمین کس طرح کہیں گے؟
- ③ کیا فرض کی تیسری رکعت میں سورہ پڑھیں گے؟

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

سبق ۸

کلمات نماز

تکبیر تحریمہ (نماز شروع کرتے وقت کہے): **اَللّٰهُ اَكْبَرُ**

[ترمذی: ۲۳۸، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔

رکوع کی تسبیح: **سُبْحَانَ رَبِّيَّ الْعَظِيمِ**

[ترمذی: ۲۶۱، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: میں اپنے عظیم رب کی پاکی بیان کرتا ہوں۔

تسمیع (رکوع سے اٹھتے ہوئے کہے): **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ**

[بخاری: ۷۲۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے سن لی اس شخص کی جس نے اس کی تعریف کی۔

تحمید (رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہو جائے تو کہے): **رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ**

[بخاری: ۷۲۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں۔

سجدے کی تسبیح: **سُبْحَانَ رَبِّيَّ الْأَعْلَى**

[ترمذی: ۲۶۱، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: میں اپنے بلند رب کی پاکی بیان کرتا ہوں۔

تسلیم (سلام پھیرتے وقت کہے): **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ**

[ترمذی: ۳۹۵، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



ثنا

سبق ۹

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى
جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

[ترمذی: ۲۴۲۰، ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ]

ترجمہ : اے اللہ! ہم تیری پاکی کا اقرار کرتے ہیں اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی برتر ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

[۴] چوتھے مہینے میں پڑھائیں

تشہد (التحیات)

سبق ۱۰

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى
عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ

[بخاری: ۱۴۰۲، ابن مسعود رحمہ اللہ]

أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

ترجمہ : تمام قوی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

[۴] چوتھے مہینے میں پڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

سبق ۱۱

درود شریف

سبق ۱۱

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ

وَعَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [بخاری: ۳۳۷۰، ابن کثیر: ۱/۲۸۱، درود علیہ السلام]

ترجمہ : اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جیسے کہ تو نے رحمت نازل
فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔

اے اللہ! برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جیسے کہ برکت نازل فرمائی تو نے
ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں تاریخ دستخط معلم دستخط والدین

دعائے ماثورہ

سبق ۱۲

اَللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَاَرْحَمِنِيْ اِنَّكَ

اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ [بخاری: ۸۳۳، ابن کثیر: ۱/۲۸۱]



۵ | یا انچوس مہلتے میں پڑھا نہیں

نماز کے بعد کی دعا

اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ،

ترجمہ: اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے، اے بزرگی اور اکرام والے! تو بڑا بابرکت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

ترجمہ: اے اللہ! میری اس بات پر مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں اور تیرا شکر کروں اور تیری اچھی عبادت کروں۔

فجر اور عصر کی فرض نمازوں کے بعد فوراً اور ظہر، مغرب اور عشاء میں سنن و نوافل کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللہ، ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور ۳۳ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھے۔

۵ یا نجوےں مہینے میں بڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

سبق ۱۲

نماز کا مسنون طریقہ

قیام اور دونوں ہاتھوں کو اٹھانے کا طریقہ

① تکبیر تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا اور سر کو نہ جھکانا۔ [سورۃ بقرہ: ۲۳۸؛ شامی: ۳/۴۷۹، سنن الصلاۃ]

② تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا۔ (تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھوں سے کانوں کا چھونا ضروری نہیں ہے۔)

[مسلم: ۸۹۱، من مالک بن النعمان رحمہ اللہ عن شامی: ۳/۴، باب صلۃ الصلاۃ فیصل]

③ ہتھیلیوں کو قبلے کی طرف رکھنا۔ [طبرانی کبیر: ۱۱، ۷، من ابن عمر رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۳/۴، سنن الصلاۃ]

④ انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا یعنی نہ زیادہ کھلی رکھنا اور نہ زیادہ بند رکھنا۔

[صحیح ابن خزیمہ: ۴۵۹، من ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۳/۴۷۹، سنن الصلاۃ]

⑤ دونوں پیروں کے درمیان (کم سے کم چار انگل کا) فاصلہ رکھنا اور پیروں کی انگلیاں قبلے کی طرف رکھنا۔ [نسائی: ۸۹۳، من عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۳/۳۸۲، بحث القیام]

⑥ حالت قیام میں نگاہ کو مسجدے کی جگہ رکھنا۔

[سنن کبریٰ بیہقی: ۳۶۸۲، من انس رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۳/۴۸۹، آداب الصلاۃ]

ہاتھ باندھنے کا طریقہ

① داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھنا۔

[بخاری: ۳۰۰، من عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما؛ شامی: ۳/۴۷۹، سنن الصلاۃ]

② چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹے کو پکڑنا۔

[مؤطا امام محمد مع شرح: ۲/۶۲؛ شامی: ۳/۱۹، باب صلۃ الصلاۃ فیصل]

③ بیچ کی تین انگلیوں کو کلائی پر رکھنا۔ [مؤطا امام محمد مع شرح: ۲/۶۲؛ شامی: ۳/۱۹، باب صلۃ الصلاۃ فیصل]

④ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔ [ابوداؤد: ۵۸، من ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ شامی: ۳/۱۸، سنن الصلاۃ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



قرأت کا طریقہ

- ① ثنا پڑھنا۔
- ② ”أَعُوذُ بِاللّٰهِ.....“ پڑھنا۔ [فتاویٰ ہندیہ: ۲/۱۷۷، سنن الصلاۃ]
- ③ ”بِسْمِ اللّٰهِ.....“ پڑھنا۔ [فتاویٰ ہندیہ: ۲/۱۷۷، سنن الصلاۃ]
- ④ آہستہ سے ”آمین“ کہنا۔ [فتاویٰ ہندیہ: ۲/۱۷۷، سنن الصلاۃ]
- ⑤ فجر اور ظہر میں ”طوال مفصل“ یعنی سورۃ حجرات سے سورۃ بروج تک۔ عصر اور عشاء میں ”اوساط مفصل“ یعنی سورۃ بروج سے سورۃ لم یکن تک اور مغرب میں ”قصار مفصل“ یعنی سورۃ زلزال سے سورۃ ناس تک کی سورتوں میں سے پڑھنا۔ [فتاویٰ ہندیہ: ۷/۷۷، مفصل الاربع فی القراءۃ]
- ⑥ فجر کی پہلی رکعت کو طویل کرنا۔ [فتاویٰ ہندیہ: ۸/۱۷۷، مفصل الاربع فی القراءۃ]
- ⑦ فرض نمازوں میں اطمینان سے قرأت کرنا اور تراویح میں درمیانی رفتار سے پڑھنا۔ [شامی: ۱۸۰۳۰، مفصل فی القراءۃ]
- ⑧ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا۔ [شامی: ۹/۱۸۰، مفصل فی القراءۃ]

رکوع کا طریقہ

- ① رکوع کی تکمیل کہتے ہوئے رکوع میں جانا۔ [بخاری: ۷۸۹، سنن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، شامی: ۳/۴۰، باب صفۃ الصلاۃ، مفصل]
- ② رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا۔ [ابوداؤد: ۳۴۰، سنن ابی حیدر رضی اللہ عنہ، شامی: ۳/۴۰، باب صفۃ الصلاۃ، مفصل]
- ③ گھٹنوں کو پکڑنے میں انگلیوں کو کھلا رکھنا۔ [ابوداؤد: ۳۴۱، سنن ابی حیدر رضی اللہ عنہ، شامی: ۳/۴۰، باب صفۃ الصلاۃ، مفصل]
- ④ پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔ [طبرانی کبیر: ۱۲۷۸۱، سنن ابن عباس رضی اللہ عنہ، شامی: ۳/۴۰، باب صفۃ الصلاۃ، مفصل]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

⑤ پیڑھ کو بالکل سیدھا رکھنا۔ [بخاری: ۸۲۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، شامی: ۳۰/۳، باب صلاۃ الصلاۃ فیصل]

⑥ سر اور کمر کو برابر رکھنا اور نگاہیں قدموں پر رکھنا۔

[ابوداؤد: ۳۱۰۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، شامی: ۳۰/۳، باب صلاۃ الصلاۃ فیصل]

⑦ رکوع میں کم از کم تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ“ کہنا۔

[ابوداؤد: ۸۸۶، عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، شامی: ۳۰/۳، باب صلاۃ الصلاۃ فیصل]

⑧ رکوع سے اٹھتے ہوئے امام کا ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“، مقتدی کا ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ اور اکیلے نماز پڑھنے والے کا دونوں کہنا۔

[بخاری: ۷۲۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، شامی: ۳۹/۳، باب صلاۃ الصلاۃ فیصل]

⑨ رکوع سے اٹھ کر اطمینان سے بالکل سیدھا کھڑا ہونا۔

[بخاری: ۸۲۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، شامی: ۳۹/۳، باب صلاۃ الصلاۃ فیصل]

نوٹ: رکوع سے اٹھنے کے بعد سیدھا کھڑا ہونے کو ”قومہ“ کہتے ہیں، یہ قومہ واجب ہے، اس لیے اس پر خاص توجہ دینا چاہیے۔ [بخاری: ۹۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، شامی: ۳۳۵/۳، واجبات الصلاۃ]

سجدے میں جانے کا طریقہ

① تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جانا۔ [بخاری: ۷۸۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، شامی: ۵۴/۳، باب صلاۃ الصلاۃ فیصل]

② سجدے میں جاتے وقت سر اور سینے کو نہ جھکانا بلکہ سیدھا رکھنا۔

[نسائی: ۱۰۸۳، عن حکم بن محمد رضی اللہ عنہ، شامی: ۵۴/۳، باب صلاۃ الصلاۃ فیصل]

③ پہلے دونوں گھٹنوں کو زمین پر رکھنا پھر دونوں ہاتھوں کو، پھر ناک کو پھر پیشانی کو۔

[ابوداؤد: ۸۳۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، شامی: ۳۵/۳، باب صلاۃ الصلاۃ فیصل]

سجدے کا طریقہ

① دونوں ہاتھوں کے درمیان سجدہ کرنا۔

[مسلم: ۹۲۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، شامی: ۵۵/۳، باب صلاۃ الصلاۃ فیصل]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



② سجدے میں ناک اور پیشانی دونوں کا زمین پر رکھنا۔

[مسلم: ۱۱۲۷، ابن ماجہ رحمہ اللہ، شامی: ۵۳/۳، باب جلد الصلاۃ فیصل]

③ سجدے میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا۔

[مسلم: ۱۱۳۵، ابن ماجہ رحمہ اللہ، شامی: ۶۲/۳، باب جلد الصلاۃ فیصل]

④ پہلوؤں کو بازوؤں سے الگ رکھنا۔ [بخاری: ۳۹۰، ابن ماجہ رحمہ اللہ، شامی: ۶۲/۳، باب جلد الصلاۃ فیصل]

⑤ کہنیوں کو زمین سے الگ رکھنا۔ [مسلم: ۱۱۳۲، ابن ماجہ رحمہ اللہ، شامی: ۱۳۲/۱، باب جلد الصلاۃ فیصل]

⑥ سجدے میں کم از کم تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ پڑھنا۔

[ابوداؤد: ۸۸۲۰، ابن ماجہ رحمہ اللہ، شامی: ۶۳/۳، باب جلد الصلاۃ فیصل]

⑦ سجدے کی حالت میں پیروں کی انگلیوں کو زمین پر رکھتے ہوئے قبلے کی طرف

[بخاری: ۸۲۸، ابن ماجہ رحمہ اللہ، شامی: ۶۳/۳، باب جلد الصلاۃ فیصل]

موڑنا۔

⑧ سجدے کی حالت میں ہاتھ کی انگلیوں کو مٹی ہوئی رکھنا۔

[صحیح ابن حبان: ۱۹۲۰، ابن ماجہ رحمہ اللہ، شامی: ۶۳/۳، باب جلد الصلاۃ فیصل]

⑨ سجدے کی حالت میں نگاہیں ناک پر رکھنا۔ [شامی: ۳۸۹/۳، باب جلد الصلاۃ فیصل]

⑩ سجدے سے اٹھنے کی تکبیر کہنا۔ [بخاری: ۷۸۹، ابن ماجہ رحمہ اللہ، شامی: ۷۷/۳، باب جلد الصلاۃ فیصل]

نوٹ: دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنے کو ”جلسہ“ کہتے ہیں۔ یہ جلسہ واجب

ہے، اس لیے اس پر خاص توجہ دینا چاہیے۔ [بخاری: ۷۹۳، ابن ماجہ رحمہ اللہ، شامی: ۳۳۵/۳، باب جلد الصلاۃ فیصل]

سجدے سے اٹھنے کا طریقہ

① سجدے سے اٹھنے کے وقت بھی سر اور سینے کو نہ جھکانا بلکہ سیدھا ہی رکھنا۔

[شامی: ۷۷/۳، باب جلد الصلاۃ فیصل]

② سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی پھر ناک پھر دونوں ہاتھ پھر گھٹنوں کو اٹھانا۔

[ابوداؤد: ۸۲۸، ابن ماجہ رحمہ اللہ، شامی: ۵۵/۳، باب جلد الصلاۃ فیصل]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

قعدے کا طریقہ

① دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا اور پیر کی انگلیوں کو قبلے کی طرف رکھنا۔
[ابوداؤد: ۸۳۷، من و اہل بن جریر رحمہ اللہ: شامی: ۸۲/۳، باب صفۃ الصلاۃ فیصل]

② دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا اور نگاہ گود پر رکھنا۔
[ابوداؤد: ۲۶۷، من و اہل بن جریر رحمہ اللہ: شامی: ۸۲/۳، باب صفۃ الصلاۃ فیصل: ۳۸۹/۳، آداب الصلاۃ]

③ قعدے میں التحیات پڑھنا۔
[بخاری: ۱۲۰۲، من و اہل بن جریر رحمہ اللہ: شامی: ۵۰/۳، آداب الصلاۃ]

④ تشہد میں بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر ”لَا اِلٰهَ“ پر شہادت کی انگلی کو اٹھانا اور ”اِلَّا اللّٰهُ“ پر جھکا دینا۔ [ابوداؤد: ۷۲۰، من و اہل بن جریر رحمہ اللہ: اعلام السنن: ۸۸۳/۳، شامی: ۸۵/۳، باب صفۃ الصلاۃ فیصل]

⑤ قعدہ اخیرہ میں درود شریف پڑھنا۔ [بخاری: ۳۳۷۰، من و اہل بن جریر رحمہ اللہ: شامی: ۹۱/۳، باب صفۃ الصلاۃ فیصل]

⑥ درود شریف کے بعد دعائے ماثورہ پڑھنا۔ [بخاری: ۸۳۳، من و اہل بن جریر رحمہ اللہ: شامی: ۱۲۰/۳، باب صفۃ الصلاۃ فیصل]

سلام پھیرنے کا طریقہ

① دونوں طرف سلام پھیرنا۔ [مسلم: ۱۳۳۳، من و اہل بن جریر رحمہ اللہ: شامی: ۱۲۸/۳، باب صفۃ الصلاۃ فیصل]

② پہلے دائیں طرف سلام پھیرنا پھر بائیں طرف۔
[مسلم: ۱۳۳۳، من و اہل بن جریر رحمہ اللہ: شامی: ۱۲۸/۳، باب صفۃ الصلاۃ فیصل]

③ سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑنا کہ پیچھے کے لوگوں کو رخسار (گال) نظر آجائے۔ [مسلم: ۱۳۳۳، من و اہل بن جریر رحمہ اللہ: شامی: ۱۲۸/۳، باب صفۃ الصلاۃ فیصل]

④ امام کو مقتدیوں، فرشتوں اور نیک جنات کی نیت کرنا۔
[عون المعبود: ۲۱۲/۳، شامی: ۱۳۴/۳، باب صفۃ الصلاۃ فیصل]

⑤ مقتدی کو امام، فرشتوں، نیک جنات اور دائیں بائیں طرف کے مقتدیوں کی نیت کرنا۔ [ابن ماجہ: ۹۲۳، من و اہل بن جریر رحمہ اللہ: عون المعبود: ۲۱۲/۳، شامی: ۱۳۵/۳، باب صفۃ الصلاۃ فیصل]

⑥ منفرد کو صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔ [شامی: ۱۳۵/۳، باب صفۃ الصلاۃ فیصل]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



④ مقتدی کو امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا۔ [بخاری: ۸۳۸، ابن ماجہ: ۱۲۸/۳، ابوداؤد: ۱۲۸/۳]

⑤ دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست کرنا۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۰۵۲، ابن ماجہ: ۱۳۲/۳، ابوداؤد: ۱۳۲/۳]

عورتوں کی نماز کا فرق

① تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں لیکن ہاتھوں کو دوپٹے سے باہر نہ نکالیں۔

[طہرانی کبیر: ۱۷۹، ابن ماجہ: ۱۲۸/۳، بخاری: ۸۳۸، ابن ماجہ: ۱۲۸/۳، ابوداؤد: ۱۲۸/۳]

② عورتیں سینے پر ہاتھ باندھیں اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھ دیں۔

③ رکوع میں عورتیں تھوڑا سا جھکیں یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے، پیچھے بالکل سیدھی نہ کریں، دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ دیں گھٹنوں کو نہ پکڑیں اور جتنا ہو سکے سکر کر رکوع کریں۔ [مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۰۵۲، ابن ماجہ: ۱۲۸/۳، ابوداؤد: ۱۲۸/۳]

④ سجدے میں عورتیں پاؤں کھڑا نہ کریں بلکہ داہنی طرف نکال دیں (خوب سمٹ کر اور دب کر سجدہ کریں، پیٹ دونوں رانوں سے اور بازو دونوں پہلوؤں سے مل جائیں) اور دونوں کلائیوں کو زمین پر رکھ دیں۔ [مصنف عبدالرزاق: ۵۰۷۳، ابن ماجہ: ۱۲۸/۳]

سنن کبریٰ بیہقی: ۳۳۲۳، ابن ماجہ: ۱۲۸/۳، بخاری: ۸۳۸، ابن ماجہ: ۱۲۸/۳، ابوداؤد: ۱۲۸/۳]

⑤ قعدے میں جب بیٹھیں تو دونوں پاؤں کو داہنی طرف نکال دیں اور دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھ دیں اور انگلیاں ملا کر رکھیں۔

[سنن کبریٰ بیہقی: ۳۳۲۳، ابن ماجہ: ۱۲۸/۳، بخاری: ۸۳۸، ابن ماجہ: ۱۲۸/۳، ابوداؤد: ۱۲۸/۳]

سوالات

- ① نماز میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ بتائیے۔ ② سجدے میں جانے کا طریقہ بتائیے۔
- ③ سلام پھیرنے کا طریقہ بتائیے۔ ④ عورتوں کی نماز میں کیا کیا فرق ہے؟

| | | | |
|---------------------------|-------|------------|--------------|
| پانچویں مہینے میں پڑھائیں | تاریخ | دستخط معلم | دستخط والدین |
|---------------------------|-------|------------|--------------|



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

سبق ۱۵

پانچ نمازیں

① فجر ② ظہر ③ عصر ④ مغرب ⑤ عشا

فرض نمازوں سے پہلے اور بعد کی سنن و نوافل

| نماز | فجر | ظہر | عصر | مغرب | عشا | جمعہ |
|---------------|-----|-----|-----|------|-----|------|
| کل رکعات | ۴ | ۱۲ | ۸ | ۷ | ۱۷ | ۱۲ |
| سنت مؤکدہ | ۲ | ۴ | ۴ | ۴ | ۴ | ۴ |
| سنت غیر مؤکدہ | ۴ | ۴ | ۴ | ۴ | ۴ | ۴ |
| رکعات فرض | ۲ | ۴ | ۴ | ۳ | ۴ | ۲ |
| سنت مؤکدہ | ۴ | ۲ | ۴ | ۲ | ۲ | ۴ |
| سنت غیر مؤکدہ | ۴ | ۴ | ۴ | ۴ | ۴ | ۴ |
| نفل | ۴ | ۲ | ۴ | ۲ | ۲ | ۲ |
| واجب | ۴ | ۴ | ۴ | ۴ | ۳ | ۴ |
| نفل | ۴ | ۴ | ۴ | ۴ | ۲ | ۴ |

[۱] یوذاؤ: ۱۷۵، عن علی رضی اللہ عنہ: یدائع الصلوات: ۱/۹۱، کتاب الصلوۃ، فصل فی عدد رکعات یدائع الصلوات: ۱/۲۶۹، صلاۃ النجۃ و بیان مقدار رکعات یدائع الصلوات: ۱/۲۸۳-۲۸۵، کتاب الصلوۃ، فصل الصلوۃ المسنونۃ [

تنبیہ: سنت مؤکدہ ضرور پڑھیں، اس میں ہرگز کوتاہی نہ کریں۔

چھٹے صفحے میں پڑھائیں

۶



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



نماز کے شرائط

سبق ۱۶

نماز کے باہر سات فرائض ہیں، جنہیں ”شرائط“ کہتے ہیں۔

- ① بدن کا پاک ہونا۔ [شامی: ۳/۲۳۲، باب شروط الصلاۃ]
- ② کپڑوں کا پاک ہونا۔ [شامی: ۳/۲۳۲، باب شروط الصلاۃ]
- ③ جگہ کا پاک ہونا۔ [شامی: ۳/۲۳۲، باب شروط الصلاۃ]
- ④ ستر کا چھپانا۔ [شامی: ۳/۲۳۹، باب شروط الصلاۃ]
- ⑤ نماز کا وقت ہونا۔ [بدائع الصنائع: ۱/۱۴۱، فصل فی شرائط ارکان الصلاۃ]
- ⑥ قبلہ کی طرف رخ کرنا۔ [شامی: ۳/۳۳۰، باب شروط الصلاۃ]
- ⑦ نیت کرنا۔ [شامی: ۳/۳۸۵، باب شروط الصلاۃ]

سوالات

- ① نماز کے شرائط کسے کہتے ہیں؟
- ② نماز کے شرائط سنائیے۔

چھ مہینے میں پڑھائیں

۶

نکاح

نماز کے ارکان

سبق ۱۷

نماز کے اندر چھ فرائض ہیں جنہیں ”ارکان“ کہتے ہیں۔

- ① تکبیر تحریمہ (اَللّٰهُ اَكْبَرُ) کہنا۔ [شامی: ۳/۳۷۶، کتاب الصلاۃ، باب مدۃ الصلاۃ]
- ② قیام کرنا یعنی سیدھا کھڑا ہونا۔ [شامی: ۳/۳۸۱، کتاب الصلاۃ، باب مدۃ الصلاۃ]
- ③ قرأت کرنا (قرآن مجید پڑھنا)۔ [شامی: ۳/۳۸۹، کتاب الصلاۃ، باب مدۃ الصلاۃ]
- ④ رکوع کرنا۔ [شامی: ۳/۳۹۲، کتاب الصلاۃ، باب مدۃ الصلاۃ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

⑤ دونوں سجدے کرنا۔ [شامی: ۳/۳۹۳، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ (۵) باب صلوٰۃ (۵)]

⑥ قعدہ اخیرہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنا۔ [شامی: ۳/۳۹۶، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ (۵) باب صلوٰۃ (۵)]

سوالات

① نماز کے ارکان کسے کہتے ہیں؟ ② نماز کے ارکان سنائیے۔

② چھپنے میں پڑھائیں

سبق ۱۸ نماز کے واجبات

وہ چیزیں جو بھولے سے چھوٹ جائیں تو سجدہ سہو کرنا پڑتا ہے۔

① فرض نماز کی صرف پہلی دو رکعتوں میں اور تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔ [شامی: ۳/۴۲۶، باب صلوٰۃ (۵) واجبات الصلوٰۃ]

② فرض نماز کی صرف پہلی دو رکعت میں اور تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا۔ [شامی: ۳/۴۲۶، باب صلوٰۃ (۵) واجبات الصلوٰۃ]

③ سورہ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا۔ [شامی: ۳/۴۳۳، باب صلوٰۃ (۵) واجبات الصلوٰۃ]

④ قرأت کے بعد رکوع اور رکوع کے بعد سجدے میں ترتیب قائم رکھنا۔

[شامی: ۳/۴۳۴، باب صلوٰۃ (۵) واجبات الصلوٰۃ]

⑤ قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔ [شامی: ۳/۴۳۵، باب صلوٰۃ (۵) واجبات الصلوٰۃ]

⑥ جلسہ کرنا یعنی دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔

[شامی: ۳/۴۳۵، باب صلوٰۃ (۵) واجبات الصلوٰۃ]

⑦ تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔

[شامی: ۳/۴۳۴، باب صلوٰۃ (۵) واجبات الصلوٰۃ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



۸) قعدہ اولیٰ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔ [شامی: ۳/۳۲۳، باب صلۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

۹) دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا۔ [شامی: ۳/۳۵۰، باب صلۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

۱۰) امام کو فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان المبارک کی وتروں میں زور سے قرأت کرنا۔ [شامی: ۳/۳۶۰، باب صلۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

۱۱) ظہر اور عصر کی نمازوں میں آہستہ قرأت کرنا۔ [شامی: ۳/۳۶۰، باب صلۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

۱۲) لفظ سلام سے نماز ختم کرنا۔ [شامی: ۳/۳۵۶، باب صلۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

۱۳) وتر کی نماز میں قنوت کے لیے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔ [شامی: ۳/۳۵۷، باب صلۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

۱۴) دونوں عیدوں میں ۶۷ رزائے تکبیریں (اللہ اکبر) کہنا۔ [شامی: ۳/۳۵۷، باب صلۃ الصلاۃ، واجبات الصلاۃ]

سوالات

- ۱) تعدیل ارکان کا حکم بتائیے۔ ۲) تشہد کا حکم بتائیے۔
- ۳) قعدہ اولیٰ کا حکم بتائیے۔ ۴) نماز کے چند واجبات بتائیے۔
- ۶) چھ مہینے میں پڑھائیں

سجدہ سہو کے مسائل

سبق ۱۹

”سہو“ کے معنی بھول جانے کے ہیں اگر نماز میں سے کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو اس کی تلافی کے لیے سجدہ سہو واجب کیا گیا ہے۔ چونکہ شیطان آدمی کو کوئی اچھا کام کرتے دیکھنا نہیں چاہتا، اس لیے وہ اس کو غفلت میں مبتلا کرتا رہتا ہے اور خاص طور سے نماز کی حالت میں بندے کی توجہ اللہ کی طرف سے ہٹانے کی زیادہ کوشش کرتا ہے اسی لیے



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

حدیث میں ہے کہ جب تم میں سے کسی سے نماز میں بھول ہو جائے تو آخر میں دو سجدے کر لے۔
[مسلم: ۱۳۱۳، مہذبہ ابن سعید: ۱/۱۰۷]

سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے؟

① نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب بھول سے چھوٹ جائے، جیسے قعدہ اولی چھوٹ جائے۔
[شامی: ۵/۳۵۳، باب سہو]

② کسی واجب میں بھول سے تاخیر ہو جائے، جیسے سورہ فاتحہ کو سورہ کے بعد پڑھ لے۔
[المحرم الرأی: ۲/۱۰۷، باب سہو]

③ کسی واجب کی صفت بھولے سے بدل دے، جیسے برزی نماز میں زور سے قرأت کرے یا جہری نماز میں آہستہ قرأت کرے۔
[شامی: ۵/۳۵۳، باب سہو]

④ کسی فرض میں بھول سے تاخیر ہو جائے، جیسے قعدہ اولی میں تشہد کے بعد ”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ“ تک درود پڑھنے سے تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر ہو جائے۔
[شامی: ۵/۳۵۳، باب سہو]

نوٹ: فرض اور واجب میں تاخیر سے اتنی تاخیر مراد ہے کہ جس میں تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيْ الْأَعْلٰی“ کہا جاسکے۔
[شامی: ۳/۲۶۳، باب ثروء الاسلام]

⑤ کسی فرض کو بھول سے دوبارہ ادا کر دے، جیسے دو رکوع کر دے، یا تین سجدہ کر لے۔
[شامی: ۳/۳۶۱، باب ثروء الاسلام]

مسئلہ: کوئی فرض بھولے سے بھی چھوٹے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی، سجدہ سہو سے نماز صحیح نہیں ہوگی۔
[شامی: ۳/۳۷۵، باب لمسئله الاسلام]

مسئلہ: کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑ دے، تو نماز لوٹنا ضروری ہے، سجدہ سہو کافی نہیں ہوگا۔
[شامی: ۵/۳۵۳، باب سہو]

مسئلہ: کوئی سنت یا مستحب چھوٹ جائے تو نماز کے ثواب میں کمی آتی ہے، سجدہ سہو واجب نہیں۔
[شامی: ۳/۳۷۱، باب سنن الاسلام]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



مسئلہ: فرض، واجب، سنت اور نفل نمازوں میں سے کسی بھی نماز میں سجدہ سہو کو واجب کرنے والی کوئی چیز پائی جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔
[بدائع الصنائع: ۱/۱۶۴]

مسئلہ: اگر کسی شخص کو نماز کی رکعتوں کی تعداد میں شک ہو جائے اور پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو اس کی تین شکلیں ہیں:

① شک کبھی کبھار پیش آتا ہو، شک کی عادت نہ ہو تو نماز توڑ دے یا بیٹھ کر سلام پھیر دے اور دوبارہ نماز ادا کرے۔
[شامی: ۵/۳۹۳، باب سجدہ سہو]

② بار بار شک کی نوبت آتی ہو تو غالب گمان پر عمل کر لے، یعنی جتنی رکعت پڑھنے کا زیادہ گمان ہو اتنی رکعت شمار کر کے نماز پوری کر لے، اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔
[شامی: ۵/۳۹۳، باب سجدہ سہو]

③ بار بار شک کی نوبت آتی ہو اور کسی عدد کا بھی غالب گمان نہ ہو، تو کم عدد لے کر نماز پوری کر لے اور آگے کی ہر رکعت میں قعدہ کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کر لے۔
[شامی: ۵/۳۹۳، باب سجدہ سہو]

مسئلہ: نماز کے بعد رکعتوں کی تعداد میں شک ہو جائے تو اس کا اعتبار نہیں ہے۔ البتہ اگر اس کا یقین ہو جائے تو دوبارہ نماز ادا کرنا ضروری ہے۔
[شامی: ۵/۳۹۴، باب سجدہ سہو]

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران کسی فکر یا خیال میں ایسا کھو گیا کہ اس کی وجہ سے کسی فرض یا واجب کی ادائیگی میں ایک رکن کے بقدر تاخیر ہوگئی تو اس پر سجدہ سہو واجب ہو جائے گا مثلاً کوئی شخص جب دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہوا تو کچھ دیر تک کوئی بات سوچتا رہا، پھر سورہ فاتحہ پڑھی تو سورہ فاتحہ میں تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوگا۔
[شامی: ۵/۳۹۶، باب سجدہ سہو]

سجدہ سہو کا طریقہ

قعدہ اخیرہ میں تشهد پڑھنے کے بعد صرف دائیں طرف سلام پھیرے اور ”اللہ اکبر“ کہتے



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

ہوئے سجدے میں چلا جائے اور نماز کے سجدے کی طرح دو سجدے کرے اور اس میں کم از کم تین مرتبہ ”سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى“ پڑھے، جب دوسرے سجدے سے سر اٹھائے تو بیٹھ کر تشہد، درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔ [شامی: ۳۳۶/۵، باب سجدہ]

مسئلہ: اگر کسی شخص نے التحیات کے بعد سلام پھیرے بغیر سجدہ سہو کر لیا، تو بھی نماز ہو جائے گی۔ [شامی: ۳۳۶/۵، باب سجدہ]

مسئلہ: اگر بھول کر دونوں طرف سلام پھیر لیا، پھر سجدہ سہو یا د آیا، تو سجدہ سہو کر لے، نماز درست ہو جائے گی۔ [شامی: ۳۸۸/۵، باب سجدہ]

مسئلہ: اگر نماز میں ایک سے زیادہ سہو ہو جائے تب بھی ایک مرتبہ سجدہ سہو کرنا کافی ہوگا۔ [شامی: ۳۵۴/۵، باب سجدہ]

سوالات

- ① سہو کے معنی کیا ہیں؟ ② سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے؟
- ③ سجدہ سہو کا طریقہ بتائیے۔ ④ نماز میں ایک سے زیادہ سہو ہو جائے تو کتنی مرتبہ سجدہ سہو کریں گے؟

| | | | | |
|---|------------------------|-------|-----------|--------------|
| ۶ | چھپے مبینے میں پڑھائیں | تاریخ | دعوتِ علم | دعوتِ والدین |
|---|------------------------|-------|-----------|--------------|

نماز کے مفسدات

سبق ۲۰

ایسی چیزیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

- ① نماز کی حالت میں بات کرنا، جان کر ہو یا بھول کر، تھوڑی ہو یا زیادہ۔

[شامی: ۴۱۶/۴، باب اصل، ۵، باب بلاغہ الصلوٰۃ و ما یکرہ فیہا]

- ② نماز سے باہر والے کسی شخص کی دُعا پڑھنا، آمین، کہنا۔ [شامی: ۴۳۶/۴، باب اصل، ۵، باب بلاغہ الصلوٰۃ و ما یکرہ فیہا]

- ③ کسی در دیا تکلیف کی وجہ سے کراہنا یا آہ، اُودہ یا اُف کرنا۔

[شامی: ۴۳۲/۴، باب اصل، ۵، باب بلاغہ الصلوٰۃ و ما یکرہ فیہا]

- ④ قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔

[شامی: ۴۵۱/۴، باب اصل، ۵، باب بلاغہ الصلوٰۃ و ما یکرہ فیہا]

- ⑤ قرآن مجید پڑھنے میں ایسی غلطی کرنا کہ جس سے معنی خراب ہو جائے۔

[شامی: ۴۷۹/۴، باب اصل، ۵، باب بلاغہ الصلوٰۃ و ما یکرہ فیہا]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



② نماز کی حالت میں کوئی ایسا کام کرنا جس کی وجہ سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے۔
[شامی: ۳/۳۵۳، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

④ نماز پڑھتے ہوئے کوئی چیز کھا لینا۔
[شامی: ۳/۳۴۹، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑧ قبلہ کی طرف سے بغیر کسی عذر کے سیدہ پھیر لینا۔
[شامی: ۳/۳۶۴، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑨ ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔
[شامی: ۳/۳۵۸، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑩ نماز میں کوئی فرض چھوڑ دینا۔
[شامی: ۳/۳۷۵، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا]

⑪ امام کی جگہ سے آگے بڑھ جانا۔
[شامی: ۴/۴۶۰، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ]

سوالات

① نماز میں قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا کیسا ہے؟ ② نماز کے ۶ مفصلات سنائیے۔

③ نماز میں فرض چھوٹ جائے تو کیا حکم ہے؟

④ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

اوقات نماز

سبق ۲۱

نماز کو ادا کرنے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ جو وقت اس کے لیے مقرر کیا گیا ہے اسی وقت میں پڑھی جائے۔ وقت سے پہلے پڑھنے سے تو بالکل درست نہ ہوگی اور وقت کے بعد پڑھنے سے ادا نہیں بلکہ قضا ہوگی۔

دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔

① فجر کی نماز کا وقت : صبح صادق سے سورج نکلنے تک۔
[شامی: ۳/۹۹، کتاب الصلاۃ]

② ظہر کی نماز کا وقت : زوال کے بعد سے ہر چیز کا سایہ اس کے دو گنا ہونے تک۔

[شامی: ۳/۱۰۴، کتاب الصلاۃ]

③ عصر کی نماز کا وقت : ظہر کے وقت کے ختم ہونے سے سورج کے ڈوبنے تک۔

[شامی: ۳/۱۰۹، کتاب الصلاۃ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

④ مغرب کی نماز کا وقت : سورج کے ڈوبنے کے بعد سے مغرب کی طرف آسمان پر رہنے والی سفیدی کے غائب ہونے سے پہلے تک۔

[شامی: ۱۱۳/۳، سنن ابی داؤد]

⑤ عشاء کی نماز کا وقت : آسمان کی سفیدی کے غائب ہونے کے بعد سے صبح صادق تک۔

[شامی: ۱۱۳/۳، سنن ابی داؤد]

نماز کے مکروہ اوقات

وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں

مندرجہ ذیل اوقات میں کسی بھی طرح کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ چاہے فرض نماز یا نفل، ادا ہو یا قضا۔ اسی طرح سجدہ تلاوت کرنا بھی منع ہے۔

① سورج کے طلوع ہونے کے وقت سے سورج کے بلند ہونے تک تقریباً ۲۰ منٹ۔

[شامی: ۱۲۴/۳، مطلب بشرط العلم بدخول الوقت]

② سورج بالکل سر پر آ جانے سے سورج کے ڈھلنے تک تقریباً ۵ منٹ۔

[شامی: ۱۲۴/۳، مطلب بشرط العلم بدخول الوقت]

③ سورج میں پیلا پن آنے سے لے کر اس کے ڈوبنے تک تقریباً ۲۰ منٹ۔

[شامی: ۱۲۴/۳، مطلب بشرط العلم بدخول الوقت]

مسئلہ: عصر کی نماز کو سورج پیلا پڑ جانے تک مؤخر کرنا منع ہے، لیکن کسی وجہ سے تاخیر ہو جائے تو صرف اس دن کی نماز عصر پڑھ سکتے ہیں۔

[شامی: ۱۲۴/۳، مطلب بشرط العلم بدخول الوقت]

ان کے علاوہ دو اوقات ایسے ہیں جن میں نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

① صبح صادق سے سورج نکلنے تک۔

[شامی: ۱۵۳/۳، مطلب بشرط العلم بدخول الوقت]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



② عصر کی نماز کے بعد سے سورج کے پیلا پڑنے سے پہلے تک۔

[شامی: ۱۵۳/۳، مطلب: عصر و اطمینان الوقت]

سوالات

① فجر کی نماز کا وقت بتائیے۔ ② عشا کی نماز کا وقت بتائیے۔

③ کن اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے؟ ④ کن دو اوقات میں صرف نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

⑧ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

اذان

سبق ۲۲

نماز سے پہلے ایک آدمی بلند آواز سے مخصوص الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتا ہے اور نماز کی دعوت دیتا ہے، اس کو ”اذان“ کہتے ہیں۔ اور اذان دینے والے کو ”مؤذن“ کہتے ہیں۔ پانچ فرض نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

فجر کی اذان میں **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** کے بعد دو مرتبہ **الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ** کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

نوٹ: تمام کلمات کے اخیر میں جزم پڑھیں گے، حتیٰ کہ پہلے اکبر کی راء پر بھی جزم پڑھیں گے۔

اذان کا جواب

اذان کے جواب میں اذان کے وہی کلمات دہرانا چاہیے، البتہ **حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ**، **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ**، کے جواب میں **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ** اور **الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ** کے جواب میں **صَدَقْتَ وَبَرَزْتَ** کہنا چاہیے۔

سوالات

① اذان سنائیے۔ ② اذان کا جواب کس طرح دیں گے؟

☞ ساتویں صفحہ میں پڑھائیں

اقامت

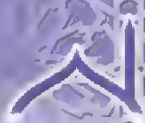
سبق ۲۳

جماعت کھڑی ہوتے وقت جلدی جلدی جو کلمات کہے جاتے ہیں، اس کو ”اقامت“ کہتے ہیں۔

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ

اقامت کا جواب

اذان کے جواب کی طرح ہی اقامت کا جواب دینا چاہیے، البتہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا کہنا چاہیے۔

نوٹ : اقامت میں دو کلمات کو ایک سانس میں کہیں گے اور حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ میں گول تا کو ہا پڑھیں گے خواہ اس پر وقف نہ کریں۔

سوالات

① اقامت سنائیے۔ ② اقامت کا جواب کس طرح دیں گے؟

③ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

نماز باجماعت

سبق ۲۲

چند لوگ ایک ساتھ مل کر اس طرح نماز پڑھتے ہیں کہ ان میں ایک نماز پڑھاتا ہے اور باقی لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، اسے ”نماز باجماعت“ کہتے ہیں اور نماز پڑھانے والے کو ”امام“ کہتے ہیں اور پیچھے نماز پڑھنے والے کو ”مقتدی“ کہتے ہیں۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں ۲۷ گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

[بخاری: ۶۳۵، ابن ماجہ: ۱۰۷۱، ترمذی: ۲۷۱۱]

بغیر عذر کے جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنا اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے نزدیک نہایت ہی ناپسندیدہ عمل ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا عذر نماز کے لیے مسجد نہ جائے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

[ابن ماجہ: ۹۳۷، ابن عباس رضی اللہ عنہما]

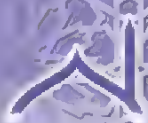
باجماعت نماز کا طریقہ

نماز کی امامت بلاشبہ ایک عظیم الشان منصب اور ذمہ داری ہے، بلکہ رسول اللہ ﷺ کی ایک طرح نیابت ہے، اس لیے ضروری ہے کہ امام ایسے شخص کو بنایا جائے جو موجودہ نماز یوں میں دوسروں کی بہ نسبت اس عظیم منصب کے لیے زیادہ اہل اور موزوں ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں یہ پسند ہے کہ تمہاری نماز مقبولیت کے درجے کو پہنچے تو تم میں جو بہتر اور نیک ہو وہ تمہاری امامت کرے، کہ وہ تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان قاصد ہے۔

[مسند رک: ۴۹۸۱، ابن جریر: ۱۲۱، ترمذی: ۲۷۱۱]

اس عظیم منصب کے لیے سب سے زیادہ اہل وہ شخص ہے جو قرآن صحیح پڑھتا ہو، مسائل کا جاننے والا ہو، نیز پرہیزگار اور نیک ہو۔ اس کے پیچھے دائیں بائیں جانب لوگ صف بنا کر کھڑے ہو جائیں، پہلے پہلی صف مکمل کریں، اس کے بعد دوسری، اس کے بعد تیسری، اسی طرح باقی صفیں۔ ایک صف کے پورا ہونے سے پہلے دوسری صف نہ بنائیں۔ صف کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑیں بلکہ اس طرح کھڑے رہیں کہ لوگوں کے کندھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں اور ان کی ایڑیاں ایک دوسرے کے بالکل برابر ہوں، ذرا بھی آگے پیچھے نہ ہوں، امام نماز شروع کرنے سے پہلے صفوں کی درستگی کو دیکھ لے۔

[مشائی: ۳/۲۳۰-۲۶۶، باب الامامة]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



پیچھے نماز پڑھنے والے لوگوں میں سے ایک شخص اقامت کہے، اُس کے بعد امام جو نماز پڑھا رہا ہے اس نماز کی نیت کرنے کے ساتھ امامت کی بھی نیت کرے کہ میں اس جماعت کو نماز پڑھا رہا ہوں۔ اسی طرح پیچھے نماز پڑھنے والے بھی اپنی نماز کی نیت کے ساتھ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی نیت کریں کہ میں امام کے پیچھے نماز پڑھا رہا ہوں۔ اب امام تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ مقتدی بھی امام کی تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد تکبیر کہہ کر نماز میں شامل ہو جائیں۔ اُس کے بعد امام اور مقتدی ٹاپڑھیں لیکن مقتدی ٹاپڑھ کر خاموش ہو جائیں اور امام قرأت کرے، فجر، مغرب اور عشا میں بلند آواز سے اور ظہر، عصر میں آہستہ قرأت کرے۔

قرأت پوری ہونے کے بعد ”اللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہتے ہوئے رکوع میں جائے، اس کی اتباع کرتے ہوئے مقتدی بھی ”اللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہتے ہوئے رکوع میں جائیں۔ امام اور مقتدی دونوں رکوع کی تسبیح ”سُبْحَانَ رَبِّيَّ الْعَظِيمِ“ کم از کم تین مرتبہ پڑھیں۔ رکوع سے اٹھتے ہوئے امام ”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہے اور مقتدی ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ کہیں۔ مقتدی اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ارکان ادا کرنے میں امام سے آگے نہ بڑھیں بلکہ ساتھ ساتھ یا اُس کے پیچھے رہیں۔ رکوع کے بعد بقیہ نماز اسی طرح پوری کریں جیسے نماز کے طریقے میں بتائی گئی ہے۔ مقتدی صرف قیام میں خاموش کھڑے رہیں گے اس کے علاوہ تکبیرات، رکوع اور سجدے کی تسبیحات، تشہد، درود شریف اور دُعائے ماثورہ پڑھیں گے۔

[شامی: ۳/۳۹۵-۱۹۹/۲، جامعۃ اسلامیہ]

مقتدی امام کے پیچھے کیا پڑھیں گے اور کیا نہیں پڑھیں گے

| امام | تکبیر تحریمہ | ثنا | توبہ، تسمیہ سورۃ فاتحہ | آمین | سورۃ | رکوع تکبیر | رکوع کی تسبیح | تسمیع | حمید | تکبیر | جلے کی تکبیر | تقدیم کی تکبیر | تشہد شریف | درود ماثورہ | سلام |
|-------|--------------|-----|------------------------|------|------|------------|---------------|-------|------|-------|--------------|----------------|-----------|-------------|------|
| امام | ✓ | ✓ | ✓ | ✓ | ✓ | ✓ | ✓ | ✓ | ✓ | ✓ | ✓ | ✓ | ✓ | ✓ | ✓ |
| مقتدی | ✓ | ✓ | ✗ | ✓ | ✗ | ✓ | ✓ | ✗ | ✓ | ✓ | ✓ | ✓ | ✓ | ✓ | ✓ |



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

سوالات

- ① نماز باجماعت کی فضیلت بتائیے۔ ② کیسے شخص کو امام بنانا چاہیے۔
- ③ کیا امام کے پیچھے مقتدی قرأت کریں گے؟ ④ باجماعت نماز کا طریقہ بتائیے۔

| | | | |
|--------------------------|-------|-----------|-------------|
| ساتویں مہینے میں پڑھائیں | تاریخ | درخط معلم | درخط والدین |
|--------------------------|-------|-----------|-------------|

وتر کی نماز

سبق ۲۵

وتر کی نماز واجب ہے، اگر چھوٹ جائے تو اس کی قضا کرنا ضروری ہے، وتر کی نماز عشا کی فرض نماز کے بعد سے صبح صادق تک ادا کی جاسکتی ہے۔

وتر کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشا کی سنتوں سے فارغ ہونے کے بعد تین رکعت وتر کی نیت باندھ لے، دوسری رکعت کے قعدے میں ”التحیات“ پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور سورہ فاتحہ اور سورہ پڑھنے کے بعد ”اللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور باندھ لے اور دعائے قنوت پڑھے، پھر رکوع کر کے بقیہ نماز مکمل کر لے۔

[شامی: ۱۱۳/۳، اوقات الصلاۃ: ۱۱۲/۵-۱۲۳، باب وتر]

اور جب نماز سے فارغ ہو تو تین مرتبہ یہ تسبیح پڑھے: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ۔

[نسائی: ۱۷۲۹، ابن ابی بن کعب رضی اللہ عنہما]

مسئلہ: رمضان شریف میں وتر کی نماز باجماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے، اس نماز میں امام کے ساتھ مقتدی بھی دعائے قنوت پڑھے۔

[شامی: ۲۶۲/۵، باب وتر]

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

سبق ۲۶

جمعہ کی نماز

اسلام میں جمعہ کے دن کو بڑی فضیلت و اہمیت حاصل ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: ”سورج جن دنوں پر طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے بہتر اور افضل دن جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی دن انھیں جنت میں بھیجا گیا، اسی دن وہ جنت سے باہر تشریف لائے اور قیامت بھی اسی دن قائم ہوگی۔“ [مسلم: ۴۰۱۳، سنن ابی ہریرہؓ رحمہ اللہ]

لہذا جمعہ کے دن کی قدر کریں اور مسجد جلد پہنچ کر تلاوت اور نماز میں مشغول ہو جائیں۔ جمعہ کی نماز فرض ہے۔ یہ ظہر کے وقت میں ہی پڑھی جاتی ہے، اس میں دو رکعتیں ہیں۔ جمعہ کی نماز سے پہلے امام منبر پر بیٹھ جائے اور ان کے سامنے مؤذن اذان کہے، اذان کے بعد امام نمازیوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر دو خطبے دے، پہلا خطبہ دینے کے بعد تھوڑی دیر خاموش بیٹھ جائے، پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دے، جب دوسرا خطبہ مکمل ہو جائے تو امام منبر سے اتر کر نماز پڑھانے کی جگہ کھڑا ہو جائے اور مؤذن اقامت کہے، پھر امام صفیں درست کرانے کے بعد جمعہ کی دو فرض رکعتیں اسی طرح پڑھائے جس طرح ”جماعت کی نماز کے طریقے“ میں بتایا گیا ہے، جمعہ کی دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور سورہ بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے۔ [شامی: ۶/۳۸، باب جمعہ]

نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ”سورہ اعلیٰ“ اور دوسری رکعت میں ”سورہ غاشیہ“ پڑھنا سنت ہے۔ [شامی: ۳/۱۸۸، باب سورۃ الفاتحہ و سورۃ غاشیہ]

مسئلہ: خطبہ خاموش سے سننا واجب ہے، خطبہ کے وقت کسی سے بات کرنا یا کوئی اور کام کرنا منع ہے، حتیٰ کہ نماز پڑھنا بھی منع ہے۔ [شامی: ۶/۱۱۵، باب جمعہ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



سوالات

- ① جمعہ کے دن کی فضیلت سنائیے۔ ② جمعہ کی نماز کا طریقہ بتائیے۔
③ خطبہ کے وقت بات چیت کرنا کیسا ہے؟

| | | | |
|--------------------------|-------|-----------|----------------|
| آٹھویں مہینے میں بڑھائیں | تاریخ | درجہ معلم | درجہ خط والدین |
|--------------------------|-------|-----------|----------------|

عیدین کی نماز

سبق ۲۷

اسلام نے سال میں خوشی منانے کے لیے دو دن مقرر کیے ہیں: ایک عید الفطر ہے، جو رمضان المبارک کے ختم ہونے کے بعد شوال کی پہلی تاریخ کو منائی جاتی ہے۔ دوسری عید الاضحیٰ (بقر عید) ہے، جو ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو منائی جاتی ہے۔ ان دونوں عیدوں میں بطور شکرانہ کے مردوں پر دو رکعت نماز ادا کرنا واجب ہے۔ اس میں جماعت کا ہونا شرط ہے، بغیر جماعت کے عیدین کی نماز ادا نہ ہوگی لیکن اس میں نہ اذان کہی جاتی ہے اور نہ اقامت۔

[شامی: ۶/۱۳۷، باب العیدین]

عیدین کی نماز کا وقت

دونوں عیدوں کی نماز کا وقت طلوع آفتاب کے ۲۰ منٹ بعد شروع ہوتا ہے اور زوال آفتاب سے پہلے ختم ہوتا ہے۔

[شامی: ۶/۱۵۶، باب العیدین]

عیدین کی نماز کا طریقہ

عیدین کی نماز عام نمازوں کی طرح پڑھی جاتی ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں چھ تکبیریں زیادہ ہیں، تین تکبیریں پہلی رکعت میں ثنا کے بعد کہی جاتی ہیں اور تین تکبیریں دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے کہی جاتی ہیں۔



عیدین کی نماز کی ترتیب

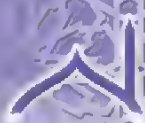
سب سے پہلے دل میں اس طرح نیت کرے کہ میں عید الفطر (یا عید الاضحیٰ) کی دو رکعت نماز امام کے پیچھے اللہ کے لیے ادا کر رہا ہوں۔ اگر امام ہو تو نماز پڑھانے کی نیت کرے۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتے ہوئے ہاتھ باندھ لے۔ پھر ٹاپڑھے، جب ٹاپڑھ چکے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتے ہوئے نیچے چھوڑ دے، پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتے ہوئے نیچے چھوڑ دے، پھر تیسری مرتبہ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتے ہوئے باندھ لے، پھر امام تعوذ، تسبیہ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھے اور مقتدی خاموشی سے سنیں، پھر رکوع سجدہ کرے، یہ ایک رکعت ہوئی۔

جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوں، تو امام تسبیہ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھے، مقتدی خاموشی سے سنیں۔ سورۃ پڑھنے کے بعد ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور نیچے چھوڑ دے، اسی طرح دوسری اور تیسری مرتبہ ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور چھوڑ دے، پھر چوتھی مرتبہ بغیر ہاتھ اٹھائے ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے، بقیہ نماز عام نمازوں کی طرح مکمل کرے، اور دعا مانگے۔

پھر امام دو خطبے دے اور خطبے میں تکبیر تشریق زیادہ پڑھے، پہلے خطبے کے شروع میں نو مرتبہ اور دوسرے خطبے کے شروع میں سات مرتبہ مسلسل تکبیر پڑھنا مستحب ہے، مقتدی اطمینان سے خطبہ سنیں، خطبہ سننا واجب ہے۔

[شامی: ۲/۱۵۸، ۱۶۸، باب العیدین]

تکبیر تشریق: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ
یہ تکبیر نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



مرد و عورت سب پر ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے، مرد بلند آواز سے پڑھیں گے اور عورتیں آہستہ پڑھیں گی۔

[شامی: ۵/۱۸۲، باب العیدین]

سوالات

- ① عید الفطر اور عید الاضحیٰ کب منائی جاتی ہے؟ ② عیدین کی نماز کا وقت بتائیے۔
- ③ عیدین کی نماز کا طریقہ بتائیے۔ ④ تکبیر تشریق کب پڑھنا واجب ہے؟

۹] نویں مہینے میں پڑھائیں

مسافر کی نماز

سبق ۲۸

مسافر: جب کوئی شخص ۴۸ میل (تقریباً ۸۷ کلومیٹر) سفر کرنے کا ارادہ کر کے آبادی سے باہر نکلے تو وہ شریعت کی نظر میں مسافر ہو جائے گا۔ چاہے یہ سفر گھنٹوں میں طے ہو جائے یا منٹوں میں۔

[شامی: ۵/۴۸۵، باب مسافر کی نماز، مسائل: ۵۱۳]

مسافر کے لیے نماز میں قصر کا حکم

مسافر ظہر، عصر اور عشا کی فرض نمازوں میں قصر کرے یعنی فرض کی چار رکعتوں کی جگہ دو رکعتیں پڑھے۔ فجر، مغرب اور وتر کی نمازیں اپنی حالت پر پڑھی جائیں گی۔ سنتیں پڑھنے کا موقع ملے تو پوری پڑھے۔ اگر موقع نہ ہو، تو سنتوں کو چھوڑنے کا اختیار ہے، البتہ فجر کی سنت کا اہتمام کرے۔

[شامی: ۵/۴۸۵، ۶/۱۸، باب مسافر]

مسئلہ: مسافر ظہر، عصر اور عشا کی نماز چار رکعت جان بوجھ کر پڑھے تو گنہگار ہوگا۔ اگر بھول کر چار رکعت پڑھ لیا اور دوسری رکعت میں بیٹھ کر تشہد پڑھ لیا ہے تو دو رکعتیں فرض ہو گئیں اور دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی، البتہ آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔

[شامی: ۶/۸، باب مسافر]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

مسئلہ: مسافر جب تک کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کرے گا اس وقت تک قصر کرتا رہے گا اور جب کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لے تو اس وقت پوری نماز پڑھے گا۔

[شامی: ۱/۶، اب حلاۃ السفر]

مسئلہ: جب مسافر اپنی بستی کی حد سے باہر نکل جائے تو وہاں سے قصر شروع کرے گا۔

[شامی: ۵/۲۸۹، اب حلاۃ السفر]

مسئلہ: اگر سفر میں کسی کی نماز قضا ہو جائے تو گھر پہنچ کر ظہر، عصر اور عشا کی دو ہی رکعتیں قضا پڑھے گا۔

[شامی: ۶/۲۰، اب حلاۃ السفر]

مسئلہ: اگر مسافر کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس امام کے ساتھ چار رکعت پوری پڑھے گا۔

[شامی: ۶/۱۵، اب حلاۃ السفر]

مسئلہ: مسافر بیمار نہ ہو تو اس کے لیے ٹرین وغیرہ میں فرض نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں ہے۔

[شامی: ۵/۳۲۱، اب حلاۃ السفر]

سوالات

- ① آدمی مسافر کب بنتا ہے؟
- ② کن کن نمازوں میں قصر کریں گے؟
- ③ مسافر اگر پوری نماز پڑھے تو کیا حکم ہے؟
- ④ مسافر قصر کب سے شروع کرے؟

۹] نویں مینے میں پڑھائیں

بیمار کی نماز

سبق ۲۹

نماز دین کا ستون ہے، ہر حال میں نماز پڑھنا ضروری ہے۔ بیماری کی حالت میں بھی نماز معاف نہیں ہوتی، البتہ اس میں کچھ سہولت ضرور ہو جاتی ہے۔ اور وہ سہولت یہ ہے کہ بیمار آدمی اگر کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہے تو بیٹھ کر پڑھ لے اور اگر بیٹھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا ہے تو لیٹ کر پڑھ لے۔



کن صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟

- ① بیمار میں کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو۔
- ② کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو۔
- ③ بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔
- ④ سر میں چکرا کر گر جانے کا ڈر ہو۔
- ⑤ کھڑے ہونے کی طاقت تو ہو لیکن رکوع، سجدہ نہ کر سکتا ہو۔

ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ پھر اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں رکوع سجدہ کر سکتا ہے تو رکوع سجدہ کرے اور اگر نہیں کر سکتا تو رکوع سجدہ اشارے سے کرے، البتہ سجدہ کے اشارے میں سر کو زیادہ جھکائے۔

[شامی: ۳۰۲/۵، اب ملالہ الریاض]

کن صورتوں میں لیٹ کر نماز پڑھنا جائز ہے؟

اگر مریض میں بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو لیٹے لیٹے ہی نماز پڑھ لے، لیٹ کر نماز پڑھنے کی دو صورتیں ہیں:

- ① چپ لیٹے اور پاؤں قبلہ کی طرف کر لے لیکن پھیلا نا نہیں چاہیے، گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے تکیہ لگا دے تاکہ چہرہ قبلہ کی طرف ہو جائے اور رکوع سجدے کے لیے سر جھکا کر اشارے سے نماز پڑھے، یہ صورت افضل ہے۔

- ② کروٹ پر لیٹ کر چہرہ قبلہ کی طرف کر لے اور دائیں کروٹ پر لیٹنا افضل ہے۔

[شامی: ۳۰۲/۵، اب ملالہ الریاض]

جب لیٹ کر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز مؤخر کرے، پھر اگر ایک رات دن سے



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

زیادہ اس کی یہی حالت رہی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا اس کے ذمے نہیں اور اگر اس میں ایک دن رات یا اس سے کم میں سر سے اشارہ کرنے کی بھی طاقت آگئی تو چھوٹی ہوئی نمازوں کی (جو پانچ نمازیں یا اس سے کم ہوں گی) قضا اس کے ذمے لازم ہوگی۔ [شامی: ۵/۳۰۳، باب ملاہرین]

سوالات

- ① کن صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟ ② بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ بتائیے۔
- ③ لیٹ کر نماز پڑھنے کا طریقہ بتائیے۔

۹] نویں مینیے میں پڑھائیں

سبق ۳۰ کفن و دفن کے مسائل

جب کسی پر موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں، یعنی اس کے دونوں قدم ڈھیلے ہو جائیں، ناک ٹیڑھی ہو جائے، کنپٹیاں دب جائیں اور سانس جلدی جلدی چلنے لگے تو چاہیے کہ اس کو داہنی کروٹ پر قبلہ رخ لٹائیں اور مستحب یہ ہے کہ کلمہ شہادت یا کلمہ طیبہ کی تلقین اس طرح کریں کہ کوئی نیک آدمی اس کے پاس بلند آواز سے بار بار کہے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

تاکہ سن کر وہ بھی پڑھ لے لیکن اس کو پڑھنے کے لیے اصرار نہ کریں، اس لیے کہ وہ اپنی تکلیف میں مبتلا ہے، اگر وہ ایک بار پڑھ لے تو تلقین کرنے والا چپ ہو جائے لیکن اگر اس کے بعد وہ کوئی دنیوی بات کرے تو پھر اسی طرح تلقین کریں اور مستحب ہے کہ اس کے پاس سورہ یٰس پڑھی جائے، خوشبو رکھی جائے اور نیک و متقی آدمی اس کے پاس موجود ہوں۔

نیز اس کے ہاتھ پیر سیدھے کر دیں اور پھر جب موت واقع ہو جائے تو یہ دعا پڑھیں

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللَّهُمَّ أَجِرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا

[مسلم: ۲۱۶۶، عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا]



اور کپڑے کی پٹی سے اس کی ٹھوڑی سر کے ساتھ باندھ دیں تاکہ منہ نہ کھلے اور دونوں پیر کے انگوٹھے ایک دوسرے سے باندھ دیں تاکہ ٹانگیں پھیلنے نہ پائے اور نرمی سے آنکھیں بند کر دیں اور آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْهِ اَمْرَهُ، وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهُ، وَاَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ، وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْهُ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے اور حضرت محمد ﷺ کے مذہب پر، اے اللہ! اس میت پر اس کا کام آسان فرما اور اس پر وہ زمانہ آسان فرما جو اب اس کے بعد آئے گا اور اس کو اپنے دیدار سے مشرف فرما اور جہاں یہ گیا ہے (یعنی آخرت میں) اس کو بہتر کر دے اس جگہ سے جہاں سے گیا ہے (یعنی دنیا سے)۔

کتاب

پھر اس کے بعد ایک چادر اڑھا دیں اور چار پائی یا چوکی پر رکھیں، زمین پر نہ چھوڑیں، پھر اس کے رشتہ دار اور دوست و احباب کو خبر کر دیں تاکہ اس کی نماز میں زیادہ سے زیادہ افراد شریک ہوں اور اس کے لیے دعا کریں اور تجہیز و تکفین میں جلدی کریں۔

نوٹ: میت کو غسل دینے سے پہلے میت کے قریب قرآن پڑھنا منع ہے۔ نیز حیض و نفاس والی عورتیں بھی میت کے قریب نہ جائیں۔

[مرآۃ المفاتیح: ۲۱۰/۱-۲۱۳، باب ۲۱۰/۱]

سوالات

- ① مرنے والے کے پاس بلند آواز سے کیا پڑھنے کا حکم ہے؟
- ② جب کسی پر موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں تو کیا کرنا چاہیے؟
- ③ میت کی آنکھیں بند کرنے اور اس کی داڑھی سر سے باندھتے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟
- ④ میت کے پاس غسل دینے سے پہلے قرآن پڑھنا کیسا ہے؟

۹] نویں مہینہ میں پڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

سبق ۳۱ میت کو نہلانے کا مسنون طریقہ

جس تختہ پر میت کو غسل دینا ہے اس کو تین دفعہ لوہان کی دھونی دیں اور مردے کو اس پر لٹائیں اور بدن کے کپڑے چاک کر کے نکالیں اور تہہ بند ستر پر ڈال کر بدن کے کپڑے اندر ہی اندر اتار لیں اور پھر پیٹ پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیریں (دھیان رہے کہ جس جگہ زندگی میں ہاتھ لگانا جائز نہیں وہاں مرنے کے بعد بھی بلا دستانوں کے ہاتھ لگانا جائز نہیں) پھر نجاست خارج ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں دستانے پہن کر مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے استنجا کرائیں اور پانی سے پاک کریں۔ اس کے بعد پہلے منہ دھلائیں، پھر ہاتھ کہنی سمیت دھلائیں، پھر سر کا مسح کریں، پھر دونوں پیر دھلائیں پھر تین دفعہ روئی تر کر کے دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیریں اور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیریں تو بھی جائز ہے۔ (اور اگر میت کا انتقال جنابت کی حالت میں یا حیض و نفاس میں ہوا ہے تو اس طرح سے منہ، ناک میں پانی پہنچانا ضروری ہے) اور ناک، منہ اور کانوں میں روئی بھر دیں تاکہ وضو کراتے اور نہلاتے وقت پانی اندر نہ جانے پائے۔ جب وضو ہو جائے تو سر کو صابن سے یا کسی اور چیز سے جس سے وہ صاف ہو جائے دھو ڈالیں۔ پھر مردے کو بائیں کروٹ لٹا کر پیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا نیم گرم پانی تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالیں یہاں تک کہ بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جائے۔ پھر داہنی کروٹ پر لٹائیں اور اسی طرح سر سے پیر تک تین دفعہ اتنا پانی ڈالیں کہ داہنی کروٹ تک پہنچ جائے۔ اس کے بعد مردے کو اپنے بدن کا ٹیک لگا کر ذرا بٹھائیں اور اس کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملیں اور دبائیں، اگر کچھ ناپاکی نکلے تو اس کو پونچھ ڈالیں، وضو اور غسل کو لوٹانے کی ضرورت نہیں، اس کے بعد پھر اس کو بائیں کروٹ پر لٹائیں اور کا فور پڑا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ ڈالیں پھر سارا بدن کسی کپڑے سے پونچھ دیں۔

اگر پیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نہ ہو تو سادہ نیم گرم پانی بھی کافی ہے، اسی سے



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



نہلا دیں، بہت تیز گرم پانی سے غسل نہ دیں۔

نوٹ: نہلانے کا جو طریقہ بیان ہوا وہ سنت ہے، اگر کوئی اس طرح نہ نہلائے بلکہ ایک دفعہ سارے بدن کو دھو ڈالے تب بھی فرض ادا ہو گیا۔

جب مردے کو نہلا چکیں تو سر پر عطر لگا دیں، اگر مرد ہو تو داڑھی پر بھی عطر لگا دیں اور پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کا فور مل دیں، بعض لوگ کفن پر عطر لگاتے ہیں اور عطر کا پھایا کان میں رکھ دیتے ہیں یہ سب جہالت ہے، جتنا شریعت میں آیا ہے اس سے زیادہ نہ کریں۔

[مراتی القلاح: ۲۱۳/۱-۲۱۵، باب دھام بھنڈا]

مسئلہ: بالوں میں کنگھی نہ کریں، نہ ناخن کاٹیں، نہ کہیں کے بال کاٹیں، سب اسی طرح رہنے دیں۔

[مراتی القلاح: ۲۱۵/۱، باب دھام بھنڈا]

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ میت کا رشتہ دار غسل دے ورنہ کوئی دین دار غسل دے۔

[مراتی القلاح: ۲۱۶/۱، باب دھام بھنڈا]

مسئلہ: غسل دینے والے کو بھی بعد میں غسل کر لینا مستحب ہے۔

[مراتی القلاح: ۲۱۸/۱، باب دھام بھنڈا]

سوالات

- ① میت کو نہلانے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟
- ② میت کو غسل دینا کس کے لیے بہتر ہے؟
- ③ میت کو غسل دینے والے کے لیے غسل کرنا کیسا ہے؟

۹ نوٹ: مینیٹ میں پڑھائیں

میت کو کفن دینے کے مسائل

سبق ۳۲

میت کو نہلانے کی طرح اس کو کفن دینا بھی فرض کفایہ ہے۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

مرد کے لیے مسنون کفن تین کپڑے ہیں: ① ازار ② کرتا ③ لفافہ۔ ازار اور لفافہ سر سے پیر تک اور کرتا (بغیر آستین اور کلی کا) گردن سے پیر تک۔

عورت کے لیے مسنون کفن پانچ کپڑے ہیں: ① کرتا ② ازار ③ سر بند (اوڑھنی) ④ چادر یا لفافہ ⑤ سینہ بند۔ کرتا مونڈھے سے ٹخنوں تک، سینہ بند سینہ سے گھٹنوں یا فاف تک، اوڑھنی تین ہاتھ لمبی، ازار سر سے پاؤں تک اور لفافہ یا چادر سر سے پیر تک ہونا چاہیے۔

سب سے اچھا کفن سفید کپڑے کا ہے، نیا اور پرانا یکساں ہے۔ مردوں کے لیے خالص ریشمی یا رنگین کپڑے کا کفن مکروہ ہے، البتہ عورت کے لیے جائز ہے۔

[مرآۃ المفلاح: ۲۱۶، ۲۱۷، باب اکام المیتہ]

نوٹ: کفن میں کوئی کپڑا سلا ہوا نہ ہو، کرتے کو درمیان سے صرف کاٹ لیں۔

سوالات

- ① مرد کے لیے مسنون کفن کتنے ہیں؟
- ② عورتوں کے لیے مسنون کفن کتنے ہیں؟
- ③ سب سے اچھا کفن کون سا ہے؟

۹] نویں صفحہ میں پڑھائیں

سبق ۳۳ کفن پہنانے کا مسنون طریقہ

مرد کا کفن کفن کو ایک باریا تین باریا پانچ بار خوشبو میں دھونی دیں، مرد کے لیے پہلے لفافہ بچھائیں، اس کے اوپر کرتے کا نصف حصہ بچھائیں اور نصف حصہ لپیٹ کر سر ہانے رکھ دیں، پھر میت کو کرتے کے نچلے حصہ پر لٹا کر لپیٹے ہوئے حصہ کو سر میں ڈال کر کرتا پہنائیں اور اس کے بعد ازار کو پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے لپیٹیں اور پھر اسی طرح لفافہ کو پہلے



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے لپیٹیں اور کفن کو سر اور پاؤں کی طرف کسی کپڑے کی پٹی سے باندھ دیں۔

عورت کا کفن عورت کے لیے پہلے چادر بچھائیں، اس کے اوپر ازار، اس کے اوپر سینہ بند اور اس کے اوپر کرتا بچھائیں، پھر میت کو اس پر لٹا کر کرتا پہنائیں، کرتا پہنانے کے بعد اس کے سر کے بالوں کو دو حصوں میں کر کے اس کے سینہ کے اوپر ڈال دیں پھر سر بند (اوزھنی) کو اس کے اوپر ڈال دیں۔ اس کے بعد سینہ بند کو سینہ کے اوپر بغلوں سے نکال کر گھٹنوں کے نیچے تک لپیٹیں، پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف پھر اس کے اوپر ازار پھر لفافہ لپیٹیں، پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف پھر کسی کپڑے کی پٹی سے سر اور پیر کی طرف کفن کو باندھ دیں۔ سینہ بند، ازار کے اوپر بھی باندھا جاسکتا ہے یا سارے کفنوں کے اوپر سینہ بند لپیٹنا بھی درست ہے۔ کفن دینے کے بعد پھر میت کے لیے نماز جنازہ پڑھی جائے۔

[مراۃ المفاتیح: ۲/۲۹، ۲۱۷، باب: کتاب الجنائز]

مسئلہ: جو شخص جس شہر میں وفات پائے اس کو وہیں دفنانا بہتر ہے، دوسری جگہ لے جانا مناسب نہیں، ہاں اگر مجبوری ہو تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ: کفن میں یا قبر کے اندر عہد نامہ یا اپنے پیر کا شجرہ یا اور کوئی دعا رکھنا درست نہیں، اسی طرح کفن پر یا میت کے سینہ پر کافور سے یا روشنائی سے کلمہ یا کوئی دعا لکھنا بھی درست نہیں۔

سوالات

- ① مرد کو کفن پہنانے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟
- ② عورت کو کفن پہنانے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟
- ③ کفن میں یا قبر میں کچھ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

| | | | |
|-----------------------|-------|------------|--------------|
| نویں صفحہ میں پڑھائیں | تاریخ | دستخط معلم | دستخط والدین |
|-----------------------|-------|------------|--------------|



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

سبق ۳۲ جنازہ لے جانے کا مسنون طریقہ

جنازہ لے جانے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ جنازہ اٹھاتے وقت ”بسم اللہ“ پڑھیں اور چار آدمی چاروں پائے پکڑ کر لے چلیں، دس دس قدم پر چاروں پایوں کا کندھا بدلیں اور چاروں پایوں پر ایسا کریں۔

افضل طریقہ یہ ہے کہ سرہانے کا داہنا پایہ پہلے داہنے کندھے پر رکھیں، دس قدم کے بعد اس کے پیچھے والا پایہ داہنے کندھے پر رکھیں، پھر سرہانے کے بائیں طرف بایاں کندھا دیں، پھر اس کے پیچھے بایاں کندھا دیں، اس طرح ہر شخص رو بدل کرتا چلا جائے تاکہ ہر شخص چالیس قدم چلے۔

جنازہ لے کر تیزی سے چلنا چاہیے، لیکن اس قدر تیز نہ ہو کہ جنازہ ہلنے لگے، جنازہ کا سر ہانہ آگے رہنا چاہیے۔ جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے اور سواری پر جانا بھی جائز ہے، مگر جنازہ کے آگے آگے چلنا مکروہ ہے۔ جنازہ کے ساتھ جانے والے خاموش رہیں، بات چیت کرنا یا بلند آواز سے دعا، ذکر یا تلاوت کرنا مکروہ ہے۔

قبرستان میں جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے اور افضل یہ ہے کہ جب تک دفن کر کے قبر بند نہ ہو جائے، نہ بیٹھیں۔

سوالات

- ① جنازہ لے جانے کا مسنون طریقہ بتائیے۔ ② قبرستان میں جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا کیسا ہے؟

۱۰۔ وسوسے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۳۵

نمازِ جَنَازَہ

جنازہ میت کو کہتے ہیں، میت کے حق میں دعائے مغفرت کے لیے جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے ”نماز جنازہ“ کہتے ہیں۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



فضیلت ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر بہت سے حقوق ہیں۔ ان میں سے ایک حق یہ ہے کہ جب کسی مسلمان بھائی کا انتقال ہو جائے، تو اس کی نماز جنازہ پڑھے۔ احادیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے، نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص کسی مسلمان کے جنازے میں حاضر ہو اور نماز جنازہ پڑھے جانے تک جنازے کے ساتھ رہے، اس کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے۔ اور جو شخص جنازے میں حاضر ہو اور دفن سے فراغت تک جنازے کے ساتھ رہے، اس کو دو قیراط ثواب ملتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا: دو قیراط کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: دو قیراط دو بڑے پہاڑ کے برابر ہیں۔

حکم جنازے کی نماز فرض کفایہ ہے۔ چند لوگ پڑھ لیں تو سب کے ذمے سے فرض ساقط ہو جائے گا اور اگر کسی نے نہیں پڑھی تو سب لوگ گنہگار ہوں گے۔ [شامی: ۶/۲۷۵، باب نماز جنازہ]

نماز جنازہ کا طریقہ

میت مرد ہو یا عورت اس کو آگے رکھ کر امام اس کے سینے کے سامنے کھڑا ہو جائے اور تمام لوگ پیچھے صفوں میں کھڑے ہو جائیں۔ پھر نیت اس طرح کریں کہ میں اللہ کے واسطے اس میت کی مغفرت کے لیے اس امام کے پیچھے جنازے کی نماز پڑھتا ہوں۔

پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے تکبیر ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کہیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیں اور امام و مقتدی سب آہستہ آہستہ ثنا پڑھیں۔

(تَعَالَى جَدُّكَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاءُكَ پڑھ لینا بہتر ہے)۔

پھر امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے بغیر ہاتھ اٹھائے ہوئے دوسری تکبیر کہیں اور امام و مقتدی سب آہستہ آواز سے درود ابراہیمی پڑھیں۔

اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ آواز سے تیسری تکبیر کہیں اور جنازے کی مسنون دعا پڑھیں۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

اس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ آواز سے چوتھی تکبیر کہہ کر پہلے داہنی طرف؛ پھر بائیں طرف سلام پھیر دیں۔
[شامی: ۶/۲۸۳، ۳۰۹، باب صلاۃ جنازہ]

نماز جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں: ① کھڑے ہو کر نماز پڑھنا۔

② چار مرتبہ ”اَللّٰهُ اَکْبَرُ“ کہنا۔ اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر صرف ۴ مرتبہ ”اَللّٰهُ اَکْبَرُ“ کہے، تب بھی نماز درست ہو جائے گی۔
[شامی: ۶/۲۸۳، ۳۰۹، باب صلاۃ جنازہ]

سوالات

- ① نماز جنازہ کسے کہتے ہیں؟ ② نماز جنازہ کی کیا فضیلت ہے؟
- ③ نماز جنازہ کا کیا حکم ہے؟ ④ نماز جنازہ پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟
- ⑤ نماز جنازہ میں شاخس طرح پڑھی جاتی ہے؟

۱۰۔ دسویں صفحہ میں پڑھائیں

سبق ۳۶ نماز جنازہ کے مسائل

نماز جنازہ میں چار چیزیں مسنون ہیں:

① امام میت کے سینے کے بالمقابل قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوگا۔

[مرآتی الفلاح: ۱/۲۱۸، فصل اصول صلاۃ]

② اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا۔

[مرآتی الفلاح: ۱/۲۱۸، فصل اصول صلاۃ]

③ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا۔

[مرآتی الفلاح: ۱/۲۱۸، فصل اصول صلاۃ]

④ میت کے لیے دعا کرنا۔

[مرآتی الفلاح: ۱/۲۱۸، فصل اصول صلاۃ]

○ نماز جنازہ کے لیے شرط یہ ہے کہ میت سامنے رکھی ہو۔

[شامی: ۲/۲۰۸، باب صلاۃ جنازہ]

○ صفوں کی تعداد طاق عدد میں ہونا بہتر ہے جیسے ۳/۵/۷/۹۔

[شامی: ۲/۲۱۳، باب صلاۃ جنازہ]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



○ نماز جنازہ میت کا ولی پڑھائے تو بہتر ہے، اگر ولی نہ پڑھائے تو ولی جس کو اجازت دے وہ پڑھائے۔
[شامی: ۲/۲۲۷، باب صلاۃ الجنازہ]

○ اگر نماز جنازہ ہو رہی ہو اور وضو کرنے کی وجہ سے نماز کے چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کر کے نماز میں شریک ہو جائے۔
[شامی: ۲۳۱/۱، سنن البیہم]

○ نماز جنازہ میں اس غرض سے تاخیر کرنا کہ جماعت زیادہ ہو جائے مکروہ ہے۔
[شامی: ۲۳۲/۲، باب صلاۃ الجنازہ]

۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۳۷ نماز جنازہ کی مسنون دعائیں

بالغ مرد یا عورت کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا
وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثِنَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاجِبْهِ
عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَقَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ

[ترمذی: ۱۰۲۳، سنن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمارے زندوں کو اور ہمارے مردوں کو، ہمارے موجود لوگوں کو اور ہمارے غیر موجود لوگوں کو، ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو، نیز ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو بخش دے، اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اُسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو موت دے اسے ایمان پر موت دے۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

بچے کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھیں

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرْطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا أَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا

شَافِعًا وَمُشَفَّعًا [المحرم الرائق: ۲/۱۹۸ ج ۱ ص ۱۷۷]

ترجمہ: اے اللہ! اس بچے کو تو ہمارے لیے پہلے سے جا کر انتظام کرنے والا اور ثواب کا ذریعہ اور ذخیرہ بنا، اور اس کو ہمارے حق میں سفارش کرنے والا بنا اور اس کی سفارش قبول فرما۔

بچی کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھیں

اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرْطًا وَاجْعَلْهَا لَنَا أَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا

شَافِعَةً وَمُشَفَّعَةً

ترجمہ: اے اللہ! اس بچی کو تو ہمارے لیے پہلے سے جا کر انتظام کرنے والی بنا اور اس کو ہمارے لیے ثواب کا ذریعہ اور ذخیرہ بنا اور اس کو ہمارے حق میں سفارش کرنے والی بنا اور اس کی سفارش قبول فرما۔

سوالات

- ① بالغ مرد و عورت کی نماز جنازہ میں کون سی دعا پڑھی جاتی ہے؟
- ② بچے کی نماز جنازہ میں کون سی دعا پڑھی جاتی ہے؟
- ③ بچی کی نماز جنازہ میں کون سی دعا پڑھی جاتی ہے؟

۱۰ سو سو مہینے میں پڑھائیں



دفن کے مسائل

سبق ۳۸

میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے، میت کی قبر گہرائی میں کم از کم اس کے قد کے نصف کے برابر کھودی جائے لیکن قد سے زیادہ نہ ہونا چاہیے، میت کو پہلے قبلہ کی طرف قبر کے کنارے رکھ کر قبر میں اتاریں، قبر میں رکھتے وقت کہیں ”بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ صَلَٰةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ“ پھر میت کو داہنی کروٹ قبلہ رخ لٹائیں اور کفن کی گرہیں کھول دیں، پھر قبر تختوں وغیرہ سے بند کر دیں۔ پھر سر ہانے کی طرف سے مٹی گرائیں، ہر شخص کو تین بار مٹی بھر کر مٹی قبر میں ڈالنا چاہیے، پہلی بار مٹی ڈالتے وقت کہیں ”مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ“ دوسری بار کہیں ”وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ“ اور تیسری بار کہیں ”وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اٰخَرٰی“ پھر قبر کو برابر کر دیں اور اس پر پانی چھڑکیں، اس کے بعد قبر کے سر ہانے سورہ بقرہ کی شروع کی آیتیں ”الْمُقْلِحُوْنَ“ تک اور پھر پیر کی طرف سورہ بقرہ کی آخری دو آیات ”اٰمَنَ الرَّسُوْلُ“ سے آخر تک پڑھیں۔

[شمسی: ۲۳۳/۲۰-۲۳۷، مطلب فی فنائیت]

مسئلہ: عورت کو قبر میں رکھتے وقت قبر کو کپڑے سے ڈھانکنا مستحب ہے۔

تدفین کے بعد

آنحضرت ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو خود بھی استغفار فرماتے اور دوسروں سے بھی فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ منکر نکیر کے سوال کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔ [ابوداؤد: ۳۲۱۱، سنن ابن ماجہ: ۳۷۷۰، سنن ترمذی: ۲۷۷۰]

سوالات

- ① میت کو دفن کرنے کا کیا حکم ہے؟ ② دفن سے فراغت پر آپ ﷺ کا کیا معمول تھا؟
- ③ میت کو قبر میں اتارتے وقت اور قبر میں مٹی ڈالتے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟

۱۰۔ دسویں صفحہ میں پڑھائیں



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

روزے کے مسائل

سبق ۳۹

صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت سے کھانے پینے اور نفسانی خواہشات (صحبت) سے رکے رہنے کا نام ”روزہ“ ہے۔
[بخاری: ۳۱۲/۷، مسند احمد: ۱۸۳]
عربی زبان میں روزہ رکھنے کو ”صوم“ اور روزہ کھولنے کو ”افطار“ کہتے ہیں۔

روزے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تاکہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔ [سورہ بقرہ: ۱۸۳]
حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے ہر اچھے عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے سوائے روزے کے، اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ بندے کی طرف سے خاص میرے لیے ایک تحفہ ہے اور میں ہی اپنی مرضی کے مطابق اس کا انعام و ثواب دوں گا، میرا بندہ میری رضا کے واسطے اپنی خواہش نفس اور اپنا کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ روزے دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک افطار کے وقت اور دوسری اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت اور روزے دار کے منہ کی بوا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔
[مسلم: ۲۷۳، من الابی ہریرہ رضی اللہ عنہما]

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی شرعی عذر اور بیماری کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے، پھر وہ اس کی جگہ عمر بھر بھی روزے رکھے، تو جو چیز فوت ہوگئی وہ پوری ادا نہیں ہو سکتی۔
[ترمذی: ۷۲۳، من الابی ہریرہ رضی اللہ عنہما]



روزے کی نیت

روزے کے صحیح ہونے کے لیے نیت شرط ہے۔ روزے کی نیت یہ ہے کہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے روزہ رکھنے کا ارادہ کرے۔ زبان سے کہنا ضروری نہیں۔

[شامی: ۷/۳۳۱، کتاب الصوم]

روزے کی نیت کا وقت

① رمضان شریف اور سنت و نفل روزوں کی نیت کا وقت غروب آفتاب سے لے کر آدھے دن تک ہے، البتہ صبح صادق سے پہلے ہی نیت کر لینا افضل ہے۔ لہذا اگر کوئی شخص سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد نیند سے بیدار ہوا تو وہ بھی بغیر کھائے پیے روزہ رکھ سکتا ہے۔

[شامی: ۷/۳۳۲، کتاب الصوم]

نوٹ: آدھے دن سے مراد صبح صادق سے غروب آفتاب تک کا آدھا دن ہے۔ اس کو ”ضحوٰۃ کبریٰ“ بھی کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر چھ بجے صبح صادق ہو اور چھ بجے غروب آفتاب ہو، تو پورا دن بارہ گھنٹے کا ہوگا اور آدھا دن بارہ بجے ہوگا۔

② رمضان شریف کے قضا روزوں، نفل کے قضا روزوں اور کفارے کے روزوں میں صبح صادق سے پہلے ہی نیت کر لینا ضروری ہے۔ اگر صبح صادق کے بعد ان روزوں میں سے کسی روزے کی نیت کرے گا تو وہ روزہ ادا نہ ہوگا۔ البتہ یہ ایک نفل روزہ ہو جائے گا اور نفل روزے کا ثواب مل جائے گا۔

[شامی: ۷/۳۳۱، ۳۳۲، کتاب الصوم]

سوالات

- ① روزے کی فضیلت بتائیے۔ ② روزے کی نیت کا وقت کب تک رہتا ہے؟
- ③ ضحوٰۃ کبریٰ کسے کہتے ہیں؟ ④ صبح صادق سے پہلے کن روزوں کی نیت کرنا ضروری ہے؟



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

روزے کے مستحبات

سبق ۲۰

- ① سورج غروب ہونے کے بعد افطار میں جلدی کرنا۔ [بخاری: ۱۹۵۷، عن اسلم بن سعد رضی اللہ عنہما]
- ② کھجور سے افطار کرنا، اگر کھجور نہ ہو تو پانی سے افطار کرنا۔ [ترمذی: ۶۹۵، عن سلمان بن عامر رضی اللہ عنہما]
- ③ افطار کے وقت دعا کرنا۔ [ابن ماجہ: ۷۵۳، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]
- ④ سحری کرنا۔ [بخاری: ۱۹۲۳، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہما]
- ⑤ سحری کرنے میں تاخیر کرنا، البتہ اتنی تاخیر نہ کرنا کہ صبح صادق ہو جانے کا شک ہو جائے۔ [طبرانی صغیر: ۷۹۷، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]
- ⑥ صبح صادق سے قبل ہی جنابت وغیرہ کا غسل کر لینا تاکہ طہارت کی حالت میں روزہ مکمل ہو۔ [شامی: ۳۰۰۲، باب ما یفسد الصوم بہما]
- ⑦ کثرت سے قرآن کی تلاوت کرنا۔ [بخاری: ۶، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]
- ⑧ کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا۔ [بخاری: ۶، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]
- ⑨ جھوٹ، غیبت، چغفل خوری اور گالی گلوچ سے اپنی زبان کی حفاظت کرنا۔ [بخاری: ۱۹۰۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
- ⑩ لذت بخش چیزوں سے اپنے نفس کو بچانا، چاہے وہ حلال ہی کیوں نہ ہو۔

سوال

① روزے کے مستحبات سنائیے۔

۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں

روزے کے مفسدات

سبق ۲۱

وہ چیزیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

- ① کسی نے زبردستی روزے دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے نیچے اتر گئی۔

[شامی: ۳۱۵/۷، باب ما یفسد الصوم]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



② روزہ یاد تھا اور کلی کرتے وقت بلا قصد و ارادہ حلق میں پانی چلا گیا۔

[شامی: ۷/۳۱۵، باب لمفسد الصوم]

③ قے آئی تو اسے جان بوجھ کر نگل لیا۔

[شامی: ۷/۳۶۱، باب لمفسد الصوم]

④ منہ بھر کے جان بوجھ کر قے کرنا۔

[شامی: ۷/۳۶۱، باب لمفسد الصوم]

⑤ کنکر، کاغذ، ربر، گٹھلی یا اس جیسی چیز نگل لینا۔

[شامی: ۷/۳۲۳، باب لمفسد الصوم]

⑥ دانتوں میں چنے کے برابر پھنسی ہوئی چیز کو نگل لینا۔

[شامی: ۷/۳۶۶، باب لمفسد الصوم]

⑦ دانتوں میں چنے کی مقدار سے کم کوئی چیز پھنسی ہوئی تھی، اسے منہ سے نکالنا اور پھر

[شامی: ۷/۳۶۶، باب لمفسد الصوم]

کھالینا۔

⑧ کان، ناک میں تیل یا دوا ڈالنا۔

[شامی: ۷/۳۲۱، باب لمفسد الصوم]

⑨ ناک کے ذریعے کسی چیز کو اس طرح اندر لینا کہ وہ چیز دماغ یا پیٹ تک پہنچ جائے، جیسے

[شامی: ۷/۳۲۱، باب لمفسد الصوم]

چھینکی یا نسوار وغیرہ کو ناک سے چڑھانا۔

⑩ دوا کو بھاپ کی شکل میں منہ یا ناک سے کھینچنا، خواہ مشین کے ذریعے ہو، جیسے انہیلر یا

[شامی: ۷/۳۲۱، باب لمفسد الصوم]

گیس پمپ کا استعمال کرنا یا بھپا لینا۔

⑪ پیشاب یا پاخانے کے راستے سے دوا ڈالنا۔

[شامی: ۷/۳۲۱، باب لمفسد الصوم]

⑫ صبح صادق کے بعد یہ خیال کر کے کہ ابھی وقت باقی ہے، سحری کھالی، پھر معلوم ہوا کہ صبح

[شامی: ۷/۳۳۹، باب لمفسد الصوم]

ہو چکی تھی، تو روزہ نہیں ہوگا۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

۱۳۲) ابر یا غبار کی وجہ سے سورج کا غروب ہونا معلوم نہ ہو سکا اور یہ خیال کر کے کہ سورج غروب ہو چکا ہے افطار کر لیا، پھر معلوم ہوا کہ ابھی دن باقی ہے تو روزہ نہیں ہوگا۔

[شامی: ۷/۳۳۹، باب المفتر الصوم]

سوالات

- ۱) کیا جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟
- ۲) کیا ربرکھانے سے روزہ ٹوٹے گا؟
- ۳) ابھیر یا گیس پمپ استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹے گا؟
- ۴) روزے کی حالت میں کان میں دوا ڈالنا کیسا ہے؟
- ۵) روزے کی حالت میں دانت میں پھنسی ہوئی چیز کھانے کا حکم بتائیے۔

۱۰] دسویں صفحہ میں پڑھائیں

سبق ۲۲ وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

- ۱) بھولے سے کچھ کھاپی لینا۔ [شامی: ۷/۳۹۰، باب المفتر الصوم]
- ۲) بھولے سے ہمبستری کر لینا۔ [شامی: ۷/۳۹۰، باب المفتر الصوم]
- ۳) نیند میں احتلام کا ہونا۔ [شامی: ۷/۳۹۶، باب المفتر الصوم]
- ۴) سر یا بدن پر تیل یا کوئی مرہم وغیرہ لگانا۔ [شامی: ۷/۳۹۵، باب المفتر الصوم]
- ۵) سرمہ لگانا، اگرچہ اس کا اثر حلق میں محسوس ہو۔ [شامی: ۷/۳۹۵، باب المفتر الصوم]
- ۶) خوشبو لگانا یا سونگھنا۔ [شامی: ۷/۴۰۷، باب المفتر الصوم]
- ۷) مسواک کرنا۔ [شامی: ۷/۴۸۱، باب المفتر الصوم]



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]



- ⑧ اپنا تھوک یا بلغم نگل لینا۔ [شامی: ۷/۳۱۳، باب لمضغ الصوم]
- ⑨ پنے سے کم کوئی چیز دانت میں پھنسی ہوئی تھی، اسے منہ سے نکالے بغیر نگل لینا۔ [شامی: ۷/۳۹۸، باب لمضغ الصوم]
- ⑩ مکھی، دھواں، غبار یا آناڑ کر حلق میں بغیر ارادے کے چلا جانا۔ [شامی: ۷/۳۹۴، باب لمضغ الصوم]
- ⑪ خود بخود قے ہونا، خواہ منہ بھر کر ہو۔ [شامی: ۷/۳۱۶، باب لمضغ الصوم]
- ⑫ قے کا خود بخود حلق میں لوٹ جانا۔ [شامی: ۷/۳۱۶، باب لمضغ الصوم]
- ⑬ بدن سے خون نکلوانا۔ [شامی: ۷/۳۹۷، باب لمضغ الصوم، حسن الفتاوی: ۴/۴۲۵]
- ⑭ گلو کو زچڑھانا۔ [فتح القدیر: ۲/۳۳۰، باب ما وجب القضاء، کتاب الفتاوی: ۳/۳۹۱]
- ⑮ انجکشن لینا۔ [شامی: ۷/۳۹۵، باب لمضغ الصوم، حسن الفتاوی: ۴/۴۲۲]

سوالات

- ① روزے میں بدن پر مرہم لگانا کیسا ہے؟
- ② آناڑ کر حلق میں چلا جائے تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟
- ③ کیا قے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟
- ④ روزے کی حالت میں گلو کو زچڑھانا کیسا ہے؟

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۴۳ گفارہ کب واجب ہوتا ہے؟

قضا کے ساتھ کفارہ تین باتوں کے پائے جانے سے واجب ہوتا ہے:

- ① رمضان کا مہینہ ہو۔
- ② روزہ رکھنے کے بعد بغیر عذر کے روزہ توڑ دیا ہو۔



۳۔ عقائد و مسائل

[مسائل]

③ روزہ یاد ہوتے ہوئے ہمبستری کر لی یا ایسی چیز کھالی یا پی لی جو عام طور پر لوگ کھاتے پیتے ہیں۔ (اگر ایسی چیز کھالی جس کو عام طور پر لوگ نہیں کھاتے ہیں، جیسے کنکر، مٹی، کاغذ وغیرہ، تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ مگر کفارہ واجب نہ ہوگا)۔

[شامی: ۷/۴۳۸، باب لم یضرب الصوم]

مسئلہ: کسی نے بھول کر کر کوئی چیز کھالی، پھر یہ سمجھتے ہوئے کہ روزہ ٹوٹ چکا ہے، کھانا پینا شروع کر دیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، لیکن کفارہ واجب نہیں ہوگا۔ [شامی: ۷/۴۱۸، باب لم یضرب الصوم]

روزے کا کفارہ: ① ایک غلام آزاد کرنا۔ ② اگر غلام آزاد نہ کر سکے، تو دو مہینے کے لگاتار روزے رکھنا۔ ③ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا۔ یا ہر مسکین کو صدقہ فطر کے بقدر غلہ (پونے دو کلو گیموں) یا اس کی قیمت دینا۔

[شامی: ۷/۴۵۷، باب لم یضرب الصوم]

تنبیہ: رمضان شریف میں اگر کسی کا روزہ ٹوٹ جائے، تو شام تک کھانے پینے سے رُکے رہنا واجب ہے، اسی طرح اگر مسافر دن میں اپنے گھر آجائے یا نابالغ لڑکا بالغ ہو جائے یا عذر والی عورت کا عذر ختم ہو جائے، تو ان لوگوں کو بھی شام تک روزے داروں کی طرح کھانے پینے سے رُکے رہنا واجب ہے۔

[مدارج الصنائع: ۲/۱۰۲، ہم السوم بالوقت]

سوالات

- ① کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟
- ② کیا کاغذ کھانے سے کفارہ واجب ہوگا؟
- ③ روزے کا کفارہ کیا ہے؟

| | | | |
|-----------------------------|-------|------------|--------------|
| ۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں | تاریخ | دستخط معلم | دستخط والدین |
|-----------------------------|-------|------------|--------------|



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]

تعریف

سیرت: ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی زندگی کے حالات کو ”سیرت“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [سورۃ احزاب: ۲۱]

ترجمہ: یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والدین، بچوں اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

[بخاری: ۱۵۱۵، ابن ابی شیبہ: ۱۰۱۰]

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے بھیجا ہے، نیز آپ ﷺ کی اتباع کو دنیا و آخرت کی کامیابی اور اپنی رضا کے لیے ضروری قرار دیا۔ آپ ﷺ کے طریقوں کو معلوم کر کے ان کی اتباع اسی وقت ممکن ہے جب کہ آپ ﷺ کی محبت ہمارے دلوں میں ہو۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ ﷺ کی سیرت پاک اور آپ ﷺ کے بلند اخلاق و صفات کو جانیں اور انہیں معلوم کریں تاکہ آپ ﷺ کی محبت ہمارے دل میں پیدا ہو اور اس کی وجہ سے آپ ﷺ کی سنتوں کا اتباع ہمارے لیے آسان ہو جائے۔ سیرت نبوی نہایت پاکیزہ موضوع ہے۔ اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا دین کن مراحل سے گزرا، آپ ﷺ نے اس کی حفاظت کے لیے کتنی تکلیفیں برداشت کیں اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح مدد فرمائی۔

ہدایت برائے استاذ

اس عنوان کے تحت آسان انداز میں نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی کے حالات مختصراً دیے گئے ہیں۔ یہ اسباق اس طرح پڑھائے جائیں کہ حضور ﷺ کی زندگی کا مکمل نقشہ ذہن نشین ہو جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر سبق کے اخیر میں جو سوالات دیے گئے ہیں ان کے جوابات یاد کرانے جائیں۔ سیرت کی تفصیلی جان کاری کے لیے بوقت ضرورت معتبر مصنفین کی لکھی ہوئی کتابوں کی طرف رجوع کریں کہ اس مضمون کے تحت جو سیرت دی گئی ہے وہ ان ہی کتابوں سے ماخوذ و مستفاد ہے۔

اب سے کوئی چودہ سو سال پہلے کی بات ہے، دنیا کا بہت برا حال تھا۔ ہر طرف لوٹ مار، چوری، جھوٹ، دھوکہ، فریب، جوا، شراب، بے شرمی اور بے حیائی پھیلی ہوئی تھی۔ پوری دنیا میں کفر اور شرک کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اللہ کی مرضی بتانے والا کوئی رسول نہ تھا، رسول سب جا چکے تھے، دنیا والے گمراہ ہو گئے تھے، اللہ کے باغی بن گئے تھے، رسولوں کی تعلیم بھلا بیٹھے تھے، اللہ کا راستہ چھوڑ چکے تھے، اپنی من مانی کرتے، یا اپنے جیسے آدمیوں کا حکم مانتے، یا خاندان اور برادری کے رسم و رواج پر چلتے، اللہ کی کتابیں بگاڑ دی تھیں، ان میں اپنی اپنی باتیں ملا رکھی تھیں۔ لوگ پتھر کے بت بنا کر پوجتے، دیوی دیوتاؤں کو پوجتے تھے، ان کے نام پر جانور ذبح کرتے، منت مانتے، چڑھاوے چڑھاتے، پیڑ، پہاڑ، ندی، نالے، جامد اور بے جان سب ان کے معبود تھے۔ غرض جتنے آدمی تھے اتنے ہی راستے ہو گئے تھے۔

اللہ کا دین چھوڑنے کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ جب دنیا والے بہت زیادہ بگڑ گئے، بالکل ہی گمراہ ہو گئے، تو اللہ کو ان پر رحم آیا اور اُن کی ہدایت کے لیے دونوں جہاں کے سردار حضرت محمد ﷺ کو بھیجا۔

سوالات

① ہمارے نبی ﷺ سے پہلے دنیا کا کیا حال تھا؟ ② اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو کیوں بھیجا؟

پہلے مہینے میں پڑھائیں

ہمارے نبی ﷺ کی پیدائش

پیارے رسول ﷺ ربیع الاول کے مہینے میں مطابق ۱۲ھ، حیر کے روز پیدا ہوئے۔



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]

یہ تاریخ انسانیت کا سب سے مبارک دن تھا۔ آپ ﷺ شہر مکہ میں پیدا ہوئے، مکہ عرب دلیس کا ایک مشہور شہر ہے۔ اللہ کا پاک گھر کعبہ اسی شہر میں ہے۔ عرب ہمارے یہاں سے دور بہت دور سمندر پار ایک ملک ہے، یہ ملک ہمارے یہاں سے کچھ کم کی طرف ہے۔

سوال

① ہمارے نبی ﷺ کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

پہلے مہینے میں پڑھائیں

[1]

سبق ۳ ہمارے نبی ﷺ کا نسب شریف

نبی کریم ﷺ کا نسب مطہر تمام دنیا سے زیادہ شریف اور پاک ہے اور یہ وہ بات ہے کہ تمام کفار مکہ اور آپ ﷺ کے دشمن بھی اس سے انکار نہ کر سکے۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بحالت کفر شاہ روم کے سامنے اس کا اقرار کیا۔ حالانکہ وہ اس وقت چاہتے تھے کہ اگر کوئی گنجائش ملے تو آپ پر عیب لگائیں۔

آپ کا نسب شریف والد ماجد کی طرف سے یہ ہے۔ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔ یہاں تک سلسلہ نسب باجماع امت ثابت ہے اور یہاں سے حضرت آدم علیہ السلام تک اختلاف ہے۔ اس لیے اس کو ترک کیا جاتا ہے۔

اور والدہ ماجدہ کی طرف آپ کا نسب یہ ہے محمد بن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب۔ اس سے معلوم ہوا کہ کلاب بن مرہ میں آپ کے والدین کا نسب جمع ہو جاتا ہے۔

سوالات

① آپ کا نسب شریف والد ماجد کی طرف سے سنائیے۔ ② آپ کے والدین کا نسب کہاں جمع ہوتا ہے؟

پہلے مہینے میں پڑھائیں

[1]

اُس ملک میں بہت سے قبیلے تھے، قریش کا قبیلہ ان میں سب سے زیادہ عزت والا قبیلہ تھا۔ اسی قبیلے کے لوگ کعبہ کی خدمت کرتے تھے، سارا عرب قریش کی عزت کرتا تھا۔ پیارے رسول ﷺ اسی قبیلے سے تھے۔

آپ ﷺ کے قبیلے میں بعض بہت مشہور آدمی گذرے ہیں، ان میں ایک قُصّی تھے۔ قُصّی اپنے قبیلے کے سردار تھے، حج کے موقع پر سارے حاجیوں کو اپنا مہمان بناتے، تین دن تک انھیں مفت کھانا کھلاتے۔ قُصّی کی اولاد میں ہاشم بہت مشہور ہیں۔ قبیلے کے تمام لوگوں میں ان کی بڑی عزت تھی، ہاشم بہت بہادر اور سخی تھے۔ ایک بار قحط پڑا، ہاشم نے اپنے پیسوں سے بہت زیادہ غلہ خریدا اور لوگوں میں مفت تقسیم کرایا۔ ہاشم کے کئی بیٹے تھے، ان میں سب سے مشہور عبدالمطلب تھے، یہ بھی اپنے قبیلے کے سردار تھے۔

عرب میں پانی بہت کم ہے، مکہ والوں کے لیے ”زمزم کا کنواں“ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، مگر ایک عرصے سے وہ مٹی سے بھر کر زمین کے برابر ہو گیا تھا۔ کسی کو یہ خبر نہ تھی کہ وہ کہاں ہے، عبدالمطلب نے کوشش کر کے پتہ لگایا۔ بڑی محنت سے اسے صاف کرایا۔ مکہ والوں کو پانی کی آسانی ہو گئی، اس احسان کی وجہ سے مکہ کے لوگ ان کی بڑی قدر کرتے تھے۔ عبدالمطلب کے کئی بیٹے تھے۔ ان میں سب سے چھوٹے اور چہیتے عبد اللہ تھے۔ یہی عبد اللہ پیارے رسول ﷺ کے ابو میاں تھے۔ عبد اللہ کی شادی بی بی آمنہ سے ہوئی تھی۔ بی بی آمنہ پیارے رسول ﷺ کی امی جان تھیں۔

عبد اللہ پیارے رسول ﷺ کی پیدائش سے کچھ دن پہلے ہی انتقال فرما چکے تھے۔ دادا میاں عبدالمطلب زندہ تھے، انھوں نے ہمارے نبی ﷺ کی پیدائش کی خبر سنی، تو بہت خوش ہوئے، گھر آئے، پوتے کو گود میں لیا، پیار کیا، کعبہ میں لے گئے، وہاں دعا مانگی، محمد



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]

نام رکھا، ساتویں دن عقیقہ کیا، سب کی دعوت کی، لوگوں نے پوچھا یہ نام کیوں رکھا، بولے میں چاہتا ہوں کہ میرے بیٹے کی ساری دنیا تعریف کرے، اللہ نے ان کی آرزو پوری کی۔ درود ہو پیارے رسول پر، سلام ہو پیارے رسول پر۔

سوالات

- ① ہاشم کون تھے؟
 - ② زمزم کے کنوئیں کا کس نے پتہ لگایا؟
 - ③ عبدالمطلب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام ”محمد“ کیوں رکھا؟
- پہلے مہینے میں پڑھائیں

ہمارے نبی ﷺ کا بچپن

سبق ۵

مکہ کا رواج تھا کہ لوگ بچوں کو دیہات بھیج دیتے۔ وہیں ان کی پرورش ہوتی۔ آپ ﷺ کی امی جان نے بھی آپ ﷺ کو دیہات بھیج دیا۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی پرورش کی۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے قبیلے کا نام ”بنی سعد“ تھا اس لیے ان کو حلیمہ سعدیہ کہتے ہیں۔ وہ بہت نیک بی بی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان کا دودھ پیا، کھلی ہوا میں پلے بڑھے، خوب تندرست ہوئے۔ صاف ستھری بولی سیکھی، دو سال بعد مکہ آئے، امی جان نے دیکھا، بہت خوش ہوئیں، مکہ میں بیماری پھیلی تھی، امی جان نے حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آپ ﷺ کو پھر بھیج دیا۔

جو آپ ﷺ کی بھولی صورت دیکھتا آپ ﷺ کو پیار کرتا، آپ ﷺ کی میٹھی باتیں سنتا، خوش ہوتا۔ آپ ﷺ بی بی حلیمہ رضی اللہ عنہا کے بچوں سے محبت کرتے تھے، وہ بھی آپ ﷺ سے محبت کرتے، اپنے ساتھ کھیل میں شریک کرتے، بکریاں چرانے جاتے تو آپ ﷺ کو اپنے ساتھ لے جاتے۔

چار سال کے ہوئے تو امی جان کے پاس واپس آ گئے۔ امی آپ ﷺ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں، محبت سے پالنے لگیں۔ چھ سال کے ہوئے تو آپ ﷺ کو لے کر میکے گئیں، راستے میں بیمار ہو کر چل بیسیں۔ ماں باپ دونوں کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اُمّ ایمن آپ ﷺ کو دادا میاں کے پاس لائیں، دادا میاں کو بہت دکھ ہوا۔ کیا کرتے مرنا جینا اللہ کے اختیار میں ہے، آئی ہوئی گھڑی کو کون ٹال سکتا ہے۔

بڑے ہو کر پیارے رسول ﷺ ایک بار مقام ”ابوآ“ سے گزرے، امی جان کی قبر دیکھ کر آپ ﷺ کا دل بھر آیا۔ آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر صحابہ بھی رونے لگے۔

سوالات

- ① مکہ کا کیا رواج تھا؟ ② ہمارے نبی ﷺ بی بی حلیمہ کے بچوں کے ساتھ کیسے رہتے تھے؟
- ③ کتنے سال بعد آپ ﷺ اپنی والدہ کے پاس واپس ہوئے؟

در خط والدین

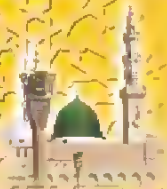
در خط معلم

تاریخ

پہلے مہینے میں پڑھائیں

سابقہ سبق ۶ ہمارے نبی ﷺ کی پرورش

دادا میاں آپ ﷺ کو بہت پیار کرتے، دادا میاں نے آپ ﷺ کی پرورش کی۔ بہت محبت سے پالا، اٹھ سال کے ہوئے تو دادا میاں بھی چل بسے۔ مرتے وقت دادا میاں نے آپ ﷺ کو ابوطالب کے حوالے کیا۔ ابوطالب آپ ﷺ کے چچا جان تھے، آپ ﷺ کے کئی چچا تھے، ابوطالب ان سب میں اچھے تھے، آپ ﷺ سے محبت کرتے، ہمیشہ ساتھ لیے پھرتے، پیار کرتے، کسی طرح کی تکلیف نہ ہونے دیتے، سفر میں بھی آپ ﷺ کو ساتھ رکھتے۔



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]

سوال

① ابوطالب آپ ﷺ کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے؟

② دوسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۷

ہمارے نبی ﷺ کی جوانی

پیارے رسول ﷺ چچا جان کے سایے میں پلے بڑھے، رفتہ رفتہ جوان ہوئے، جوانی میں آپ ﷺ سب سے اچھے تھے۔ عرب کے جوان آپس میں لڑتے بھڑتے، آپ ﷺ لڑائی سے ہمیشہ دور رہتے۔ اکثر لوگ شراب پیتے، جو اکھیتے، بُرے برے کام کرتے، آپ ﷺ ان چیزوں کو برا سمجھتے، غریبوں کو کھانا کھاتے، مزدوروں کی مدد کرتے، کمزوروں کا ساتھ دیتے۔

سوال

① ہمارے نبی ﷺ جوانی میں کیسے تھے؟

② دوسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۸

ہمارے نبی ﷺ کی تجارت

چچا جان تجارت کرتے تھے، آپ ﷺ بھی تجارت کرنے لگے، تجارت کو آپ بہت اچھا سمجھتے تھے۔ آپ ﷺ بہت اچھے تاجر تھے۔ ہمیشہ سچ بولتے، جھوٹ کے پاس نہ جاتے، سب آپ ﷺ کو ”صادق“ کہتے۔ آپ ﷺ معاملہ صاف رکھتے، بہت امانت دار تھے، سب آپ ﷺ کو ”امین“ کہتے، سب آپ ﷺ کی عزت کرتے، سب آپ ﷺ پر بھروسہ کرتے، گھر گھر آپ ﷺ کی امانت داری اور سپائی کا چرچا تھا۔

سوالات

① سب آپ ﷺ کو کیا کہتے؟ ② گھر گھر آپ ﷺ کی کس بات کا چرچا تھا؟

② دوسرے مہینے میں پڑھائیں

مکہ میں ایک مالدار خاتون تھیں، ان کا نام ”خدیجہ“ تھا۔ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا بیوہ تھیں، ان کے شوہر مر چکے تھے۔ ان کا بڑا کاروبار تھا، تجارت کے لیے لوگوں کو روپیہ دیتیں اور انھیں نفع میں شریک کر لیتیں۔ پیارے رسول ﷺ کی امانت داری اور سچائی کا چرچا سنا، تو بی بی خدیجہ نے خواہش کی کہ آپ ان کا مال تجارت لے کر سفر پر جائیں۔ آپ نے منظور فرمالیا اور بی بی خدیجہ کے غلام میسرہ کو لے کر شام (سیریا) کے سفر پر روانہ ہوئے۔ آپ نے بڑی محنت، عقلمندی اور سچائی سے کام کیا۔

سوالات

① بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کون تھیں؟ ② بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے کیا خواہش ظاہر کی؟

| | | | |
|---------------------------|-------|------------|--------------|
| ۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں | تاریخ | دستخط معلم | دستخط والدین |
|---------------------------|-------|------------|--------------|

ہمارے نبی ﷺ بہت سافع کما کر شام کے سفر سے لوٹے، پائی پائی کا حساب دے دیا۔ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نیک تھیں، آپ ﷺ کی اچھائیاں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں، پھر میسرہ غلام نے بھی آپ ﷺ کی ایمانداری، نیکی، لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور محبت کا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا۔ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا بہت متاثر ہوئیں، خود نکاح کا پیغام دیا، آپ ﷺ تیار ہو گئے۔ پچھا جان اور قریش کے کچھ اور لوگوں کو ساتھ لے کر بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر پہنچے اور نکاح ہو گیا۔ اس وقت آپ پچیس سال کے تھے، بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس سال تھی۔

سوال

① میسرہ نے آپ ﷺ کے متعلق بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کیا بیان کیا؟

③ تیسرے مہینے میں پڑھائیں



سبق ۱۱

امن کی کوشش اور حجر اسود کا فیصلہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کعبہ کی مرمت ہو رہی تھی، پرانی دیواریں توڑ کر بنائی جا رہی تھیں، ایک دیوار میں حجر اسود لگا ہوا تھا، یہ ایک کالا پتھر تھا، یہ پتھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار تھا، سب اس کو مُبَرَّک سمجھتے تھے۔ جب دیوار میں اس پتھر کو چُٹنے کا وقت آیا، تو آپس میں جھگڑا ہونے لگا۔ ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ یہ مبرک پتھر میں لگاؤں۔ قریب تھا کہ خون خرابہ ہو جائے، آخر طے ہوا کہ جو شخص کل صبح سب سے پہلے کعبہ میں آئے، اسی کا فیصلہ مان لیا جائے۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ دوسرے دن سب سے پہلے پیارے رسول ﷺ ہی کعبہ میں تشریف لائے۔ سب کو آپ ﷺ پر بھروسہ تھا، سب نے آپ ﷺ کو فیصلہ مان لیا۔ آپ ﷺ نے بڑا اچھا فیصلہ کیا۔ ایک چادر لی، اس میں حجر اسود کو رکھا، ہر قبیلے کے سردار کو ایک ایک کنارہ پکڑنے کو کہا، سب نے مل جل کر اٹھایا، جب پتھر وہاں تک لے آئے جہاں اسے رکھنا تھا، آپ ﷺ نے اسے اٹھا کر دیوار میں لگا دیا۔ اس طرح ہر قبیلے کو اس کام میں شریک ہونے کا موقع مل گیا۔

سوالات

① دیوار میں حجر اسود لگانے کے وقت کیا واقعہ پیش آیا؟ ② حجر اسود کے بارے میں آپ نے کیا فیصلہ کیا؟

۳] تیسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۲

آپ نبی ہوتے ہیں

مکہ کے قریب ایک پہاڑی تھی۔ اس پہاڑی کا نام حرا تھا۔ پہاڑی میں ایک غار تھا۔ آپ ﷺ غار حرا میں جاتے، ستوپانی ساتھ لے جاتے، کئی کئی دن تک وہاں تنہا رہتے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے، لوگوں کی بھلائی کی تدبیریں سوچتے، برائیوں کو مٹانے اور نیکیوں کو پھیلانے کے راستے ڈھونڈتے۔ جب ستوپانی ختم ہو جاتا، تو پھر گھر آتے ستوپانی لیتے اور لوٹ جاتے۔

عمر کے چالیسویں سال جب کہ آپ غار حرا میں تشریف فرما تھے، اللہ کے قاصد حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ کا کلام لے کر آئے، جس کو ”وحی“ کہتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو بشارت دی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں پھر کہا: پڑھیے۔ عرب میں اس وقت پڑھنے پڑھانے کا رواج کم تھا اس لیے حضور ﷺ بھی لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے، آپ نے فرمایا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ حضرت جبرئیل نے آپ کو سینے سے لگا کر بہت زور سے دبایا اور کہا: پڑھیے، آپ نے فرمایا: مجھے پڑھنا نہیں آتا، حضرت جبرئیل علیہ السلام نے تین مرتبہ دبایا اور چھوڑا اور ہر بار یہی کہتے تھے کہ پڑھیے اور حضور ﷺ برابر یہی فرماتے رہے کہ میں پڑھنا نہیں جانتا۔

آخر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا پڑھیے۔ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ) اس وحی کا نازل ہونا تھا کہ حضور ﷺ پر رسالت کا بوجھ پڑ گیا اور آپ خوف و ہیبت سے کانپ اٹھے اور یہ بھی بات کہ سینکڑوں برس کے گمراہوں کو راہ پر لگانا اور سینکڑوں بتوں کے پیجاریوں کو اللہ کا خالص بندہ بنانا، آسان کام نہیں ہے۔ آپ گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے اور اپنی گچی ہمدرد بیوی سے تمام واقعہ بیان کیا۔ بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ڈھارس بندھائی، بولیں: ”آپ گھبراتے کیوں ہیں، اللہ آپ کو ضائع نہ ہونے دے گا۔ آپ نیکی کرتے ہیں، صدقہ دیتے ہیں، غریبوں کی مدد کرتے ہیں، یتیموں، یتیموں کو سہارا دیتے ہیں، مہمانوں کی خاطر کرتے ہیں، لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، دکھیوں کو سہارا دیتے ہیں، آپ کو کس چیز کا ڈر ہے؟“

سوالات

- ① آپ ﷺ غار حرا میں کیا کرتے تھے؟
- ② بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کن الفاظ سے آپ ﷺ کی ڈھارس بندھائی؟

۳ تیسرے صفحہ میں پڑھائیں



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]

سبق ۱۳

اللہ کا پیغام

جب حضرت جبریل علیہ السلام اللہ کا پیغام لے کر آئے، تو آپ ﷺ نے پہنچانا شروع کیا۔ آپ ﷺ لوگوں سے کہتے: ”اللہ ایک ہے، وہی سب کا خالق ہے، رازق اور حاکم ہے، اسی کا حکم مانو، اسی کی عبادت کرو۔ میں اللہ کا رسول ہوں، میری پیروی کرو، برائیوں سے بچو، بھلے کام کرو، اللہ تم سے خوش ہوگا، رہنے کو جنت دے گا، برے آدمیوں سے اللہ ناراض ہوگا، بہت ہی سخت سزا دے گا۔“

سوال

① آپ ﷺ لوگوں کو کیا دعوت دیتے تھے؟

درخط والدین

درخط معلم

تاریخ

③ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

پہلے ایمان لانے والے

سبق ۱۴

نیک لوگ آپ کی بات مان گئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے گھر سے دوست تھے، مردوں میں سب سے پہلے وہ ایمان لائے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کی نیک بی بی تھیں، عورتوں میں سب سے پہلے وہ ایمان لائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے چچا زاد بھائی تھے، لڑکوں میں سب سے پہلے وہ ایمان لائے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ کے غلام تھے، غلاموں میں سب سے پہلے وہ ایمان لائے۔ یہ چاروں بہت نیک تھے، آپ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے، آپ ﷺ کی اچھائیوں سے واقف تھے، سنتے ہی سچ جانا، فوراً ایمان لے آئے، اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو۔

سوال

① کن کن لوگوں نے سب سے پہلے ایمان قبول کیا؟

④ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

کچھ دن بعد اللہ کا حکم آیا ”اے پیغمبر! تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈراؤ۔“ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ مکہ کے قریب ایک پہاڑی ہے اس کا نام ”صفا“ ہے۔ آپ ﷺ اس پہاڑی پر چڑھ گئے اور مکہ والوں کو آواز دی، جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”میں پہاڑی کے اوپر ہوں تم پہاڑی کے نیچے، میں ادھر بھی دیکھ رہا ہوں ادھر بھی، (مگر تمھاری نظر صرف ایک طرف ہے) اگر میں کہوں کہ اس پہاڑی کے پیچھے ڈاکوؤں کی ایک فوج ہے جو تم پر حملہ کرنے والی ہے تو کیا تم یقین کرو گے؟“

سب نے ایک زبان ہو کر کہا، بے شک آپ اوپر ہیں ہر طرف دیکھ رہے ہیں، آپ صادق ہیں، امین ہیں، آپ کبھی جھوٹ نہیں بولتے، ہم آپ کی بات پر ضرور یقین کریں گے۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! یہ تو سمجھانے کے لیے ایک مثال تھی۔ یقین کرو، موت تمھارے سر پر کھڑی ہے۔ تمہیں ایک دن مرنا ہے، مگر اللہ کے پاس جانا ہے، اپنے کیے کا بدلہ پانا ہے، اگر تم ایمان لا کر نیک نہ بن گئے، تو تم پر سخت عذاب نازل ہوگا، تم صرف دنیا کو دیکھ رہے ہو اور میں آخرت کو بھی دیکھ رہا ہوں۔“

مکہ والوں نے آپ ﷺ کا وعظ سنا، کتنی سچی باتیں تھیں، پیارے رسول ﷺ نے کتنے اچھے ڈھنگ سے سمجھایا تھا، سب آپ ﷺ کو سچا جانتے تھے مگر اس سچی بات پر یقین نہ کیا، آپ ﷺ کو برا بھلا کہنے لگے، برا بھلا کہنے والوں میں آپ کا چچا ابولہب سب سے آگے آگے تھا، بولا: کیا تم نے ہمیں اسی لیے بلایا تھا؟

سوالات

① آپ ﷺ نے لوگوں کو پہاڑی پر جمع کر کے کیا فرمایا؟

② مکہ والوں نے آپ ﷺ کا جواب سن کر کیا کیا؟

۴ چوتھے صفحے میں پڑھائیں



اللہ کا دین آہستہ آہستہ پھیلتا رہا، کافر پریشان تھے، کیا کریں، کیسے حق کی راہ روکیں، محمد ﷺ اکیلے ہیں، تھوڑے سے ساتھی ہیں، بے یار و مددگار ہیں، پھر بھی لوگ ان کی طرف کھنچ رہے ہیں، باپ دادا کا دین مٹ رہا ہے۔ سب مل کر ابوطالب کے پاس گئے، بولے: ابوطالب! سارے خاندان کی عزت خاک میں مل رہی ہے، بھتیجے کو روکیے، ہمارے اور آپ کے معبودوں کو جھٹلارہے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ عبادت کے لائق صرف ایک اللہ ہے، ہم سب نادان ہیں کہ لات و منات کی پوجا کر رہے ہیں، اب پانی سر سے اونچا ہو رہا ہے۔ ابوطالب نے کسی طرح ان سے پیچھا چھڑایا۔ پیارے رسول ﷺ اپنا کام کرتے رہے، دین پھیلتا رہا۔

کافر پھر ابوطالب کے پاس آئے، ڈرایا دھمکایا، جان کا خوف دلایا!! ابوطالب سوچ میں پڑ گئے، بھتیجے کو بلایا کہا: بیٹے! مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالو..... پیارے رسول ﷺ ذرا نہ گھبرائے، بولے: چچا جان! یہ کام تو اللہ کا ہے، وہ میری مدد کرے گا، اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ میں سورج اور دوسرے ہاتھ میں چاند لا کر رکھ دیں تب بھی میں اس کام سے باز نہ آؤں گا۔ یہ کہہ کر آنسو جاری ہو گئے۔ ابوطالب بھی متاثر ہوئے بولے: جاؤ بیٹا اطمینان سے اپنا کام کرتے رہو، میں تمہیں ظالموں کے ہاتھ میں نہ دوں گا۔

سوالات

① ابوطالب نے آپ ﷺ سے کیا کہا؟

② آپ ﷺ نے ابوطالب کو کیا جواب دیا؟

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

کافر برابر مسلمانوں کو ستاتے رہے، طرح طرح کے دکھ دیتے رہے، پیارے رسول ﷺ کو ستایا، پیارے رسول ﷺ کے پیارے ساتھیوں کو ستایا۔ جب پانی سر سے اونچا ہو گیا، قرآن پڑھنا، اللہ کی عبادت کرنا، دین پر چلنا، دوسروں کو دین کی باتیں بتانا، سب دو بھر ہو گیا تو آپ ﷺ نے مسلمانوں سے فرمایا:

”پیارے ساتھیو! تم نے دین کے لیے بہت دکھ سہے، اب جو چاہے ملک حبش چلا جائے۔ حبش کا بادشاہ نجاشی ہے، نجاشی بہت نیک ہے، وہاں کوئی روک نہیں ہے، آزادی سے دین پر عمل کر سکو گے، دین پھیلانے کا بھی موقع ملے گا۔“

چنانچہ بہت سے مسلمان گھربار چھوڑ کر حبشہ چلے گئے۔ کافروں کے ظلم سے تنگ آ کر وطن چھوڑ دیا، دین کی خاطر دوسرے ملک میں جا بسے، اسی کو ”ہجرت“ کہتے ہیں۔

مگر کافروں نے اب بھی چین نہ لینے دیا، پیچھا کرتے حبشہ پہنچے، نجاشی سے شکایت کی، مسلمان دربار میں بلائے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے سردار تھے، انھوں نے نجاشی کے دربار میں ایک تقریر کی، تقریر بہت اچھی تھی۔

سوالات

① مسلمانوں نے حبشہ کی ہجرت کیوں کی؟ ② حضور ﷺ نے مسلمانوں سے کیا فرمایا؟

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر

سبق ۱۸

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بادشاہ! ہم نادان تھے، جاہل تھے، بت پوجتے،



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]

مردار کھاتے، بدکاری کرتے، آپس میں لڑتے، امیر غریب پر ظلم کرتے، نہ مہمانوں کی عزت ہوتی، نہ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ ہوتا، بھائی بھائی سے لڑتا، طاقتور کمزور کو ستاتا۔ اللہ کو ہم پر رحم آیا، ہم میں ایک رسول بھیجا، ہم سب اس سے واقف تھے، وہ بہت ہی نیک تھا، اس نے سیدھی راہ دکھائی، آپس میں محبت کرنا سکھایا۔ اس نے ہمیں سمجھایا کہ ہم بُت پوجنا چھوڑ دیں، اللہ کی عبادت کریں، سچ بولیں، وعدہ پورا کریں، برائیوں سے بچیں، گناہوں سے دُور رہیں، یتیموں کا مال نہ کھائیں، ظلم سے باز آجائیں، آپس میں مل جل کر رہیں۔ ہم نے اسے نبی جانا، اللہ کا رسول مانا، اس کی باتوں پر عمل کیا، ہماری قوم ہماری دشمن بن گئی، ہمیں ستانے لگی۔ اس لیے ہم اپنا وطن چھوڑ کر یہاں چلے آئے۔“

نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر سُنی۔ تقریر بہت اچھی تھی، بڑے غور سے سنا، ان کی باتوں کا اثر لیا، ان سے قرآن شریف سنا، قرآن شریف سن کر رونے لگے، کافروں کو نکلوا دیا۔ مسلمانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا۔ کچھ دن بعد خود بھی مسلمان ہو گئے۔ اللہ کی رحمت ہوا ان پر۔

پیارے رسول ﷺ نے ہجرت نہیں کی، آپ ﷺ حبشہ نہیں گئے، مکہ میں جھے رہے، دُکھ سہتے رہے، اللہ کی طرف بلاتے رہے۔ آپ ﷺ میلوں میں جاتے، منڈیوں میں جاتے، حج کے موقع پر جگہ جگہ سے آئے ہوئے لوگوں کو دین کی باتیں بتاتے۔ اس طرح رفتہ رفتہ مکہ کے باہر دین پھیلتا رہا۔

سوالات

- ① حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے تقریر میں کیا کہا؟ ② حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تقریر کا نجاشی پر کیا اثر پڑا؟

| | | | | |
|---|------------------------|-------|------------|--------------|
| ۴ | چوتھے صفحے میں پڑھائیں | تاریخ | دستخط معلم | دستخط والدین |
|---|------------------------|-------|------------|--------------|

مکہ مکرمہ میں اسلام دھیرے دھیرے پھیلنے لگا، روزانہ کوئی نہ کوئی اسلام قبول کر لیتا۔ دشمنوں کو بہت فکر ہوئی، انھوں نے ہمارے نبی ﷺ اور مسلمانوں کا بایکاٹ کیا اور شعب ابی طالب میں قید کر دیا۔ مسلمانوں کو سخت تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اس گھاٹی میں کھانے پینے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔ مسلمان؛ بوڑھے، بچے، عورتیں سب بھوک پیاس کی شدت برداشت کرتے تھے۔ مسلمان تین سال تک اسی حالت میں گھاٹی میں قید رہے۔

سوالات

① مسلمانوں کو شعب ابی طالب میں کن تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا؟

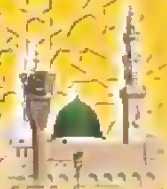
② مسلمان شعب ابی طالب میں کتنے سال رہے؟

⑤ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

گھاٹی سے نجات پانے کے کچھ ہی عرصہ بعد نبوت کے دسویں سال آپ ﷺ کے مہربان چچا ابوطالب کا انتقال ہو گیا۔ ابھی چچا کا غم تازہ ہی تھا کہ وفادار اور جاں نثار بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بھی وفات ہو گئی۔ ان دونوں واقعات سے ہمارے نبی ﷺ کو سخت صدمہ پہنچا۔ ہمارے نبی ﷺ نے اس سال کو ”غم کا سال“ قرار دیا، اب قریش کو گھلےم گھلا ستانے کا موقع مل گیا۔ پہلے تو ابوطالب کے لحاظ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی خاطر کچھ دبے رہتے تھے؛ لیکن اب میدان صاف تھا۔ مشرکین مکہ نے ہمارے نبی ﷺ کو بہت ستانا اور تکلیفیں پہنچانا شروع کر دیا۔

سوالات

① آپ ﷺ نے نبوت کے دسویں سال کو غم کا سال کیوں قرار دیا؟



۴۔ اسلامی تربیت

[سیرت]

۲) ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد کیا ہوا؟

۵) پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۱

طائف کا سفر

مکہ سے تقریباً پچاس میل دور ایک بستی ہے، اس کا نام طائف ہے۔ مکہ میں دین کا کام کرتے کرتے بہت دن ہو گئے تھے، مکہ کا ایک ایک آدمی آپ ﷺ کا دشمن تھا۔ کوئی آپ ﷺ کی بات پر دھیان نہ دیتا۔ آپ ﷺ نے سوچا کہ اب طائف جا کر کیوں نہ اللہ کا پیام سناؤں۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں کچھ لوگ سنیں اور کچھ ساتھی مل جائیں اور مل کر اللہ کے دین کا کام کریں۔ یہ سوچ کر آپ ﷺ طائف گئے، طائف کے لوگ بہت بُرے تھے، انھوں نے آپ کی باتیں نہیں سنیں، آپ ﷺ کے ساتھ بہت بُرا سلوک کیا، پتھروں سے مارا، گالیاں دیں، ستانے کے لیے نادان اور شریر بچے پیچھے لگا دیے۔ آپ لہو لہان ہو گئے؛ مگر بددعا نہ کی، برابر دُعا ہی کرتے رہے کہ اے اللہ! یہ ناواقف ہیں اُن کو ہدایت دے۔ درود ہو پیارے رسول پر، سلام ہو پیارے رسول پر۔

سوالات

۱) آپ ﷺ نے طائف کا سفر کیوں کیا؟ ۲) طائف والوں نے آپ ﷺ کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

۵) پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۲

معراج

ہمارے نبی ﷺ طائف سے واپس مکہ تشریف لائے اور مکہ میں پھر تبلیغ کرنے لگے۔ مسلسل تکلیفوں کے بعد اللہ کی طرف سے آپ پر ایک انعام ہوا اور معراج کا عظیم الشان واقعہ پیش آیا۔ نبوت کو دس سال گزر چکے تھے۔ ایک رات ہمارے نبی ﷺ اپنی چچا

زاد بہن اُمّ ہانی کے گھر آرام فرما رہے تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور آپ کو معراج کی خوشخبری سنائی۔ پھر ایک تیز رفتار سواری پیش کی، جس کا نام ”براق“ تھا۔ جس پر سوار ہو کر آپ ﷺ مکہ سے بیت المقدس آئے اور وہاں سے ساتوں آسمانوں کا سفر کیا، جنت و جہنم کو دیکھا اور پھر اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوئے، وہاں آپ ﷺ کو پانچ نمازوں کا تحفہ ملا پھر آپ ﷺ اسی سواری سے واپس مکہ تشریف لائے۔

سوالات

- ① معراج کا واقعہ بیان کرو۔
- ② معراج میں آپ کی سواری کا نام کیا تھا؟
- ③ معراج میں آپ ﷺ کو کیا تحفہ ملا؟

پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۳ مدینہ منورہ کی ہجرت

مدینہ منورہ عرب کا ایک مشہور شہر ہے، یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۳۵۵ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، مدینے میں رہنے والے کچھ لوگ بت پرست اور کچھ یہودی تھے، بت پرستوں کے دو بڑے خاندان ”اوس و خزرج“ تھے، مدینہ کے لوگ ہر سال حج کے لیے مکہ جاتے، پیارے رسول ﷺ ان سے ملتے اور چپکے چپکے دین کی باتیں بتاتے، مدینہ کے لوگ نیک تھے، وہ پیارے رسول ﷺ کی باتیں دھیان سے سنتے، ان میں سے بہت سے مسلمان ہو گئے۔ اس طرح اللہ کا دین مدینہ پہنچا۔

مکہ میں دین کی باتیں پہنچاتے پہنچاتے آپ ﷺ کو تیرہ سال ہو گئے تھے۔ مکہ والوں نے آپ ﷺ کو ستایا، جب ان میں حضور ﷺ کی باتیں سننے والا کوئی نہ رہا۔ اُلٹے جان کے درپے ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ اب مدینہ کو ہجرت کر جائیں۔ بہت سے مسلمان مدینہ کو ہجرت کر چکے تھے۔



ایک رات کافروں نے طے کیا۔ توبہ توبہ! پیارے رسول ﷺ کو جان سے مار دیا جائے، اس ”نور“ کو ہمیشہ کے لیے بجھا دیا جائے۔ بد بختوں نے یہ ترکیب سوچی کہ ہر قبیلے کا ایک ایک آدمی جمع ہو اور پیارے رسول ﷺ کا گھر گھیر لیں اور جب آپ ﷺ گھر سے نکلیں تو سب ایک ساتھ آپ ﷺ پر حملہ کر دیں۔ آپ ﷺ کو جان سے مار دیں، اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس سازش کی خبر دے دی۔ آپ نے اپنے بستر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سلا دیا تاکہ وہ آپ ﷺ کے پاس رکھی ہوئی امانتیں لوگوں کو پہنچا دیں اور آپ ﷺ قرآن شریف کی آیتیں پڑھتے ہوئے گھر سے نکلے۔ مٹھی میں کچھ کنکریاں بھر کر ان کی طرف پھینکیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا اور پیارے رسول ﷺ کو کوئی بھی نہ دیکھ سکا۔ آپ ﷺ کے سچے دوست حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہو لیے اور دونوں مل کر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک غار ہے ”غار ثور“، اس میں دونوں چھپ گئے۔ کافروں نے پیچھا کیا۔ دُور دُور جا سوس بھیجے۔ ایک کافرو غار کے منہ پر پہنچا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فکر مند ہوئے، پیارے رسول ﷺ نے کہا: ”ڈرو نہیں، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“ اللہ نے اس کافر کی مٹ مار دی اور وہ آپ ﷺ کو نہ دیکھ سکا۔

تین دن کے بعد آپ ﷺ مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے۔ مدینہ کے لوگ کئی دن سے برابر آپ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے، پہنچے تو لوگ بہت خوش ہوئے، بچیاں گیت گانے لگیں اور ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ حضور ﷺ ہمارے گھر ٹھہریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں وہیں ٹھہروں گا جہاں اونٹنی جا کر بیٹھ جائے گی، یہ شرف حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کو ملا۔

سوالات

- ① مدینہ کہاں ہے؟ اور مدینہ میں کون لوگ رہتے تھے؟ ② آپ ﷺ کو ہجرت کا حکم کب ہوا؟
- ③ کافروں نے کیا مشورہ کیا؟ ④ ہجرت کا واقعہ مختصر بیان کرو۔

| | | | |
|---------------------------|-------|------------|--------------|
| پانچویں مہینے میں پڑھائیں | تاریخ | دستخط معلم | دستخط والدین |
|---------------------------|-------|------------|--------------|

تعریف

آسان دین: اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی ﷺ کے طریقے پر زندگی گزارنے کو ”دین“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن: الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا
[سورۃ مائدہ: ۳]

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لیے) پسند کر لیا۔

اسلام مکمل نظام زندگی کا نام ہے۔ اس میں جہاں دل و جان سے ایک اللہ کی وحدانیت رسول کی رسالت اور یوم آخرت پر ایمان لانے کا حکم ہے، وہیں پنج وقتہ نمازوں کے اہتمام، رمضان کے روزوں کی پابندی، زکوٰۃ کی ادائیگی اور حج کرنے کا مطالبہ ہے۔ ساتھ ہی ساتھ تجارتی لین دین میں امانت داری و سچائی اختیار کرنے کا حکم اور دھوکہ دینے اور جھوٹ بولنے سے اجتناب کی تعلیم ہے نیز اپنے اخلاق و کردار کو سنوارنے کی بھی تلقین و ہدایت دی گئی ہے۔ اسی لیے دین کے مشہور پانچ شعبے قرار دیے گئے ہیں:

① ایمانیات: اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جن پر ایک مسلمان کو دل سے پکا یقین رکھنا ضروری ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار کرنا۔

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

② عبادات: اس سے مراد وہ نیک اعمال ہیں جو اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں: جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، قرآن کی تلاوت، دین کا علم حاصل کرنا وغیرہ۔

③ معاملات: اس سے مراد خرید و فروخت، تجارت و بزنس، آپسی لین دین اور وراثت وغیرہ کو احکام شریعت کے مطابق انجام دینا ہے۔ جیسے ناپ تول میں کمی نہ کرنا، امانت میں خیانت نہ کرنا، مال وراثت تمام حق داروں میں تقسیم کرنا وغیرہ۔

④ معاشرت: اس سے مراد یہ ہے کہ جن لوگوں کے درمیان ہم رہتے ہیں، ان کے ساتھ کیسا سلوک اور کیسا برتاؤ کرنا چاہیے اور ہمارے اوپر ان کے کیا حقوق و فرائض ہیں۔ جیسے ماں باپ کی فرماں برداری کرنا، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، کسی کو تکلیف نہ پہنچانا وغیرہ۔

⑤ اخلاقیات: اس سے مراد اچھے اخلاق اور اچھی عادتیں ہیں، جن کا ہر ایک انسان کے اندر ہونا ضروری ہے۔ جیسے: سچائی، امانت داری، وعدہ پورا کرنا، بغض و حسد اور غیبت سے بچنا وغیرہ۔

کامل و مکمل مسلمان وہی ہے جس کی پوری زندگی شریعت کے مطابق گزرے اور جن کے ایمان و عقائد، عبادت و بندگی، تجارت و لین دین، آپسی تعلقات، اخلاق و عادات سب کچھ احکام شریعت کے موافق ہو، اگر کوئی انسان دین کے کسی شعبے میں اسلامی احکام پر عمل نہیں کرتا ہے، تو وہ کامل مومن نہیں ہو سکتا۔ مثلاً ایک شخص ہے، جس کا عقیدہ تو درست ہے، عبادتیں بھی خوب کرتا ہے، مگر لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے، وعدہ خلافی کرتا ہے، دوسروں کو تکلیف پہنچاتا ہے، اس کے اخلاق و کردار گندے ہیں، تو ایسا شخص اللہ کے نزدیک پسندیدہ اور کامل مسلمان نہیں ہو سکتا؛ بلکہ قیامت کے دن اس کی یہ عبادتیں بھی کچھ کام نہ دیں گی اور وہ اپنی

بدکرداریوں کی بنیاد پر عذاب الہی میں گرفتار ہو جائے گا، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو پورے طور پر اسلام کے تابع کر دیں اور اپنی زندگی اس کے مطابق گذاریں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً** [سورہ بقرہ: ۲۰۸]
ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے: **وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ** [سورہ آل عمران: ۱۰۲]
ترجمہ: اور تم ہرگز جان نہ دینا مگر مسلمان ہونے کی حالت میں۔

لہذا ہمیں اپنے عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات وغیرہ زندگی کے تمام شعبوں کو اسلام کے سانچے میں ڈھال دینا چاہیے۔ اسی میں ہماری کامیابی اور نجات ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام ہی کو ہمارے لیے بطور دین کے پسند کیا ہے، اسی سے اللہ خوش ہوتے ہیں۔ اسلام کے علاوہ جتنے بھی مذاہب ہیں سب باطل اور منسوخ ہیں۔ اب قیامت تک اسلام ہی رہے گا۔ ہر انسان کی نجات اور کامیابی اسلام ہی میں ہے۔ اسی کو اختیار کرنے پر پاکیزہ زندگی کا وعدہ ہے اور جنت میں داخلے اور بے حساب رزق کی خوشخبری ہے۔

ہدایت برائے استاذ

آسان دین کے مضمون سے ہمارا منشاء بچوں کی ذہنی تربیت اور ایمانیات اور عبادات کے ساتھ ساتھ زندگی کے ہر شعبے میں پورے دین کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کا پابند بنانا ہے۔ لہذا آسان دین کے عنوان کے تحت دین کے مشہور پانچوں شعبوں سے متعلق الگ الگ عنوان کے تحت مضامین دیے جا رہے ہیں۔

آسان دین کے اسباق خود پڑھ کر یا طلبہ سے پڑھوا کر اچھی طرح سمجھا دیں اور ان مضامین میں دی گئی ہدایات کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی ترغیب دیں۔

سبق ۱۔ ایمانیات پر سب کو اللہ نے پیدا کیا ہے

اللہ تعالیٰ خالق ہے، اسی نے تمام چیزوں کو پیدا کیا، زمین کو بنایا، آسمانوں کو بغیر ستون کے قائم رکھا، چاند و سورج اور ستاروں کو بنایا، وہی آسمان سے بارش برساتا ہے، وہی زمین سے درخت اور پودے اگاتا ہے اور ہمارے لیے بہت سارے پھل اور پھول پیدا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہی ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جس سے تمہیں پینے کی چیزیں حاصل ہوتی ہیں اور اسی سے درخت اگتے ہیں جن میں تم موبیشیوں کو پھرتے ہو۔ اسی سے اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کھیتیاں زمینوں، کھجور کے درخت، انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان سب باتوں میں ان لوگوں کے لیے بڑی نشانی ہے جو سوچتے سمجھتے ہوں۔ [سورہ نحل: ۱۱۰، ۱۱۱]

اللہ تعالیٰ ہی نے ہم سب کو پیدا کیا ہے، ہمارے ماں باپ کو پیدا کیا ہے، تمام انسانوں کے وہی خالق ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ [سورہ رحمن: ۱۴]

ترجمہ: اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھٹکھٹاتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔

تم یہ سوچتے ہو گے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کیسے بنایا اور کب سے انسانوں کا سلسلہ شروع ہوا! تو معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام ہیں، جب اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا، تو فرشتوں سے کہا: میں زمین میں ایک ایسی مخلوق پیدا کرنے والا ہوں جنہیں میں اپنا خلیفہ اور قائم مقام بناؤں گا۔ فرشتوں نے کہا: کیا آپ ایسی مخلوق بنائیں گے جو زمین پر فتنے پھیلائے گی اور فساد کرے گی، حالانکہ ہم سب آپ کی خوب عبادت کرتے ہیں اور تسبیح بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے، پھر اللہ تعالیٰ نے پانی اور مٹی سے ایک پاکیزہ صورت بنائی اور اس میں روح پھونکی اور اس کا نام ”آدم“ رکھا۔ انھیں تمام چیزوں کے نام سکھائے، ان کے فائدے بتائے، اور

فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا، مگر ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا اور گھمنڈ میں آکر اللہ کی نافرمانی کی، اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا اور اس کو جنت سے نکال دیا، ابلیس اسی وقت سے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا دشمن بن گیا۔

حضرت آدم علیہ السلام ہی سے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے ذریعے ان کی بیوی حضرت حوا علیہا السلام کو پیدا کیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کو حکم دیا کہ جنت میں جو چاہو کھاؤ پیو، مگر ایک درخت کے بارے میں فرمایا کہ اس کے قریب بھی مت جانا۔ دونوں جنت میں خوب مزے سے رہنے لگے، ابلیس تو پہلے ہی سے ان کا دشمن تھا، اس پر ان کا جنت میں اس طرح رہنا بہت ناگوار گذرا، اس نے یہ ٹھان لی کہ دونوں کو جنت سے نکال کر ہی دم لوں گا۔ اس نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا: جانتے ہو تمہیں اس درخت کے قریب جانے سے کیوں منع کیا گیا ہے؟ اس لیے کہ اگر درخت کا پھل کھا لو گے تو ہمیشہ جنت ہی میں رہو گے اور اگر نہیں کھایا تو جنت سے نکال دیے جاؤ گے، میں تمہارا سچا دوست ہوں، تم میری بات مان لو۔ حضرت آدم علیہ السلام اس کے بہکاوے میں آ گئے اور اس درخت کا پھل کھا لیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا عتاب نازل ہوا اور حضرت آدم و حضرت حوا علیہما السلام کو دنیا میں بھیج دیا، حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خوب معافی مانگی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا، دونوں اس زمین پر رہنے لگے، ان کی اولاد دیں ہوئیں اور آہستہ آہستہ پوری دنیا میں پھیلتی چلی گئیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سب سے پہلے انسان ہیں اور آج تک جتنے انسان پیدا ہوئے ہیں یا قیامت تک ہوں گے وہ سب ان ہی کی اولاد ہیں، اسی لیے ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے انہیں ”آدمی“ بھی کہا جاتا ہے۔

سبق ۲۔ عبادات پر ”بِسْمِ اللّٰهِ“ سے ہر کام شروع کرنا

ہر اچھے کام کو ”بِسْمِ اللّٰهِ“ سے شروع کرنا بہت ہی پسندیدہ عمل ہے اور مسلمانوں کی ایک خاص پہچان ہے۔ جس کام کو ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھ کر شروع کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس میں برکت دیتے ہیں اور جس کام کو ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھ کر شروع نہیں کیا جاتا، اس سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: ”كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ أَقْطَعُ۔“
[کنز العمال: ۲۳۹۱، معانی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
ترجمہ: ہر وہ اہم کام جس کو ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ سے شروع نہ کیا گیا ہو، وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ ہر اچھے کام کے شروع میں ”بِسْمِ اللّٰهِ“ ضرور پڑھا کرتے تھے۔ اس لیے ہم مسلمانوں کو بھی آپ ﷺ کی اس سنت پر عمل کرنا چاہیے۔ گھر میں داخل ہوتے وقت، گھر سے نکلے وقت، کھانا کھاتے وقت، پانی پیتے وقت، کپڑے پہنتے وقت، جوتے پہنتے وقت، کوئی کتاب پڑھتے وقت، کچھ لکھتے وقت، اپنے کاروبار کا کوئی کام شروع کرتے وقت، کسی سے کوئی نیا معاملہ کرتے وقت، الغرض ہر کام کے شروع میں ”بِسْمِ اللّٰهِ“ ضرور پڑھ لینا چاہیے اور اپنے روزانہ کے کاموں میں ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھنے کو اپنا معمول بنا لینا چاہیے۔ یہ بہت ہی آسان عمل ہے، اس میں کوئی محنت اور پریشانی نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں وقت لگتا ہے اور ہمیں بہت سارے فائدے حاصل ہو جاتے ہیں، حضور ﷺ کی سنت پر عمل ہو جاتا ہے، ایسے کاموں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکتیں بھی اترتی ہیں اور نامہ اعمال میں نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور ”بِسْمِ اللّٰهِ“ پڑھنے کی برکت سے بہت سارے کام جو ظاہر ہیں ہمیں دنیوی نظر آتے ہیں، وہ ہمارے لیے عبادت بن جاتے ہیں۔

سبق ۳۔ معاملات پر انصاف اور رواداری

سب کے ساتھ انصاف اور رواداری کا معاملہ کرنا اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔ اسلام میں ہر ایک کے ساتھ انصاف کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور نا انصافی سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کرنے کا اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے۔ [سورہ نحل: ۹۰]

پھر عدل و انصاف کرنے کا یہ حکم صرف اپنوں کے ساتھ ہی نہیں دیا گیا ہے، بلکہ یہ حکم سب کے بارے میں ہے، حتیٰ کہ دشمنوں کے حق میں بھی عدل و انصاف ہی کی تاکید کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم اس کے ساتھ انصاف نہ کرو، تم انصاف سے کام لو، یہی طریقہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔ [سورہ مائدہ: ۸]

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ کسی شخص سے یا کسی قوم سے اگر بالفرض ہماری دشمنی اور لڑائی ہو، تب بھی ہم ان کے ساتھ کوئی بے انصافی نہ کریں اور اگر بے انصافی کریں گے تو اللہ کے نزدیک سخت گناہ گار ہوں گے۔ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا: عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کرنے والے قیامت کے دن اللہ کے نزدیک دوسرے سب لوگوں سے زیادہ پیارے اور محبوب ہوں گے اور ان کو اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قرب حاصل ہوگا۔ اور ظلم و نا انصافی کے ساتھ حکومت کرنے والے قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغض ہوں گے اور اللہ سے دور ہوں گے۔ [ترمذی: ۱۳۲۹، ابن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

اس لیے ہم کو سب کے ساتھ انصاف و رواداری کا معاملہ کرنا چاہیے اور کسی کے ساتھ ظلم و نا انصافی نہیں کرنا چاہیے۔ محمود غزنوی بہت بڑے فاتح اور رعایا پرور بادشاہ گذرے ہیں۔ وہ اپنی رعایا کے ساتھ بہت عدل و انصاف کرتے تھے، ان کے عدل و انصاف کے بہت سے قصے مشہور ہیں۔ ایک مرتبہ ایک سوداگر نے محمود غزنوی سے ان کے لڑکے مسعود کے بارے میں شکایت کی اور کہا کہ میں پر دیسی سوداگر ہوں اور مدت سے اس شہر میں پڑا ہوں،

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

گھر جانا چاہتا ہوں مگر نہیں جاسکتا۔ کیوں کہ شہزادہ نے مجھ سے ساٹھ ہزار دینار کا سودا خریدا ہے اور قیمت نہیں ادا کرتا ہے، میں چاہتا ہوں کہ شہزادہ مسعود کو قاضی کے سامنے بھیجا جائے۔ محمود غزنوی کو سوداگر کا واقعہ سن کر بہت رنج ہوا اور مسعود کو حکم دیا کہ یا تو سوداگر کا معاملہ صاف کرو، یا اس کے ساتھ کچھری میں قاضی کے سامنے حاضر ہو جاؤ، تاکہ شرعی حکم جاری کیا جائے۔ جب سلطان محمود غزنوی کا پیغام مسعود کے پاس پہنچا، تو اس نے فوراً اپنے خزانچی سے پوچھا کہ میرے ذاتی خزانے میں کس قدر نقد ہیں۔ اس نے کہا کہ بیس ہزار دینار۔ مسعود نے کہا کہ یہ رقم سوداگر کو دے دو اور باقی کے لیے تین دن کی مہلت مانگ لو۔ اور محمود غزنوی کی خدمت میں یہ کہلا بھیجا کہ میں نے بیس ہزار دینار اس وقت ادا کر دیے ہیں اور تین دن میں باقی بھی ادا کر دوں گا۔ سلطان نے کہا کہ میں کچھ نہیں جانتا، جب تک تم سوداگر کا روپیہ ادا نہ کرو گے میں تمہاری صورت دیکھنا نہیں چاہتا۔ مسعود کو جب یہ جواب ملا تو اس نے ادھر ادھر سے قرض لے کر فوری طور پر سوداگر کو ادا کر دیئے۔ اس طرح کے اور بھی قصے محمود غزنوی کے عدل و انصاف کے بارے میں مشہور ہیں۔ انہوں نے سب کے ساتھ رواداری برتی۔ انہوں نے غیر مسلموں کو بھی اپنی فوج میں بڑے بڑے عہدے دیے تھے، ہندو راجاؤں کی فوج کا اعلیٰ افسر تھا۔ تو لکٹ نامی شخص بھی اس کی سلطنت کا رکن تھا۔

چھٹے مہینے میں پڑھائیں [۶]

سبق ۴۔ معاشرت پر والدین کا ادب و احترام

اسلام نے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ان کا ادب و احترام کرنے کی تعلیم دی ہے، کیوں کہ ماں باپ ہماری پرورش کرتے ہیں، ہماری ہر ضرورت کا خیال رکھتے ہیں، ہماری خاطر اپنا آرام قربان کر دیتے ہیں، ان کا ہم پر بڑا احسان ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ اور ان کا ادب و احترام کرنے کا حکم دیا ہے، قرآن کریم میں ہے: ”تمہارے رب نے صاف صاف حکم دیا ہے کہ تم اس

کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ اگر وہ تمہارے پاس ہوں اور ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں، تو انہیں ”اُف“ تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑکو، ان سے خوب ادب سے بات کرو۔ [سورہ اسرا: ۲۳]

ماں باپ کی خدمت کرنے اور ان کو راضی رکھنے میں ہمارے لیے بہت فائدے ہیں، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ ایک مرتبہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! اولاد پر ماں باپ کا کتنا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دونوں تمہاری جنت اور دوزخ ہیں۔ [ابن ماجہ: ۳۶۶۲، سنن ابی داؤد: ۴۸۵۶]

یعنی جو شخص ماں باپ کی خدمت کرے گا، ان کا کہنا مانے گا، ان کو راضی رکھے گا اور ان کی عزت کرے گا، تو اسے جنت ملے گی اور جو شخص ان کو تکلیف پہنچائے گا، ان کو ناراض کرے گا، ان کا دل دکھائے گا اور ان کا کہنا نہیں مانے گا تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈال دے گا۔ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو فرماں بردار اولاد اپنے ماں باپ کو محبت کی نظر سے دیکھے، تو اسے ہر نگاہ پر ایک مقبول حج کا ثواب ملے گا۔ لوگوں کو بڑا تعجب ہوا، انھوں نے پوچھا: اگر وہ دن میں سو مرتبہ دیکھے (تو کیا ہر مرتبہ مقبول حج کا ثواب ملے گا؟)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! (ہر مرتبہ اس کو مقبول حج کا ثواب ملے گا)۔

[شعب الایمان: ۷۸۵۶، سنن ابی داؤد: ۴۸۵۶]

اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ماں باپ سے محبت کریں، ان کی عزت کریں، ہمیشہ ان کو آرام پہنچائیں، کبھی بھی ان کو ذرہ برابر تکلیف نہ پہنچنے دیں، ہر حال میں ان سے نرمی اور ادب سے بات کریں اور ہمیشہ ان کے لیے دعا کرتے رہیں۔ اگر ہم ان کو راضی رکھیں گے، تو اللہ تعالیٰ بھی ہم سے راضی رہیں گے اور اگر ہم ان کو ناراض کر دیں گے، تو اللہ تعالیٰ بھی ہم سے ناراض ہو جائیں گے۔

چھ مہینے میں پڑھائیں

۶

سبق ۵۔ اخلاقیات پر کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلاؤ

لوگوں سے مانگنا اور سوال کرنا انتہائی بری عادت ہے، یہ مسلمان کی غیرت کے خلاف ہے کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ اسلام ایسے برے فعل کو بالکل پسند نہیں کرتا اور اپنے ماننے والوں کو اس سے بچنے کی تاکید کرتا ہے اور ہر ایک کو خود داری اختیار کرنے اور محنت کے ذریعے کماتا کر اپنی روزی کا انتظام کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ انسانوں کا اپنی کمائی سے کھانا اور اپنی روزی کا انتظام کرنا، لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم میں سے کسی (ضرورت مند) آدمی کا رسی لے کر جنگل جانا اور لکڑیوں کا ایک گٹھا اپنی کمر پر لا کر لانا اور اس کو بیچنا اور اس طرح اپنے آپ کو اللہ کی توفیق سے سوال کی ذلت و رسوائی سے بچا لینا بہت بہتر ہے اس سے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے پھر خواہ وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔“

حدیث میں ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ انصار میں سے ایک (مُفلس اور غریب) شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے کچھ مانگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز نہیں ہے؟ انھوں نے عرض کیا: بس ایک کبیل ہے جس کا کچھ حصہ ہم اوڑھ لیتے ہیں اور کچھ بچھا لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس سے ہم پانی پیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں چیزیں میرے پاس لے آؤ۔ انھوں نے وہ دونوں چیزیں آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ ﷺ نے وہ کبیل اور پیالہ ہاتھ میں لیا اور (نیلام کے طریقے پر) حاضرین سے فرمایا: کون ان دونوں چیزوں کو خریدنے کے لیے تیار ہے؟ ایک صاحب نے عرض کیا: حضرت! میں ایک درہم میں ان کو لے سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون ایک درہم سے زیادہ دے گا۔ (یہ بات آپ ﷺ نے دو دفعہ یا تین دفعہ فرمائی) ایک دوسرے صاحب نے عرض کیا کہ حضرت!

میں دو درہم میں لے سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے دونوں چیزیں اُن کو دے دیں اور اُن سے دو درہم لے لیے اور اس انصاری شخص کے حوالے کیا اور فرمایا: ان میں سے ایک درہم سے تم کھانے کا کچھ سامان لے کر اپنے اہل و عیال کو دے دو اور دوسرے درہم سے ایک کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ۔ انھوں نے ایسا ہی کیا اور کلہاڑی لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس کلہاڑی میں لکڑی کا ایک مضبوط دستہ لگا دیا اور اُن سے فرمایا: جاؤ اور جنگل کی لکڑیاں لا کر بیچو اور اب میں پندرہ دن تک تم کو نہ دیکھوں، چنانچہ وہ صاحب چلے گئے اور آپ ﷺ کی ہدایت کے مطابق جنگل کی لکڑیاں لا کر بیچتے رہے۔ پھر ایک دن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انھوں نے اپنی محنت اور لکڑی کے کاروبار سے دس درہم کمالے تھے، جن میں انھوں نے کچھ کا کپڑا خریدا اور کچھ کا غلہ وغیرہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی محنت سے کماتا تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن تمہارے چہرے پر لوگوں کے مانگنے کا داغ ہو۔

[ابوداؤد: ۱۶۳۱، سنن ابن ماجہ، ص ۱۸۷]

| | | | | |
|---|----------------------|-------|------------|--------------|
| ۶ | چھ مہینے میں پڑھائیں | تاریخ | در خط معلم | در خط والدین |
|---|----------------------|-------|------------|--------------|

سبق ۶۔ ایمانیات پر اسلام کی تعلیم

دین اسلام بہت اچھا مذہب ہے، اچھی باتیں سکھاتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے، سارے لوگوں کی بھلائی اور کامیابی اسلام ہی میں ہے، اسلام سچا مذہب ہے، وہ ہمیں سکھاتا ہے کہ اللہ ایک ہے، وہ پاک اور بے عیب ہے، اس کا کوئی شریک و سا جھی نہیں ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

اسلام ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ ہم ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کریں، بھائی بہنوں کے ساتھ مل جل کر رہیں، رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کریں، کسی کا حق نہ دبائیں، کسی کے

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

ساتھ بدسلوکی اور بدتمیزی نہ کریں، بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر رحم کریں، ہمیشہ سچ بولیں کبھی جھوٹ نہ بولیں، سب کے ساتھ انصاف کا معاملہ کریں، کسی پر ظلم نہ کریں، پڑوسیوں اور ہمسایوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں، کوئی بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کے لیے جائیں، دل میں کینہ نہ رکھیں، کسی کی غیبت نہ کریں، دوسروں کے ساتھ بھی خیر خواہی کا معاملہ کریں، کسی کے حق میں برا نہ چاہیں، حلال روزی کمائیں اور حرام کمائی سے بچیں، زبان سے بھلی باتیں ہی نکالیں اور گالی گلوچ اور بری باتوں سے پرہیز کریں، کسی سے کچھ وعدہ کریں، تو اس کو پورا کریں، کسی کا مال چھین کر لینا، چوری کرنا، یا کسی کا حق دبا لینا بڑے گناہ کا کام ہے، شراب پینا جو اکیلنا، سودی لین دین کرنا بھی ناجائز اور حرام ہے، ان سب سے بچتے رہیں۔

غرض اسلام سراسر اچھائیوں کی تعلیم دیتا ہے، دنیا و آخرت کی کامیابی کی راہ دکھاتا ہے، اسلام ہی تمام لوگوں کے لیے نجات کا سیدھا راستہ ہے، اور وہی راستہ لوگوں کو اللہ تک پہنچانے والا ہے، ہم زندگی گزارنے کے معاملے میں آزاد نہیں ہیں کہ جس راستے پر چاہیں چلیں، اس لیے کہ ہر راستہ اللہ تک پہنچانے والا نہیں ہے، بلکہ اللہ تک پہنچانے والا راستہ صرف اسلام ہے۔ جو شخص بھی اسلام سے ہٹ کر زندگی گزارے گا، اسے کبھی کامیابی نہیں مل سکے گی، اسے ہمیشہ نقصان اٹھانا پڑے گا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی پسندیدہ اور مقبول دین ہے، اس کے علاوہ کوئی دین اور دھرم اللہ کے یہاں مقبول نہیں ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک (معتبر) دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

[سورہ آل عمران: ۱۹]

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے: اور جو کوئی شخص اسلام کے علاوہ کوئی دین اختیار کرنا چاہے گا تو اس سے وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا۔

[سورہ آل عمران: ۸۵]

۷۔ ساتویں صفحے میں پڑھائیں

سبق ۷۔ عبادات پر نماز کی تاکید

”نماز“ اسلام کا دوسرا رکن ہے، قرآن وحدیث میں نماز پڑھنے کی سخت تاکید کی گئی ہے، یہ تمام عبادتوں میں سب سے افضل عبادت ہے، نماز ہر مسلمان پر فرض ہے اور ظاہری طور پر مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہی ہے، گویا یہ مسلمانوں کی ایک خاص نشانی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشُّرْكِ وَالْكَفْرِ تَرَكَ الصَّلَاةَ۔“ [مسلم: ۲۵۶، من جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: آدمی اور کفر و شرک کے درمیان نماز چھوڑ دینے ہی کا فرق ہے۔

اسلام میں نماز کو جتنی اہمیت دی گئی ہے، کسی اور عبادت کو اتنی اہمیت نہیں دی گئی۔ نماز کو چھوڑنا یا اس کو ادا کرنے میں لا پرواہی کرنا سخت گناہ ہے، اس سے اللہ تعالیٰ بہت ناراض ہوتے ہیں۔ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ اہتمام سے نماز ادا کرے گا، تو وہ (نماز) قیامت کے دن اس کے واسطے نور ہوگی، (جس سے قیامت کی اندھیریوں میں اس کو روشنی ملے گی اور اس کے ایمان والا ہونے اور اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بندہ ہونے کی نشانی) اور دلیل ہوگی اور اس کے لیے نجات کا ذریعہ بنے گی اور جو شخص نماز کی ادائیگی کا اہتمام نہیں کرے گا، تو وہ اس کے واسطے نہ نور بنے گی اور نہ دلیل ہوگی اور نہ ہی نجات کا ذریعہ ہوگی اور وہ بد بخت قیامت میں قارون، فرعون، ہامان اور امیہ بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ [مسند احمد: ۶۵۷، من عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

اس لیے ہم لوگوں کو کبھی بھی نماز نہیں چھوڑنی چاہیے۔ اس کو وقت پر ادا کرنے اور جماعت کے ساتھ پڑھنے کا پورا اہتمام کرنا چاہیے۔ اگر کبھی کسی سخت مجبوری کی وجہ سے نماز قضا ہو جائے، تو جلد سے جلد پڑھ لینے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر ہم نہیں پڑھیں گے، تو اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہو جائیں گے اور ہم کو جہنم میں ڈال دیں گے۔

۷۔ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

سبق ۸۔ معاملات پر احسان کا شکریہ ادا کرنا

حضور ﷺ نے جہاں ایک دوسرے کو ہدیہ دینے کی تعلیم دی ہے اور اس کے فضائل بیان کیے ہیں وہیں ہدیہ دینے والوں اور احسان کرنے والوں کو بدلہ دینے اور کم از کم انھیں دُعا دینے کی ہدایت فرمائی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو ہدیہ تحفہ دیا جائے تو اگر اس کے پاس بدلے میں دینے کے لیے کچھ موجود ہو تو وہ اس کو دیدے اور جس کے پاس بدلے میں تحفہ دینے کے لیے کچھ نہ ہو تو وہ (بطور شکریہ کے) اس کی تعریف کرے اور اس کے حق میں دعائے خیر کہے۔ جس نے ایسا کیا اس نے شکریہ کا حق ادا کر دیا اور جس نے ایسا نہیں کیا اور احسان کے معاملے کو چھپایا، تو اس نے ناشکری کی۔

[ابو داؤد: ۴۸۱۳، ابن ماجہ: ۴۸۱۳، ترمذی: ۲۰۳۵، سنن ابی داؤد: ۴۸۱۳]

حضور ﷺ کو جب کوئی ہدیہ اور تحفہ بھیجتا تھا، تو آپ ﷺ اس کو قبول فرماتے اور اس کا بدلہ بھی دیا کرتے تھے اور ان کے لیے دُعاے خیر بھی فرمایا کرتے تھے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ جس آدمی پر کسی نے کوئی احسان کیا اور اس نے احسان کرنے والوں کو یہ دُعا دی: ”جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا“ (یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے)، تو اس نے اس شخص کی پوری تعریف کر دی۔

[ترمذی: ۲۰۳۵، سنن ابی داؤد: ۴۸۱۳، سنن ابی داؤد: ۴۸۱۳]

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ایسے لوگوں کو تعلیم دی ہے جو احسان کرنے والوں کو بدلہ دینے کی حیثیت نہیں رکھتے، کہ ان کے حق میں دُعا ہی دیدے اور کم از کم ”جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا“ کہہ دے، اس سے بھی احسان کرنے والوں کا حق ادا ہو جائے گا۔

۷۔ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۹۔ معاشرت پر ہر ایک کو سلام کرنا

ایک مسلمان بھائی کی جب دوسرے مسلمان بھائی سے ملاقات ہوتی ہے، تو وہ سلام کرتے ہیں۔ ملاقات کے وقت سلام کرنا، اسلام کا بہت ہی اچھا طریقہ ہے، اس سے بہتر دوسرا کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اس کی بہت ساری فضیلتیں آئی ہیں، سلام کرنے سے آپسی محبت بڑھتی ہے اور دوسروں سے بدگمانی دور ہوتی ہے، خاص طور سے سلام میں پہل کرنا بہت بڑی نیکی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ”إِنَّ أَوَّلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ“

[ابوداؤد: ۵۱۹۷، سنن ابی الدرداء: ۱۱۱۱]

ترجمہ: لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے، جو لوگوں کو سلام کرنے میں پہل کرے۔

بعض لوگ صرف اپنے جاننے پہچاننے والوں ہی کو سلام کرتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے، اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ہر مسلمان بھائی کو سلام کیا جائے، خواہ ان کو پہلے سے پہچانتے ہوں یا نہ پہچانتے ہوں۔ جب کسی طرح معلوم ہو جائے کہ وہ مسلمان ہے تو اس کو سلام کرنا چاہیے، اس میں بہت ثواب ہے۔ حضور ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! کون سا عمل بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کھانا کھانا اور سلام کرنا، چاہے تم اسے پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو۔

[بخاری: ۱۳، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

ہمیں بھی ہر ایک کو سلام کرنا چاہیے، خواہ وہ ہمارے دوست ہوں، یا رشتے دار، یا کوئی دوسرے مسلمان بھائی۔

سبق ۱۰۔ اخلاقیات پر جھوٹ کا وبال

جو بات جیسی ہو اسی طرح بیان کر دینا ”سچائی“ ہے اور اس کے خلاف بیان کرنا ”جھوٹ“ کہلاتا ہے۔ جھوٹ بولنا انتہائی برافضل ہے، اسلام اس کو بالکل پسند نہیں کرتا، اس کا شمار بڑے گناہوں میں ہوتا ہے۔ جھوٹ بولنے میں دنیا اور آخرت دونوں کا نقصان ہے۔ یہ انسانوں کو ہلاک کر دیتا ہے، جھوٹا آدمی لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے اور اس پر سے لوگوں کا اعتماد ختم ہو جاتا ہے اور جھوٹ بولنے سے برکت اٹھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جھوٹے لوگوں کو قیامت کے دن سخت سزا دیں گے۔ حضور ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے ایک خواب کا ذکر کیا، جس میں جھوٹے آدمی پر ہونے والے عذاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: پھر ہم ایسے شخص کے پاس پہنچے، جو لیٹا ہوا تھا اور اس کے سر کی طرف ایک اور شخص تھا، جو لوہے کی قینچی سے اس کے جڑے اور آنکھیں گدی تک کاٹ رہا تھا۔ جب ایک طرف کاٹ لیتا، تو دوسری طرف کاٹتا تھا، ابھی ایک طرف پورے طور پر کاٹ بھی نہیں پاتا کہ دوسری طرف صحیح ہو جاتا۔ میں نے (اپنے ساتھ موجود دو فرشتوں سے) پوچھا: یہ کون ہے؟ انھوں نے بتایا کہ یہ شخص جھوٹ بولتا تھا (اسی کی سزا دی جا رہی ہے) اس کے ساتھ قیامت تک یہی معاملہ ہوتا رہے گا۔

[بخاری: ۱۳۸۶، سنن سرمدی: جلد ۱ صفحہ ۱۵۸]

جھوٹ بولنا اتنی بری چیز ہے کہ اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ، تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِثْلًا مِنْ نَتْنٍ مَا جَاءَ بِهِ“

[ترمذی: ۱۹۷۲، سنن ترمذی: جلد ۱ صفحہ ۱۵۸]

ترجمہ: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے، تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔

اس لیے ہم لوگوں کو جھوٹ بولنے اور جھوٹی بات بیان کرنے سے بچنا چاہیے، اگر ہم

جھوٹ بولیں گے، تو ہمیں بھی دنیا اور آخرت میں نقصان اٹھانا پڑے گا اور اللہ تعالیٰ ہم کو سخت سزا دیں گے۔ اسی طرح سنی سنائی باتوں کو بغیر تحقیق کے بیان نہیں کرنا چاہیے؛ کیوں کہ اس طرح انسان بعض مرتبہ جھوٹ میں مبتلا ہو جاتا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: ”کُفِّ بِالْمُرِّ كَذِبًا أَنْ يُحْدِثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ“۔

[مسلم: ۸۰، ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کرتا پھرے۔

۷۔ ساتویں مہینے میں پڑھائیں تاریخ دستخط معلم دستخط والدین

سبق ۱۱۔ ایمانیات پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا وبال

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو جن باتوں پر چلنے کا حکم دیا ہے، اسی کے مطابق چلنا ضروری ہے، اس کے خلاف زندگی گزارنا اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو نہ ماننا بڑے نقصان کا ذریعہ ہے، ایسے لوگوں سے اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہو جاتے ہیں، انسانوں پر جو طرح طرح کی مصیبتیں اور پریشانیاں آتی ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ ہی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندے کو جو ہلکی یا سخت مصیبت پیش آتی ہے، وہ اس کے گناہ کا نتیجہ ہوتی ہے، اور بہت سارے گناہوں کو تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں۔

[ترمذی: ۳۲۵۲، ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

بارش جو کہ اللہ کی بڑی نعمت ہے، یہ بھی ہمارے گناہوں کی وجہ سے رک جاتی ہے، جب گناہ اور اللہ کی نافرمانیاں ہونے لگتی ہیں تو اللہ تعالیٰ بارش کو روک لیتے ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا: جب حاکم لوگ ظلم کرنے لگتے ہیں، تو بارش روک لی جاتی ہے۔ [حلیۃ الاولیاء: ۵/۲۰۰]

پچھلی قوموں پر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب بھی آپکا ہے، مثلاً حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، اس کے ساتھ شرک کیا، گناہوں میں

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

بتلا ہوگئی، تو حضرت نوح علیہ السلام نے ان کو سمجھایا اور صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے اور گناہوں کو چھوڑنے کا حکم دیا اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کی ہدایت دی، مگر چند لوگوں کے سوا کسی نے بھی ان کی باتوں کو نہیں مانا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں حد سے آگے بڑھتے گئے تو اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر اپنا عذاب نازل کیا اور ایک طوفانی سیلاب کے ذریعے تمام کافروں کو ہلاک کر دیا۔

اسی طرح حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، طرح طرح کی برائیوں اور گناہ کے کاموں میں مبتلا ہوگئی، تو حضرت لوط علیہ السلام نے ان کو اللہ کی نافرمانی سے بچنے اور گناہوں سے باز رہنے کی ہدایت دی، مگر انھوں نے نہیں مانا اور نافرمانی اور سرکشی میں حد سے آگے بڑھ گئے، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا، انھوں نے پوری بستی کو اٹھایا اور آسمان کے قریب لے گئے اور وہیں سے پوری بستی کو زمین پر پھینک دیا اور اوپر سے پتھروں کی بارش برسائی، اس طرح اس ہولناک عذاب کے ذریعے پوری قوم ہلاک ہوگئی۔ آج کل زمین کی کھدائی کے دوران جو کھنڈرات نکلتے ہیں اور پرانے زمانے کے مکانات دریافت ہوتے ہیں، بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عذاب کے ذریعے ان کو زمین میں دھنسا دیا ہو اور وہ کھنڈرات میں تبدیل ہو گئے ہوں۔

آج ہم سب کو ان واقعات سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور گناہوں سے بچ کر زندگی گزارنی چاہیے، اور ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب میں ہم بھی گرفتار نہ ہو جائیں، رسول اللہ ﷺ نے اس بات کی خبر دی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی عام ہوگی، تو اس وقت اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا، حضور ﷺ کا ارشاد ہے: جب مال غنیمت کو ذاتی دولت بنایا جانے لگے، امانت کو غنیمت کا مال اور زکوٰۃ کو تادان سمجھ لیا جائے، علم کو دین کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے سیکھا جانے لگے، لوگ اپنی بیوی کی فرماں برداری کریں اور اپنی ماں کی نافرمانی کریں اور دوستوں کو اپنے قریب کریں اور باپ کو دور کریں، مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں، قبیلے کی سرداری ان میں کا فاسق شخص کرے، قوم کا لیڈران

میں کا مکینہ آدمی ہو اور آدمی کا اس کے شر کے ڈر سے اکرام کیا جائے اور گانے والیاں اور راگ باجے عام ہو جائیں اور شراب پی جانے لگے اور امت کے بعد والے پہلے لوگوں پر لعنت کریں، تو اس وقت سرخ آندھیوں، زلزلوں، زمین میں دھنسائے جانے، صورتوں کے مسخ کیے جانے اور پتھر برسنے کا انتظار کرو اور (ان کے علاوہ اسی طرح کی) دوسری نشانیوں کا (انتظار کرو) جو لگا تار اس طرح آئیں گی جیسے کسی ہار کے دھاگے کے ٹوٹ جانے پر اس کے دانے لگا تار گرنے لگتے ہیں۔

[ترمذی: ۲۲۱۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

۸ آٹھویں صفحہ میں پڑھائیں

سبق ۱۲۔ عبادات پر مسجد کا احترام

اسلام میں مسجد کی بڑی اہمیت ہے، مسجد کا ادب و احترام کرنا ضروری ہے اور اس کے آداب کا لحاظ رکھنا پرہیزگاری کی نشانی ہے۔ مسجد کے آداب میں سے یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کریں، بشرطیکہ مسجد میں بیٹھے ہوئے لوگ درس یا ذکر میں مشغول نہ ہوں اور اگر مسجد میں کوئی شخص نہ ہو، تو اس طرح سلام کریں ”اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَوْ عَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ۔“ [شعب الایمان: ۸۸۳، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

مسجد میں جا کر سب سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں، کثرت سے اللہ کا ذکر کرتے رہیں، مسجد میں دنیاوی گفتگو، خرید و فروخت اور گرم شدہ چیز کا اعلان نہ کریں، اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی اور چیز میں آواز بلند نہ کریں، لوگوں کی گردنوں کو پھلانگ کر آگے بڑھنے کی کوشش نہ کریں، جگہ کے لیے کسی نمازی سے جھگڑا نہ کریں، صف میں کسی پر جگہ تنگ نہ کریں، نمازی کے سامنے سے نہ گزریں، مسجد میں نہ تھکیں، نہ انگلیاں چنچنائیں، مسجد کو گندگی سے پاک صاف رکھیں اور ناسمجھ بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں نہ آنے دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی مسجدوں سے اپنے چھوٹے بچوں اور پاگلوں کو دور رکھو

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

(ان کو مسجد میں نہ آنے دو) اور خرید و فروخت، لڑائی، جھگڑے اور شور ہنگامے (مسجد میں) نہ کیا کرو۔
[ابن ماجہ: ۷۵۰، عن واہد بن اسحق عن عثمان]

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسجدوں میں دنیوی باتیں ہوں گی، تمہیں چاہیے کہ ان لوگوں کے پاس بھی نہ بیٹھو، اللہ کو ان لوگوں سے کوئی سروکار نہیں۔
[شعب الایمان: ۲۹۶۲، عن الحسن بن علی علیہ السلام]

آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

۸

سبق ۱۳۔ معاملات پر حلال کمائی کے فوائد و برکات

انسان زندگی گزارنے کے لیے بہت سی چیزوں کا محتاج ہے؛ ستر چھپانے کے لیے گھر کا ضرورت مند ہے تو تن ڈھانکنے کے لیے کپڑے کا محتاج، زندہ رہنے کے لیے روٹی بھی ضروری ہے، گویا روٹی، کپڑا، مکان انسان کی بنیادی ضرورت ہے۔ جو لوگ اللہ کو نہیں پہچانتے اور اس پر ایمان نہیں رکھتے وہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے حلال و حرام کا خیال نہیں رکھتے، اس لیے وہ سود بھی کھاتے ہیں اور شراب بھی پیتے ہیں۔ دوسروں کا مال ہڑپ بھی کرتے ہیں اور تجارت میں دھوکہ فریب سے کام لیتے ہیں۔ لیکن جو لوگ ایمان والے ہیں ان کے لیے ہرگز جائز نہیں کہ وہ اپنی ضروریات کو پورا کرنے میں آزادانہ رویہ اختیار کریں ان کے لیے حلال و پاکیزہ چیزوں کو اختیار کرنا اور حرام و ناجائز کاموں سے بچنا انتہائی ضروری ہے۔ خاص طور پر اپنی کمائی اور روزی میں اس بات کا خیال رکھنا بہت اہم ہے۔ ہر وقت یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اس کے پیٹ میں حلال ہی لقمہ جائے، حرام لقمہ نہ جاسکے حضور ﷺ نے فرمایا: وہ گوشت جنت میں نہ جاسکے گا جو حرام لقمہ سے پلا بڑھا ہو۔ اسی

لیے حدیث پاک میں حلال روزی کی تلاش و جستجو کو فرض بتایا گیا ہے۔ اس حلال روزی کے بے انتہا برکات و فوائد ہیں۔

حلال روزی کی برکت سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے اور نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے، اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور پاک ہی کو قبول فرماتے ہیں۔ (پھر فرمایا کہ) یقیناً (حلال کھانے کے بارے میں) اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو جو حکم فرمایا کہ رسول! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو، وہی حکم مومنین کو بھی دیا کہ اے ایمان والو! جو پاک چیزیں ہم نے تم کو دی ہیں، ان میں سے کھاؤ۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کر رہا ہو، اس کے بال بکھرے ہوئے ہوں، جسم پر گرد و غبار اٹا ہوا ہو، اور وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے ہوئے یا رب یا رب کہہ کر دعا کر رہا ہو۔ یہ شخص دعا تو کر رہا ہے اور حال یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے، پینا حرام ہے، پہننا حرام ہے اور اس کو حرام غذا دی گئی ہے، تو ان حالات میں اس کی دعا کیسے قبول ہوگی!

[مسلم: ۲۳۹۳، ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما]

مطلب یہ ہے کہ مسافر اور پریشان آدمی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ مگر حرام کھانے پینے کی وجہ سے اس کی دعا رد کر دی جاتی ہے، آج بہت سے لوگ دعا قبول نہ ہونے کی شکایت کرتے ہیں، ان کو چاہیے کہ پہلے اپنا حال دیکھیں کہ کہیں حرام آمدنی کا استعمال تو نہیں ہو رہا ہے، اگر کسی بھی طرح سے حرام آمدنی زندگی میں داخل ہوگی تو اس کی دعا کی قبولیت رکی رہے گی۔

سبق ۱۴۔ معاشرت پر گفتگو کے آداب

زبان جسم کا بظاہر ایک چھوٹا سا حصہ ہے، مگر اسی پر انسان کے اچھے برے اعمال کا دار و مدار ہوتا ہے۔ انسان کی شیریں کلامی اور سلیقہ مند گفتگو ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑ سکتی ہے، جب کہ زبان کا غلط استعمال اور غیر ذمے دارانہ گفتگو باہمی تعلقات کو ختم کر کے نفرت و عداوت پیدا کر سکتی ہے۔ اسی اہمیت کے پیش نظر قرآن وحدیث میں گفتگو کرنے کے ایسے آداب و طریقے بیان کیے گئے ہیں، جن پر عمل کرنے سے انسانوں کے باہمی تعلقات استوار رہتے ہیں اور زبان کے غلط استعمال سے حفاظت ہوتی ہے۔

ان ہی آداب میں سے پہلا ادب یہ ہے کہ گفتگو ہمیشہ نرمی سے کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، کیوں کہ نرم مزاجی اکثر اچھائیوں اور بھلائیوں کی جڑ اور بنیاد ہے، اسی وجہ سے حضور ﷺ نے فرمایا: جو آدمی نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ ساری بھلائیوں سے محروم کر دیا گیا۔ [مسلم: ۶۵، ۶۷، من جریدہ ابن عساکر رحمہ اللہ]

دوسرا ادب یہ ہے کہ جب کوئی بات کسی کو سمجھانی ہو تو گفتگو ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہیے، تاکہ بات سننے والے کو اچھی طرح سمجھ میں آ سکے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کی بات جدا جدا ہوتی تھی، جس کو ہر سننے والا سمجھ لیتا تھا۔ [ابوداؤد: ۴۸۳۹، من عائشہ رضی اللہ عنہا]

تیسرا ادب یہ ہے کہ گفتگو عموماً آہستگی اور مناسب آواز کے ساتھ کرنی چاہیے، بے موقع چیخ چیخ کر باتیں کرنا، حماقت و جہالت کی نشانی ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حضرت لقمان علیہ السلام کی زبانی گفتگو اور بول چال کا طریقہ اس طرح سکھایا ہے:

”اور اپنی آواز ذرا پست رکھ، سب آواز سے بری آواز گدھوں کی ہوتی ہے۔“

[سورۃ لقمان: ۱۹]

چوتھا ادب یہ ہے کہ گفتگو مختصر اور بامقصد ہونی چاہیے، کیوں کہ مخاطب لمبی بات سننے سے اکتا جاتا ہے، ایک دفعہ ایک شخص نے طویل خطبہ دیا، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے

سنا تو فرمایا: اگر یہ شخص مختصر بات کرتا تو اس کے لیے بہتر ہوتا، کیوں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں گفتگو میں اختصار اختیار کروں، کیوں کہ اختصار بہتر ہے۔ [ابوداؤد: ۵۰۰۸]

پانچواں ادب یہ ہے کہ گفتگو ہمیشہ دل آزاری، لعن طعن، غیبت و بہتان اور طنز وغیرہ سے پاک ہونی چاہیے، کیوں کہ احادیث میں ان چیزوں سے بچنے کی سخت تاکید آئی ہے اور ایسی باتوں کو اختیار کرنے والوں کے حق میں سخت وعید بیان ہوئی ہے۔

ان کے علاوہ بہت سارے آداب ہیں، جن کو اختیار کرنا اور جن کو اپنی روزمرہ گفتگو میں اختیار کرنا ہر انسان کے لیے ضروری ہے، جو شخص ان چیزوں پر عمل کرتا ہے اس کے تعلقات اچھے رہتے ہیں اور باہمی الفت و محبت بڑھتی ہے اور آپسی نا اتفاقیوں دور ہوتی ہیں۔

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۵۔ اخلاقیات پر راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا

ہمارا دین اسلام بہت ہی اچھا مذہب ہے، یہ ہمیں اچھے کاموں کا حکم دیتا ہے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کے بارے میں بھی ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اسلام میں راستوں کو صاف ستھرا رکھنا اور خاص طور پر راستے سے تکلیف دینے والی چیز کو ہٹا دینا ثواب کا کام ہے۔

حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجیے، جس سے میں فائدہ اٹھاؤں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا کرو۔ [مسلم: ۶۸۳۹، ابن ابی بزرہ رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: "إِمَّا كُنْتُمْ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ"۔

[ابوداؤد: ۱۲۸۵، ابن ابی بزرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: آدمی کا راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔

جو لوگ راستے کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھتے ہیں اور ایسی چیزوں کو ہٹا دیتے ہیں،

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

جس سے گزرنے والوں کو تکلیف پہنچتی ہو، تو اللہ تعالیٰ ان سے بہت خوش ہوتے ہیں اور انھیں بہت زیادہ ثواب عطا کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہمارے نبی ﷺ نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ ایک شخص راستے پر چل رہا تھا، اس نے ایک جگہ زمین پر کانٹے دار ٹہنی پڑی ہوئی دیکھی، تو اس نے لوگوں کو تکلیف سے بچانے کے لیے اس ٹہنی کو راستے سے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ اس بندے کی مغفرت فرمادی۔ [مسلم: ۶۸۳۵، ابن ابی مریم: ۱۰۸۸]

ہم بھی اس پر عمل کریں۔ اگر راستے پر کوئی گندگی پڑی ہوئی ملے، یا کوئی ایسی چیز ہو، جس سے راستہ چلنے والوں کو تکلیف پہنچ سکتی ہو جیسے: کاشا، پتھر، کیل، کانچ کا ٹکڑا اور پھلوں کے چھلکے وغیرہ، جس سے بھسلنے یا ٹھوکر لگنے کا خطرہ ہو، تو اس کو ہٹا دینا چاہیے، تاکہ لوگوں کو راستہ چلنے میں کسی طرح کی پریشانی نہ ہو۔ یہ بڑی نیکی اور ثواب کا کام ہے۔

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۶۔ ایمانیات پر دین اسلام

اسلام دین فطرت ہے، یہ اللہ کا بھیجا ہوا دین ہے، یہ ہر وقت ہماری رہنمائی کرتا ہے اور ہمیں سیدھی سچی راہ دکھاتا ہے۔ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ اللہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک و ساجھی نہیں، اس کے ماں باپ نہیں ہیں، اس کی کوئی اولاد نہیں ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، وہ بے نیاز ہے۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ ﷺ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا، آپ کی نبوت رہتی دنیا تک کے لیے ہے، اگر آپ کے بعد کوئی نبوت کا دعویٰ کرے گا، تو وہ جھوٹا ہوگا۔ اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، جو لوگوں کی ہدایت کے لیے اتاری گئی ہے۔

اب قیامت تک انسانوں کا دین ”اسلام“ ہے۔ اسی کو اپنانے میں دین و دنیا کی بھلائی ہے، یہی اللہ کا پسندیدہ دین ہے، اسلام کے علاوہ کوئی اور دین و مذہب اللہ کے یہاں مقبول نہیں ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بے شک (معتبر) دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی

[سورہ آل عمران: ۱۹]

ہے۔

دوسری جگہ فرمایا: جو کوئی شخص اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا، تو اس سے وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں ان لوگوں میں شامل ہوگا جو سخت نقصان اٹھانے والے ہیں۔ [سورہ آل عمران: ۸۵]

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو آپ ﷺ پر مکمل کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں دین کے مکمل ہو جانے کی خوشخبری دی ہے۔ اب اس میں کسی کمی و زیادتی کی گنجائش نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لیے) پسند کر لیا۔ [سورہ مائدہ: ۳]

وہ ہمیں زندگی گزارنے کا اچھا طریقہ سکھاتا ہے، ہر موڑ پر ہماری بہتر رہنمائی کرتا ہے، اسلام میں تمام خوبیاں اور بھلائیاں موجود ہیں، ہر اچھی بات کی تعلیم دیتا ہے اور ہر بری بات سے منع کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے تو یہاں تک فرمایا کہ میں اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ اخلاقی خوبیوں کو کمال تک پہنچا دوں۔ [مسند احمد: ۸۹۵۲، ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ہندوستان کا ایک بادشاہ گزرا ہے، اس کا نام اکبر ہے۔ اس کے دماغ میں یہ غلط خیال سرایت کر گیا تھا کہ (نعوذ باللہ) حضور ﷺ کے دین کی کل مدت ایک ہزار سال تھی جو پوری ہو گئی، اسی لیے وہ دل کھول کر اسلامی احکام کو باطل کرنے میں مشغول ہو گیا تھا اور اس کے لیے اس نے ایک خود ساختہ مذہب ”دین الہی“ کی بنیاد رکھی تھی، جس میں ڈھیر ساری خرابیاں تھیں، اس دین میں داخل ہونے والوں سے جو کلمہ پڑھوایا جاتا تھا، اس میں ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کے ساتھ ”اکبر خلیفۃ اللہ“ بھی شامل کیا جاتا تھا، شاہی محل میں ناقوس بجائے جاتے اور آگ روشن کی جاتی تھی، مگر نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ سے لاپرواہی برتی جاتی تھی، بلکہ دیوان خانے میں کسی کی مجال نہ تھی کہ علانیہ نماز پڑھے، مقام نبوت کی توہین کی گئی اور معراج وغیرہ کا مذاق اڑایا گیا، بادشاہ کو سجدہ تعظیمی کیا جاتا، قانون نکاح میں تبدیلی کی گئی، تدفین

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

کے طریقے بدل ڈالے، ملاقات کے وقت سلام کرنے کی جو اسلامی تعلیم تھی، اس کو ختم کر کے نیا طریقہ رائج کیا، بعض چیزیں جو حلال تھیں، ان کو حرام کہہ دیا اور بعض چیزیں جو حرام تھیں، ان کو حلال کہہ دیا، سؤر کو پاک سمجھا جانے لگا، علماء، مجتہدین اور اسلامی شعائر کا مذاق اڑایا جانے لگا، حتیٰ کہ سورج وغیرہ کی پرستش بھی کی جانے لگی۔

اکبر کی اس بددینی اور اسلام سے دوری میں اس وقت کے درباری علماء کی غلط صحبت اور خوشامد کو بڑا دخل تھا، ان میں ملا مبارک کے دو لڑکے ابوالفضل اور فیضی سرفہرست تھے۔ مشہور بزرگ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اسی زمانے کے تھے، انھوں نے بڑی حکمت کے ساتھ اس نئے مذہب ”دین الہی“ کا مقابلہ کیا اور اس بارے میں بڑے کارنامے انجام دیے۔

9] نویں صفحے میں پڑھائیں

سبق ۱۔ عبادات پر سنت پر عمل کرنا

انسان کی سب سے بڑی خوش نصیبی یہ ہے کہ وہ اپنی پوری زندگی کو اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کے طریقے کے مطابق گزارے، جو شخص آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ سنت کے مطابق اپنی پوری زندگی گزارنے کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جنت میں ہم کو ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کے ساتھ رہنا نصیب ہوگا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ أَحْبَبَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحْبَبَنِي وَمَنْ أَحْبَبَنِي كَانَ مَحْبَبِي فِي الْجَنَّةِ۔“

[ترمذی: ۲۶۷۸، سنن ابی داؤد: ۴۱۵۸]

ترجمہ: جس شخص نے میری سنت کو زندہ کیا (یعنی اس پر عمل کیا اور لوگوں میں کو اس کو رائج کیا) اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی، وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی ایک ایک سنت پر پابندی سے عمل کیا کرتے تھے، کسی بھی حال میں کسی بھی سنت کو چھوڑنا انھیں ہرگز گوارہ نہیں تھا۔ جاہلیت میں لوگ اپنے ازار کو ٹخنے سے نیچے لٹکا کر چلتے تھے اور اس کے ذریعے اپنی بڑائی ظاہر کیا کرتے تھے، حضور ﷺ نے

اس برے فعل سے منع فرمادیا اور ٹخنے سے اوپر ازار رکھنے کا حکم دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس پر سختی سے عمل کرتے تھے۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجا۔ وہ اپنے چچا زاد بھائی ابان بن سعید کی پناہ میں مکہ گئے، جب مکہ پہنچے تو ابان بن سعید نے کہا: اے چچا زاد بھائی! آپ مجھے بہت تواضع اور عاجزی والی شکل و صورت میں نظر آ رہے ہیں، ذرا ازار کو ٹخنے سے نیچے لٹکا لیجیے (تاکہ کچھ بڑائی کی شان پیدا ہو)۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آدھی پنڈلی تک لنگی باندھ رکھی تھی، انھوں نے فرمایا: ہمارے محبوب (ﷺ) کا لنگی باندھنے کا یہی طریقہ ہے۔ (اس لیے میں لنگی ٹخنے سے نیچے نہیں کر سکتا) چنانچہ وہ اسی حال میں رہے۔

ہمیں بھی آپ ﷺ کی ہر ایک سنت پر عمل کرنا چاہیے۔ سوتے جاگتے، کھاتے پیتے، چلتے پھرتے ہر وقت ہر عمل میں آپ ﷺ کی سنت اور آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کا پورا خیال رکھنا چاہیے۔ جو شخص آپ ﷺ کی سنت پر عمل نہیں کرتا ہے اور آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر نہیں چلتا ہے، تو اس سے اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ ناراض ہوتے ہیں۔

[۹] نویں صفحہ میں پڑھائیں

سبق ۱۸۔ معاملات پر سامان کا عیب نہ چھپانا

انسان کو زندگی میں روزمرہ جن کاموں سے واسطہ پڑتا ہے ان میں ایک بہت ہی اہم کام خریدنا بیچنا بھی ہے۔ اسی سے زندگی کی گاڑی چلتی ہے۔ بظاہر یہ ایک دنیوی کام ہے اور ایک انسانی ضرورت ہے۔ مگر اس کام کو انجام دینے میں اگر اللہ کے حکموں کا خیال اور رسول اللہ ﷺ کی روشن ہدایات کی پاسداری کی جائے تو یہ دنیوی ضرورت عبادت بن جائے گی اور عبادت بھی اس اعلیٰ درجہ کی کہ آدمی کو انبیاء، شہداء اور صدیقین کے درجہ و مقام تک پہنچا دے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: پوری سچائی اور ایمان داری کے ساتھ کاروبار کرنے والا تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

[ترمذی: ۱۲۰۹، ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ]

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

خرید و فروخت میں تاجر کے لیے امتحان کا مرحلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سامان بیچ رہا ہوتا ہے اس میں بسا اوقات عیب اور نقص ہوتا ہے اور اس عیب کی وجہ سے اس کی قیمت کچھ گھٹ ہے۔ ایسے وقت میں ایک تاجر کی ذمہ داری ہے کہ بیچتے وقت سامان کے عیب کو ظاہر کر دے اور خریدنے والے کو بتا دے کہ اس میں نقص و کمی ہے، اس میں بظاہر نقصان نظر آئے گا، لیکن حقیقت میں دنیا و آخرت کا نفع اسی میں پوشیدہ ہے، اس طرح کرنے سے کاروبار میں بھی برکت ہوگی اور اللہ کی ناراضگی سے بچ جائے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے کوئی عیب والی چیز کسی کے ہاتھ فروخت کی اور خریدار کو وہ عیب بتلا نہیں دیا تو اس پر ہمیشہ اللہ کا غضب رہے گا۔ اور اللہ کے فرشتے ہمیشہ اس پر لعنت کرتے رہیں گے۔

[ابن ماجہ: ۲۲۳۷، سنن داؤد: ۱۷۸۱، سنن ابی داؤد: ۱۷۸۱]

رسول اللہ ﷺ نے بیچ جانے والے سامان کا عیب چھپانے سے منع بھی فرمایا ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غلہ کے ایک ڈھیر کے پاس سے گذرے (جو ایک دوکاندار کا تھا) آپ نے اپنا ہاتھ اس ڈھیر کے اندر داخل کر دیا، تو آپ کی انگلیوں نے گیلان محسوس کیا، آپ نے اس غلہ فروش سے فرمایا کہ (تمہارے ڈھیر کے اندر) یہ تری اور گیل کیسی ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! غلے پر بارش کی بوندیں پڑ گئی تھیں (تو میں نے اوپر کا بھیگ جانے والا غلہ نیچے کر دیا) آپ نے فرمایا کہ اس بھیگے ہوئے غلہ کو تم نے ڈھیر کے اوپر کیوں نہیں رہنے دیا تاکہ خریدنے والے لوگ اس کو دیکھ سکتے، (سن لو) جو آدمی دھوکے بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ [صحیح مسلم: ۲۹۵۵]

ہر مسلمان تاجر کو اپنی تجارت میں شریعت کا پاس و لحاظ رکھنا چاہیے، اس سے ہماری نیکیوں میں اضافہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہم سے ہٹے گی اور ہماری مدد و نصرت کے فیصلے آسمانوں سے اتریں گے۔ دنیا بھی بنے گی اور آخرت بھی چمکے گی۔

[۹] نویں مہینے میں پڑھائیں

۱۹۔ معاشرت پر ہجری تاریخ کی اہمیت

عام طور پر دو قسم کے کیلنڈر استعمال کیے جاتے ہیں: ① ہجری۔ ② عیسوی۔ عیسوی تاریخ کی ابتدا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے ہوتی ہے نہ کہ وفات سے، کیوں کہ ان کی وفات نہیں ہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمان پر زندہ اٹھالیا ہے، قیامت کے قریب وہ لوگوں کی ہدایت و رہنمائی کے لیے آسمان سے اتریں گے، ہمارے نبی ﷺ کی شریعت پر خود بھی عمل کریں گے اور لوگوں کو بھی اس پر عمل کرائیں گے۔ اور ہجری تاریخ کی ابتدا ہمارے پیارے نبی ﷺ کی ہجرت سے ہوتی ہے، ہجری تاریخ کو باضابطہ طور پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نافذ فرمایا، جب ان کے پاس کچھ خطوط آئے اور ان کو تاریخ کے اعتبار سے رکھنے کی ضرورت پیش آئی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس سلسلے میں مشورہ کیا کہ اسلامی تاریخ کی ابتدا کب سے ہونی چاہیے، لوگوں نے کئی طرح کی رائیں دیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ رائے دی کہ اسلامی تاریخ کا آغاز ہجرت سے ہونا چاہیے۔ اسی کو سب نے پسند کیا اور پھر اسی پر سب کا اتفاق ہو گیا اور ہجرت سے ہی اسلامی تاریخ کی ابتدا ہوئی۔

ہجری تاریخ کا دار و مدار چاند پر ہے، چاند بھی وقت معلوم کرنے کا ایک ذریعہ ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگ آپ سے نئے مہینوں کے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ انھیں بتا دیجیے کہ یہ لوگوں کے (مختلف معاملات کے) اور حج کے اوقات متعین کرنے کے لیے ہیں۔ [سورہ بقرہ: ۱۸۹]

ہجری تاریخ بہت اہم ہے، اس پر بہت سارے احکام کی بنیاد ہے، مثلاً اسلام کا ایک اہم رکن حج ہے جو ذی الحجہ کی مخصوص تاریخوں میں ہی ادا کیا جاتا ہے، عید الفطر اور عید الاضحیٰ چاند کی تاریخ کے اعتبار سے منائی جاتی ہے، اسی طرح مسلمانوں پر جو روزے فرض ہیں وہ

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

رمضان میں رکھے جاتے ہیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چھوڑ دو، اگر چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن مکمل کرلو۔

[بخاری: ۱۹۰۹، ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

اس کے علاوہ بھی بہت سارے احکام ہجری تاریخ کے اعتبار سے انجام پاتے ہیں، اس لیے ہمیں ہجری تاریخ کی حفاظت کرنی چاہیے، اور اس کو یاد رکھنا چاہیے اور اپنے روزمرہ کے کاموں میں اس تاریخ کا استعمال کرنا چاہیے۔

[۹] نویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۰۔ اخلاقیات پر صفائی ستھرائی کا اہتمام کرنا

ہر انسان فطری طور پر صفائی ستھرائی کو پسند کرتا ہے اور ہمیشہ صاف ستھرا رہنے کی کوشش کرتا ہے، دین اسلام نے دیگر احکام کے ساتھ صفائی کو بھی خاص اہمیت دی ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پاکی آدھا ایمان ہے۔ [مسلم: ۵۵۶، ابن ابی، اکابر شری رضی اللہ عنہ]

صفائی ستھرائی اللہ کو بہت پسند ہے اور اللہ تعالیٰ صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند کرتے ہیں اور لوگ بھی ان کو اچھی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ حضور ﷺ نے اپنے گھروں، اپنے کپڑوں اور اپنے بدن کو صاف ستھرا رکھنے کی ہدایت دی ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ پاک ہیں، پاکی کو پسند کرتے ہیں، وہ صاف ستھرے ہیں اور صفائی ستھرائی کو پسند کرتے ہیں، وہ کرم کرنے والے ہیں اور کرم کو پسند کرتے ہیں، وہ نہایت ہی سخی ہیں اور سخاوت کو پسند کرتے ہیں، تم اپنے مہنوں کو صاف ستھرا رکھو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ [ترمذی: ۲۷۹۹، ابن سعد، ابی، قاضی رضی اللہ عنہ]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے وہاں ایک شخص کو دیکھا جس کے بال پراگندہ بکھرے ہوئے تھے،

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس شخص کو وہ چیز (کنکھی وغیرہ) میسر نہیں، جس سے وہ اپنے بالوں کو درست کر لے، اسی طرح آپ ﷺ نے ایسے شخص کو دیکھا جس کے بدن پر میلے کچیلے کپڑے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس آدمی کو وہ چیز (صابن پانی وغیرہ) میسر نہیں جس سے وہ اپنے کپڑوں کو دھو ڈالے۔

اس لیے صفائی و ستھرائی اور طہارت و نظافت کا پورا خیال رکھیں، اپنا کپڑا، اپنا بستر اور اپنے بدن کی صفائی پر دھیان دیں، اپنے کپڑوں کو مٹی اور سیاہی کے دھبوں سے بچائیں، ہاتھ اور منہ صاف کرنے کے لیے اپنے پاس رومال رکھ لیں، آستین یا دامن سے منہ صاف نہ کریں، ہر ہفتے ناخن تراش لیں اور غسل کا اہتمام کریں، روزانہ صبح سویرے نہانے سے اچھی طرح نظافت بھی حاصل ہو جاتی ہے اور صحت و تندرستی بھی برقرار رہتی ہے، مسواک کا بھی اہتمام کریں، وضو کرتے وقت، کھانا کھانے کے بعد، رات کو سونے سے پہلے اور صبح سوکر اٹھنے کے بعد مسواک کر لیا کریں، ساتھ ہی اپنے گھروں کی صفائی کا خیال رکھیں، گھر کے اطراف کو صاف ستھرا رکھیں، گلی کو چوں اور سڑکوں پر کچر یا کوئی اور گندگی بالکل نہ ڈالیں، اس سے آنے جانے والوں کو تکلیف ہوتی ہے اور بیماریاں بھی پھیلتی ہیں۔

درخط والدین

درخط معلم

تاریخ

۹ نویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۱۔ ایمانیات پر کائنات میں غور و فکر کرنا

قرآن کریم میں انسانوں کو کائنات کی چیزوں میں غور و فکر کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور آسمان و زمین میں جو کچھ ہے، سب کو اس نے اپنی طرف سے تمھارے کام میں لگا رکھا ہے۔ یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیں۔

[سورہ جاثیہ: ۱۳]

کائنات کی چیزوں میں غور و فکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی بے مثال کارگیری کا علم ہوتا ہے، اس کی ذات و صفات کی طرف رہنمائی ملتی ہے، اس کی معرفت حاصل ہوتی ہے، نیز

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

اس بات کا بھی علم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چھوٹی چھوٹی چیزوں میں بھی انسانوں کے لیے کتنے بڑے فائدے رکھے ہیں۔ اس طرح ان چیزوں سے صحیح طور پر فائدہ اٹھانا بھی آسان ہو جاتا ہے۔

مسلمانوں میں بے شمار لوگ ایسے گزرے ہیں جنہوں نے دنیا کی چیزوں میں غور و فکر کر کے اہم معلومات لوگوں تک پہنچائی ہیں، نئی نئی چیزیں بنائیں، انسانوں کی سہولت اور ترقی کے لیے بنیادی چیزیں ایجاد کیں۔ مسلمانوں میں ایسے بے شمار سائنس دان گزرے ہیں، جنہوں نے سائنس کے میدان میں اہم کارنامے انجام دیے ہیں۔ مثال کے طور پر محمد بن موسیٰ الخوارزمی ہیں، جن کی وفات ۸۵۰ء میں ہوئی ہے، جو حساب و ریاضی کے بہت بڑے ماہر تھے، ”الجبر“ انہوں نے ہی ایجاد کیا ہے، گنتی کے جو اعداد: ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹ کی شکل ہم استعمال کرتے ہیں، ان کو سب سے پہلے انہوں نے ہی بیان کیا، اس سے پہلے عدد لکھنے کا جو طریقہ تھا وہ بہت ہی مشکل تھا۔ انہوں نے صفر (۰) کا تعارف کرایا، ورنہ اس سے پہلے صفر کا استعمال نہیں ہوتا تھا۔

اسی طرح ابو بکر محمد بن زکریا الرازی ہیں، جن کی وفات ۹۲۳ء میں ہوئی، بہت بڑے طبیب اور ماہر ڈاکٹر تھے، سب سے پہلے انہوں نے ہی ثابت کیا کہ چیچک اور خسرہ الگ الگ بیماریاں ہیں۔ انہوں نے علاج کے کئی نئے طریقے بیان کیے، پارے کا لیپ اور بے ہوشی لانے والی دوائیں ایجاد کیں، جس کو آپریشن کے وقت استعمال کیا جاتا ہے۔

اسی طرح ابوالقاسم خلف بن عباس ہیں، جن کی پیدائش ۱۰۳۰ء میں ہوئی، انہیں سرجری کا موجد مانا جاتا ہے، وہ پہلے سرجن ہیں جنہوں نے آپریشن کیا اور جنہوں نے آپریشن کے ذریعے بچے کی ولادت کا طریقہ ایجاد کیا، زخموں کو ٹانکنے کے لیے مناسب دھاگوں کو استعمال کرنا ان ہی کی ایجاد ہے، انہوں نے سرجری کے بہت سے آلات بھی ایجاد کیے۔

ان کے علاوہ بھی مسلمانوں میں بہت سارے علم و فن کے ماہر گزرے ہیں، جنہوں نے

بے شمار بڑے بڑے کارنامے انجام دیے ہیں، جیسے جابر بن حیان، ابوعلی حسین بن عبد اللہ بن سینا، ابوعلی حسن بن حسین بن ہشتم، غیاث الدین ابوالفتح عمر بن ابراہیم الخیام، ابوریحان محمد بن احمد البیرونی وغیرہ یہ سب حضرات سائنسی ایجادات میں بہت مشہور و معروف ہیں۔

۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۲۔ عبادات پر مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا

رسول اللہ ﷺ نے مختلف اوقات میں جو دعائیں مانگی اور مختلف مواقع پر امت کو تعلیم دی ہے، وہ نہایت ہی بابرکت ہیں۔ مثلاً نیند سے بیدار ہو کر پڑھنے کی دعا، بیت الخلا میں جانے سے پہلے کی دعا، وہاں سے باہر نکلنے کے بعد کی دعا، وضو کرتے وقت، مسجد میں داخل ہوتے وقت، مسجد سے نکلنے وقت، گھر میں داخل ہوتے وقت، کھانا کھانے سے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد، اذان کے بعد، کپڑے پہنتے وقت، آئینہ دیکھتے وقت، بستر پر پہنچ کر سونے سے پہلے وغیرہ۔ اور اس طرح خاص خاص موقعوں پر جو دعائیں سکھائی گئی ہیں یا اس کے علاوہ جو دوسری عام دعائیں حدیثوں میں منقول ہیں، جو کسی وقت اور حالات کے ساتھ خاص نہیں ہیں، وہ سب دعائیں بہت ہی اہم اور جامع ہیں۔ پوری امت کے حق میں دین و دنیا کی خیر و بھلائی اور ہماری تمام ضرورتوں کے لیے انتہائی مفید ہیں۔ یہ دعائیں اتنی اچھی اور جامع ہیں کہ اگر ہم ساری عمر سوچتے رہیں، تب بھی ایسی دعائیں خود سے نہیں مانگ سکتے، یہی تو وجہ تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عربی زبان و لغت میں ماہر ہونے کے باوجود آپ ﷺ کے پاس آتے تھے اور دعائیں سیکھتے تھے؛ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے درخواست کی: یا رسول اللہ! مجھے دعا کے چند ایسے کلمات بتا دیجیے، جن کو میں صبح و شام پڑھ لیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو: اَللّٰهُمَّ! فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّ كِهْ

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

اور فرمایا: جب تم صبح کرو، جب شام کرو اور جب سونے کے لیے بستر پر لیٹو، تو ان کلمات کو کہہ لیا کرو۔

[ابوداؤد: ۵۰۶، سنن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ہم لوگوں کو بھی یہ دعائیں اچھی طرح یاد کر لینی چاہیے اور انھیں مختلف اوقات میں پڑھتے رہنا چاہیے۔

۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۳ معاملات پر جھوٹی گواہی نہ دینا

گواہی دراصل اس امانت کی ادائیگی کا نام ہے، جو گواہی دینے والے کے پاس اس قضیہ اور معاملہ کے بارے میں صحیح صورت حال کے علم اور سچی بات کی شکل میں موجود ہے جس کے بارے میں وہ گواہی دے رہا ہے۔ گویا گواہی دینے والا اپنی بات میں سچا ہوتا ہے، اس لیے گواہی دینے والے کو سچ کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔ اور اپنے مقام و مرتبہ کا پاس و لحاظ رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نہ صرف انبیاء اور ملائکہ کے لیے شاہد اور شہید کے الفاظ استعمال کیے ہیں، بلکہ خود اپنے آپ کو بھی اس لفظ سے یاد کیا ہے۔ علاوہ ازیں حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے گواہوں کا اکرام کرنے کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ گواہوں کے بیان سے ہی حق و باطل اور صحیح و غلط میں امتیاز ہوتا ہے، اس لیے گواہوں کو اپنی بات میں سچائی اختیار کرنی چاہیے کہ جھوٹ بولنا بہت بڑا گناہ ہے، حدیث پاک میں جھوٹی گواہی دینے کو کبیرہ گناہ بتایا ہے اور اس کی برائی و خرابی بتائی گئی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صبح کی نماز پڑھی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ایک دم کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے برابر کر دی گئی ہے، یہ بات آپ نے ۳ دفعہ ارشاد فرمائی اور سورہ حج کی یہ آیت تلاوت فرمائی ”فَاجْتَنِبُوا آلَ الرَّجْسِ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۝ حَفِظْنَا بِكَ غَيْرَ مُشْرِئِينَ بِهٖ“ [سورہ حج: ۳۰]

(بتوں کی یعنی بت پرستی کی گندگی سے بچو اور جھوٹی بات کہنے سے بچتے رہو، صرف ایک اللہ کے ہو کر رہو کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کرتے ہوئے)۔ [البوداؤد: ۳۵۹۹، من خرم بن ناکہ رحمہ اللہ] ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ علیہ السلام نے ایک دن صحابہ رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا اور تین دفعہ ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ سب سے بڑے گناہ کون کون ہیں؟ پھر آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور معاملات میں جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹ بولنا، راوی کا بیان ہے کہ پہلے آپ سہارا لگائے ہوئے بیٹھے تھے لیکن پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور بار بار آپ نے اس ارشاد کو دہرایا، یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش اب آپ خاموش ہو جاتے۔ یعنی اس وقت آپ پر ایسی کیفیت طاری تھی اور آپ ایسے جوش سے فرما رہے تھے کہ ہم محسوس کر رہے تھے کہ آپ کے قلب مبارک پر اس وقت بڑا بوجھ ہے، اس لیے جی چاہتا تھا کہ اس وقت آپ خاموش ہو جائیں اور اپنے دل پر اتنا بوجھ نہ ڈالیں۔

[بخاری: ۲۶۵۴، من ابی بکر، رحمہ اللہ]

آپ ﷺ نے جھوٹی گواہی کی قباحت جہاں اپنے مبارک ارشاد سے بتائی، وہیں اپنے عمل سے بھی ظاہر فرمایا کہ یہ کتنا سخت اور برا عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس برائی کا احساس عطا فرمائے اور اس گناہ سے ہماری حفاظت فرمائے۔

۱۰۔ دسویں صفحے میں پڑھائیں

سبق ۲۴۔ معاشرت پر والدین کو نہ ستانا

جس طرح ماں باپ کی فرماں برداری کرنا، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، ان کی خدمت کرنا اور انہیں ہمیشہ راحت و آرام پہنچانا بہت بڑی نیکی اور ثواب کا کام ہے، اسی طرح ان کی نافرمانی کرنا، ان کے ساتھ برا سلوک کرنا، ان کو تکلیف پہنچانا یا کسی اور طرح ان کو ستانا بہت بڑا گناہ ہے؛ چنانچہ ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ نے شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ والدین کو ستانے اور ان کی نافرمانی کرنے کو قرار دیا ہے۔

جو شخص اپنے ماں باپ کو ستاتا ہے، یا کسی بھی طرح سے ان کا دل دکھاتا ہے، ان کی

۴۔ اسلامی تربیت

[آسان دین]

باتیں نہیں مانتا اور ان کی نافرمانی کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ اس سے سخت ناراض ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں بھی سزا دیتے ہیں اور آخرت میں بھی اس کو بہت سخت سزا دیں گے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: تمام گناہوں میں سے اللہ تعالیٰ جتنا چاہتے ہیں معاف فرما دیتے ہیں، لیکن ماں باپ کو ستانے کا گناہ ایسا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گناہ کے کرنے والے کو موت سے پہلے دنیا ہی کی زندگی میں سزا دے دیتے ہیں۔

[شعب الایمان: ۸۹۰، ابن ابی کثیر، ترمذی]

ایک دوسری حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: اَيُّكُمْ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، فَإِنَّ رِيحَ الْجَنَّةِ يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَلْفِ عَامٍ، وَاللَّهُ لَا يَجِدُهَا عَاقٌّ۔

[طبرانی اوسط: ۵۶۶۳، ابن جابر بن عبد اللہ، ترمذی]

ترجمہ: والدین کی نافرمانی کرنے سے بچو، کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی دوری سے محسوس ہوتی ہے۔ اللہ کی قسم! والدین کا نافرمان اس کی خوشبو بھی نہیں سونگھ پائے گا۔ لہذا ہم لوگوں کو بھی اپنے والدین کی نافرمانی کرنے اور انھیں کسی بھی طرح کی تکلیف پہنچانے سے بچنا چاہیے، اگر ہم اپنے والدین کو تکلیف پہنچائیں گے، تو اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہو جائیں گے اور دنیا و آخرت میں بہت سخت سزا دیں گے۔

۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۵۔ اخلاقیات پر گالی گلوچ سے بچنا

اسلام نے زبان کی حفاظت کرنے اور اس کو غلط استعمال سے بچانے کا حکم دیا ہے، ایک سچے پکے مومن کی شان یہ ہے کہ وہ نرم مزاج اور شیریں کلام کرنے والا ہوتا ہے، اس کی زبان سے گندی باتیں، گالی گلوچ اور اخلاق سے گرے ہوئے الفاظ نہیں نکلتے، وہ کسی کو طعنہ نہیں دیتا اور نہ ہی وہ کسی پر لعنت کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، گندی باتیں کرنے والا اور بے حیا نہیں ہوتا۔

[ترمذی: ۱۹۷۷، ابن ابی مسعود، ترمذی]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی زبان کی بہت حفاظت کرتے تھے، کبھی بھی فحش بات اپنی زبان سے نہ نکالتے۔ حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب مدینہ آیا تو دیکھا کہ ایک بڑی شخصیت ہے، سب لوگ ان کی رائے مانتے ہیں، وہ جو بھی فرماتے ہیں فوراً اس پر عمل کرتے ہیں۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں، میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: عَلَیْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! دو مرتبہ ایسا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عَلَیْكَ السَّلَامُ مت کہو، کیوں کہ عَلَیْكَ میت کے لیے کہا جاتا ہے، تم السَّلَامُ عَلَیْكَ کہو، میں نے کہا: کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں، جو ایسی قدرت والا ہے کہ اگر تم کو کوئی تکلیف پہنچ جائے، پھر تم اس سے دعا کرو، تو وہ تمہاری تکلیف کو دور کر دے، اگر تم کو قحط سالی پہنچ جائے اور تم اس سے دعا مانگو، تو وہ تمہارے لیے (غلہ) اُگا دے اور جب تم کسی چٹیل میدان میں ہو، جہاں گھاس، پانی اور آبادی نہ ہو اور ایسے موقع پر تمہاری سواری گم ہو جائے، پھر تم اس سے دعا کرو، تو تمہاری سواری تمہارے پاس لوٹا دے۔ میں نے عرض کیا: مجھے کچھ نصیحت فرمائیے، آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کو گالی مت دینا، حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے کبھی کسی آزاد یا غلام شخص یا اونٹ یا بکری کو گالی نہیں دی۔ پھر تین نصیحتوں کے بعد فرمایا: اگر کوئی شخص تم کو گالی دے اور تم پر اس چیز کا عیب لگائے جو تمہارے اندر ہے، تو تم اس پر اس چیز کا عیب نہ لگاؤ جو تم اس کے اندر جانتے ہو، کیوں کہ اس کا وبال تو اسی پر ہوگا۔ [ابوداؤد: ۸۴۳، ۴، من جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ]

غور کریں کہ اس حدیث میں کتنی سختی کے ساتھ کسی کو گالی دینے سے منع کیا گیا ہے اور جس صحابی کو منع فرمایا، انھوں نے کبھی بھی کسی انسان حتیٰ کہ کسی جانور کو بھی گالی نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین



تعریف

عربی : عرب کی زبان کو ”عربی“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

[سورہ یوسف: ۲۰]

قرآن : إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا

ترجمہ: یقیناً ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اتارا۔

عربی زبان سے ہر مسلمان کو دلی محبت اور لگاؤ ہونا چاہیے اور اس کو سیکھنے کی کوشش بھی کرنا چاہیے، اس لیے کہ یہ اسلامی زبان ہے، قرآن کی زبان ہے، اللہ کے رسول ﷺ کی زبان ہے، جنت والوں کی زبان ہے۔

ہدایت برائے استاذ

اس مختصر سے نصاب کو پہلے دو مہینوں میں پڑھانا ہے۔ طلبہ میں عربی زبان سے دلچسپی پیدا کرنے کے لیے یہ آسان الفاظ اجتماعی طور پر یاد کرائے جائیں۔

الفاظ کے آخری حرف کو ساکن کر کے یاد کرائیں مثلاً: سَيَّارَةٌ کو سَيَّارَةٌ پڑھائیں اور ان کی مشق کراتے وقت الفاظ کی ترتیب کو اولٹ پلٹ کر پوچھیں۔



۵- زبان

[عربی]



أَعْدَادٌ گنتی

سبق ۱

۲ اِثْنَانِ

۱ وَاحِدٌ

۴ أَرْبَعَةٌ

۳ ثَلَاثَةٌ

۶ سِتَّةٌ

۵ خَمْسَةٌ

۸ ثَمَانِيَةٌ

۷ سَبْعَةٌ

۱۰ عَشْرَةٌ

۹ تِسْعَةٌ

پہلے مینے میں پڑھائیں

أَعْدَادٌ گنتی

سبق ۲

۱۲ اِثْنَا عَشَرَ

۱۱ أَحَدٌ عَشَرَ

۱۴ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ

۱۳ ثَلَاثَةٌ عَشَرَ

۱۶ سِتَّةٌ عَشَرَ

۱۵ خَمْسَةٌ عَشَرَ



۱۸

ثَمَانِيَةَ عَشَرَ

۱۷

سَبْعَةَ عَشَرَ

۲۰

عِشْرُونَ

۱۹

تِسْعَةَ عَشَرَ

۱ پہلے میز میں پڑھائیں

عَشَرَاتُ دہائیاں

سبق ۳

۲۰

عِشْرُونَ

۱۰

عَشْرَةٌ

۴۰

أَرْبَعُونَ

۳۰

ثَلَاثُونَ

۶۰

سِتُّونَ

۵۰

خَمْسُونَ

۸۰

ثَمَانُونَ

۷۰

سَبْعُونَ

۱۰۰

مِائَةٌ

۹۰

تِسْعُونَ

نوٹ : ۲۱ کے بعد اس طرح استعمال کریں کہ اکائی کے الفاظ سبق ۱ سے لیں اور دہائی کے الفاظ سبق ۳ سے لے کر درمیان میں (وَ) سے جوڑ دیں۔ جیسے

۶۳ = ثَلَاثَةٌ وَسِتُّونَ

۲۴ = أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ

۵۵ = خَمْسَةٌ وَخَمْسُونَ

۳۸ = ثَمَانِيَةٌ وَثَلَاثُونَ

دیکھو والدین

دیکھو معلم

تاریخ

پہلے میز میں پڑھائیں

۱



۵- زبان

[عربی]

سبق ۴

الْأَشْهُرُ مَبْنِي

| | | | |
|----------------------------|----|-----------------------|---|
| رَجَبُ الْمَرْجَبِ | ۷ | مُحَرَّمُ الْحَرَامِ | ۱ |
| شَعْبَانُ الْمُعْظَمِ | ۸ | صَفَرُ الْمُظْفَرِ | ۲ |
| رَمَضَانُ الْمُبَارَكِ | ۹ | رَبِيعُ الْأَوَّلِ | ۳ |
| شَوَّالُ الْمُكْرَمِ | ۱۰ | رَبِيعُ الثَّانِي | ۴ |
| ذُو الْقَعْدَةِ الْحَرَامِ | ۱۱ | جُمَادَى الْأُولَى | ۵ |
| ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامِ | ۱۲ | جُمَادَى الثَّانِيَةِ | ۶ |

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۵ أَيَّامُ الْأُسْبُوعِ ہفتے کے دن

| | | | |
|-----------------------|------|----------------------|--------|
| يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ | پير | يَوْمُ الْأَحَدِ | اتوار |
| يَوْمُ الْأَرْبَعَاءِ | بدھ | يَوْمُ الثَّلَاثَاءِ | منگل |
| يَوْمُ الْجُمُعَةِ | جمعہ | يَوْمُ الْخَمِيسِ | جمعرات |
| يَوْمُ السَّبْتِ | سنچر | | |

دیکھو والدین

دیکھو معلم

تاریخ

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں

تعریف

اُردو : ہندوستان میں مسلمانوں کی عام زبان کو ”اُردو“ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

اُردو بہت اچھی اور پیاری زبان ہے، اس زبان میں ہمارے بزرگوں نے بہت اچھی اچھی کتابیں لکھی ہیں۔ قرآن و حدیث کی باتوں کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے اور اسلام کی تعلیم کو بہت آسان انداز میں سمجھایا ہے، ان باتوں کو پورے طور پر ہم اسی وقت سمجھ سکیں گے، جب کہ اس زبان کو سیکھ لیں گے اور اُردو لکھنا پڑھنا آجائے گا، اس لیے اُردو زبان کا سیکھنا بھی ہمارے لیے بہت ضروری ہے، خوب محنت سے اور جی لگا کر اُردو زبان سیکھو، اُردو پڑھو، اُردو لکھو اور اُردو بولو۔

ہدایت برائے استفاد

اُردو کے نصاب میں مفرد و مرکب حروف، ’و، ی‘ یا قبل مفتوح اور ’و، ی‘ معروف و مجهول، دو حرفی الفاظ اور سہ حرفی الفاظ اور ان کے جملے دیے گئے ہیں، اس کو اجتماعی طور پر تختہ سیاہ (بلیک بورڈ) کے ذریعے اس طرح پڑھائیں کہ حروف کی تمام شکلوں کی اچھی طرح وضاحت ہو جائے۔

توجہ طلب امور

- وہ حروف جن کی شکلیں ایک جیسی ہیں مثلاً ب، ت، د، ذ، وغیرہ کی مشق تختہ سیاہ پر نقطوں اور علامتوں کو بدل کر کرائیں۔
- اسباق میں حرکات کو سرخ رنگ میں واضح کیا گیا ہے تاکہ طلبہ آسانی کے ساتھ تمام حرکات کو سمجھ لیں۔
- سبق نمبر ۵ سے سبق نمبر ۱۸ تک پہلے حرف کو تینوں حرکتوں کے ساتھ پڑھائیں۔
- جس ’واو‘ یا ’یا‘ پر ’و‘ کی صورت میں جزم آئے تو اس کو معروف پڑھیں گے، جیسے: سُورِ اِخ اور جھیل۔
- جس ’واو‘ یا ’یا‘ پر ’و‘ کی صورت میں جزم لگا ہوا ہو تو اس کو مجهول پڑھیں گے۔ جیسے: دُور، فریفتہ اور تھیل۔
- جس واو ساکن یا یا ساکن سے پہلے زبر ہے، تو اس کو ’واوِ لیں‘ یا ’یاِ لیں‘ پڑھیں گے۔ جیسے: یوچھار اور سیف۔
- مشکل الفاظ کو سرخ رنگ میں واضح کیا گیا ہے تاکہ دوران سبق مشکل الفاظ کے معنی طلبہ کو اچھی طرح سمجھا دیے جائیں، یا دکرانے کی ضرورت نہیں۔

با ترتیب حروف

سبق ۱

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ا | ب | پ | ت | ٹ | ث |
| ج | چ | ح | خ | د | ڈ |
| ذ | ر | ڑ | ز | ژ | س |
| ش | ص | ض | ط | ظ | ع |
| غ | ف | ق | ک | گ | ل |
| م | ن | و | ہ | ھ | ء |
| | | ی | ے | | |

○ نوٹ: وہ حروف جو اردو زبان میں بطور خاص استعمال ہوتے ہیں (عربی میں نہیں) انھیں سرخ رنگ میں نمایاں کیا گیا ہے، طلبہ کے سامنے اس کو واضح کریں۔

۳ تیسرے صفحے میں پڑھائیں

بے ترتیب حروف

سبق ۲

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ب | د | س | ص | ل | خ |
|---|---|---|---|---|---|

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ن | ف | ج | ظ | ر | غ |
| ض | ز | ط | ک | ت | ء |
| ح | ش | ا | ذ | ع | ہ |
| ق | ھ | گ | ث | م | ی |
| ژ | ڈ | ٹ | خ | پ | چ |
| | و | | ے | | |

۳ تیرے مینے میں پڑھائیں

زیر، زیر اور پیش

سبق ۳

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| پ | ت | ث | ج | ب | ا |
| خ | ح | چ | ز | ر | ذ |
| و | ط | ظ | ض | ف | ن |

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ع | ظ | ط | ض | ص | ش |
| ل | گ | ک | ق | ف | ع |
| ا | ھ | ہ | و | ن | م |
| ی | | | | | |

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

مہینے میں پڑھائیں

۳

۴

بے ترتیب حروف

سبق ۴

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ز | ح | ض | ب | ج | ا |
| گ | ٹ | ل | م | چ | ر |
| ص | س | ز | خ | ٹ | ث |
| ع | ظ | ع | ط | ش | ی |
| ھ | ن | ک | ژ | ف | ق |

لَ آبِ اَج
اضِ پِ اِغ

۵- زبان

[اردو]

لَ

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ر | چ | م | ل | ث | گ |
| ء | د | ڑ | ڈ | پ | |

چوتھے مہینے میں پڑھائیں ۴

سبق ۵ حروف کو ملانے کے طریقے ① الف

آب اب اُب

| | | | | | |
|-----|-----|-----|-----|-----|-----|
| آ | اپ | ات | اٹ | اٹھ | اَج |
| اِج | اِح | اِخ | اِد | اِڈ | اِذ |
| اِر | اِڑ | اِز | اِس | اِش | اِص |
| اِض | اِط | اِظ | اِع | اِغ | اِف |
| اِق | اِک | اِگ | اِل | اِم | اِن |

چوتھے مہینے میں پڑھائیں ۴

سبق ۶ ۲) ب پ ت ٹ ث

بُ

بِ

بَ

تج

بث

پٹ

بت

بپ

با

بذ

بڈ

بد

بخ

بح

بج

بض

بص

بش

بس

بڑ

بز

بق

بف

بغ

بع

بظ

بط

بن

ثم

بل

بگ

ٹک

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

۳) چوتھے صفحے میں پڑھائیں

سبق ۷ ۳) ج، چ، ح، خ

جُب

جِ

جَ

خش

خس

خر

جد

جج

جا

چک

حق

جف

جع

حط

جص

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۸

۴ د، ذ، ز

دُب

دِب

دَب

دف

زر

رص

رس

در

دا

زن

ذم

رگ

رک

ذل

دق

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۹

۵ س، ش

سُپ

سِپ

سَب

سع

سط

شش

سد

سچ

سا

سن

سم

شل

سگ

شق

سف

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

⑥ ص، ض

سبق ۱۰

صَب

صِب

صَب

صَف

صَع

صِر

صَح

صَت

صَا

ضَه

ضَن

ضَم

ضَل

ضَک

ضُق

درجہ اول الدین

درجہ معلم

تاریخ

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

⑦ ط، ظ

سبق ۱۱

طُث

طِث

طَٹ

طَع

طُس

ظَر

طَد

طَح

طَا

طَه

ظَن

ظَم

ظَل

طَق

طَف

چھٹے مہینے میں پڑھائیں

۶

⑧ ع، غ

سبق ۱۲

عَب

عِب

عَب

| | | | | | |
|----|----|----|----|----|----|
| عص | عش | غر | غد | عج | عا |
| عہ | عن | غم | عک | عف | عط |

چھ مہینے میں پڑھائیں ۶

۹ ف، ق

سبق ۱۳

| | | | | | |
|-----|-----|-----|----|----|----|
| قُت | قِت | قَٹ | | | |
| قض | فس | فر | فد | فح | فا |
| قن | قم | قل | فق | قف | قع |

چھ مہینے میں پڑھائیں ۶

۱۰ ک، گ

سبق ۱۴

| | | | | | |
|-----|-----|-----|----|----|----|
| کُپ | کِپ | کَپ | | | |
| کش | گر | گڈ | کح | کٹ | کا |

ک

گن

کم

کل

کف

کع

درجہ والدین

درجہ معلم

تاریخ

۶ چھٹے صفحے میں پڑھائیں

۱۱ ل

سبق ۱۵

لپ

لپ

لپ

لص

لس

لڑ

لذ

لح

لا

لم

لل

لق

لف

لع

لظ

۷ ساتویں صفحے میں پڑھائیں

۱۲ م

سبق ۱۶

مٹ

مٹ

مٹ

مص

مس

مر

مد

مج

ما

من

مم

مک

مف

مع

مط

۷ ساتویں صفحے میں پڑھائیں

۱۳) ن، ی

سبق ۱۷

نُب نِب نَب

| | | | | | |
|----|----|----|----|----|-----|
| نا | نٹ | نخ | نخ | نر | نس |
| نع | نک | نل | نم | نہ | نیل |

۷ ساتویں مینے میں پڑھائیں

۱۴) ہ

سبق ۱۸

ہَٹ ہِٹ ہُٹ

| | | | | | |
|----|----|----|----|----|----|
| ہا | ہج | ہد | ہر | ہس | ہص |
| ہط | ہف | ہق | ہک | ہل | ہم |

ہن

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

ساتویں مینے میں پڑھائیں

۷

سبق ۱۹ ”و“ ماقبل مفتوح اور ”و“ معروف و مجہول

| | | | | | |
|-----|-----|-----|-----|-----|-----|
| اُو | اُو | اُو | اُو | اُو | اُو |
| جُو | جُو | جُو | جُو | جُو | جُو |
| رُو | رُو | رُو | رُو | رُو | رُو |
| فُو | فُو | فُو | فُو | فُو | فُو |
| گُو | گُو | گُو | گُو | گُو | گُو |
| مُو | مُو | مُو | مُو | مُو | مُو |
| ہُو | ہُو | ہُو | ہُو | ہُو | ہُو |

۸ آٹھویں صفحہ میں پڑھائیں

سبق ۲۰ ”ے“ جس کے پہلے زبر اور ”ے“ معروف و مجہول

| | | | | | |
|----|----|----|----|----|----|
| ہا | ہا | ہا | ہا | ہا | ہا |
| ہا | ہا | ہا | ہا | ہا | ہا |
| ہا | ہا | ہا | ہا | ہا | ہا |
| ہا | ہا | ہا | ہا | ہا | ہا |
| ہا | ہا | ہا | ہا | ہا | ہا |
| ہا | ہا | ہا | ہا | ہا | ہا |

بجے دے
اُس اب سمر
ری

۵- زبان

[اردو]

۱۰

| | | | | | |
|----|----|----|----|----|-----|
| دے | دی | دے | جے | جی | بجے |
| سے | سی | سے | رے | ری | رے |
| کے | کی | کے | فے | فی | فے |
| مے | می | مے | لے | لی | لے |
| وے | وی | وے | نے | نی | نے |
| ہے | ہی | ہے | | | |

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

①

دو حروف کے الفاظ

سبق ۲۱

| | | | | | |
|-----|----|----|----|----|----|
| سمر | ڈر | زر | ٹب | رب | اب |
| دس | رس | غم | خم | دم | ڈس |
| ان | اس | مگ | نگ | رگ | بس |

| | | | | | |
|----|-----|-----|-----|-----|-----|
| رے | دی | دِن | دِل | ہُن | گُن |
| رک | رُخ | رُت | رُک | مُر | اُر |
| وہ | جُو | دُو | دُم | عُم | رگ |
| | بہ | رہ | کہہ | | |

رُت: موسم۔ رُخ: سمت۔

۸ آٹھویں مینے میں پڑھائیں

سبق ۲۲

۲

| | | | | | |
|-----|-----|-----|-----|-----|-----|
| لَت | تَب | لَب | کَب | سَب | جَب |
| ہٹ | نُٹ | پُٹ | جُٹ | سُٹ | مُٹ |
| حد | بد | سُج | بُج | حُج | جُج |
| لڑ | دُر | کُر | تُر | پُر | قُد |
| شک | خط | بَط | نَس | بَس | گَز |

| | | | | | |
|----|----|----|----|----|----|
| بک | تک | گل | جل | کل | عم |
| کم | نم | ہم | بن | | |

لب: ہونٹ۔ لت: ہری عادت۔ سٹ: سازش۔ ٹ: بازی گر۔ مل: طاقت۔ تل: نیچے۔ بن: جنگل۔

| | | | |
|---------------------------|-------|------------|--------------|
| ۸ آٹھویں صفحے میں پڑھائیں | تاریخ | دستخط معلم | دستخط والدین |
|---------------------------|-------|------------|--------------|

۳

سبق ۲۳

| | | | | | |
|-----|----|----|----|----|----|
| جس | تس | اس | یل | تل | مل |
| سیل | گن | ضد | جی | پی | سی |
| دی | لے | نے | وے | سن | پن |
| چن | چپ | پل | گل | غل | تم |
| سم | دو | ہو | لو | ہل | کل |
| کل | سج | بج | بن | فن | من |

درنگ لے مت آچپ رہ ۵- زبان [اردو]

در سمر ہمر

تس: لباس۔ سل: مصالحہ پینے کا پتھر۔ پن: خیرات۔ غل: شور۔ سم: بکھر۔ در: دروازہ۔

۹ لوئیں مینے میں پڑھائیں

سبق ۲۴ دو حرفی الفاظ کے جملے

| | | | |
|-------|--------|--------|--------|
| اب جا | مَت لڑ | سُن لے | یا رب |
| وہ دو | یہ لو | وہ لا | جب آ |
| گل مل | حج کر | رَس پی | پُن دے |
| سب گن | سچ ہے | مَت ڈر | بَس کر |
| چپ رہ | کم سو | لے لو | دے دو |
| نگ لے | جگ دے | اڑ جا | مَت آ |

زردو
سب سے مل
اُس سے مت لڑ

۵- زبان

[اردو]

۱

حق کہہ

بچ بن

جو لو

زردو

۹ نوں مینے میں پڑھائیں

۲

سبق ۲۵

چپ مت رہ

آب مت سُو

سب سے مل

دن کم ہے

اس کی سُن

آب سے ڈر

سچ تو یہ ہے

جو ہو سُو ہو

مل جل کر رہ

غم نہ کر

اُس سے مت لڑ

یہ خط کس کا ہے

حق پر جم جا

بچ کر چل

تم حق پر ہو

سُن تولو

شک مت کر

شر سے بچ

پل پر جا

گم مت دے

گن کر دے

۹ نوں مینے میں پڑھائیں

| | | | | | |
|-----|-----|-----|-----|-----|-----|
| داب | راب | آپ | باپ | ٹاپ | ناپ |
| بات | رات | سات | باٹ | پاٹ | کاٹ |
| آج | تاج | راج | لاج | بار | پار |
| تار | چار | آس | پاس | راس | طاق |
| باغ | صاف | غار | پاک | ڈاک | خاک |
| آگ | جاگ | ساگ | دام | شان | جان |

داب: دباؤ۔ راب: گنے کا پکایا ہوا رس۔ ٹاپ: گھوڑے کے چلنے یا دوڑنے کی آواز۔ پاٹ: چکی کا پتھر۔
راج: معمار، عمارت بنانے والا، حکومت۔ لاج: شرم۔ بار: بوجھ۔ پار: طرف۔ راس: لگام۔ طاق: بھراب۔
ساگ: ترکاری۔

| | | | | |
|---|------------------------|-------|------------|--------------|
| 9 | نویں مہینے میں پڑھائیں | تاریخ | استخط معلم | دستخط والدین |
|---|------------------------|-------|------------|--------------|

| | | | | | |
|-----|-----|-----|-----|-----|-----|
| آور | طور | غور | خوف | شوق | فوج |
| موج | حوض | دور | نور | حور | طور |

| | | | | | |
|------|------|------|------|------|-----|
| صور | گُوٹ | تُوپ | تُوں | گُوں | بول |
| مول | لُوگ | روگ | هُوش | پیر | تیر |
| خیر | سیر | بیر | ایک | نیک | ٹیک |
| زِیب | دِین | زِین | رِیس | رِید | زور |
| | شور | مور | ڈور | | |

بیرِ دُستی۔

۱۰۔ دسویں مینے میں پڑھائیں

۳

سبق ۲۸

| | | | | | |
|-----|-----|-----|-----|-----|-----|
| دزد | زرد | حمد | فرض | ستم | نرم |
| شرم | رخم | وقت | مشق | عقل | حکم |
| رزق | ذکر | فلر | قبر | ادب | طلب |
| غضب | عرب | حسد | مدد | سبق | مرض |

بھ
بھٹ
سُدھ

۵- زبان

[اردو]

| | | | | | |
|-----|-----|-----|-----|-----|-----|
| قلم | قسم | خدا | جدا | دعا | دغا |
| قضا | قنا | شنا | درو | پگو | گلی |
| نبی | ولی | گری | دری | سخی | |

جدا: الگ، انوکھا۔ قضا: موت، قسمت۔ فنا: موت، بربادی۔ ثنا: تعریف۔ پدی: برائی۔ نخی: سخاوت کرنے والا، دریادل۔

۱۰ دسویں صفحہ میں پڑھائیں

ہائے مخلوط

سبق ۲۹

| | | | | | |
|----|----|----|----|----|----|
| بھ | پھ | تھ | ٹھ | جھ | چھ |
| دھ | ڈھ | ڑھ | کھ | گھ | |

ہائے مخلوط کی مشق

①

| | | | | | |
|-----|-----|-----|-----|------|-----|
| تھا | کھا | بھٹ | جھٹ | چھت | ڈھب |
| دھر | کھر | کھل | اٹھ | سُدھ | رکھ |

اردو

دھک تھم لکھ پڑھ پھر کھل

گھر بھر پھل جھنس چھن

بھٹ: سانپ کاٹل۔ ڈھب: عادت۔ ڈھر: سیدھا راستہ۔ کھر: جانوروں کے ناخن۔ سُدھ: بجھ۔ دھک: گھبراہٹ۔
جھن: اناج کا چھلکا۔

۲

- | | |
|----------------------|--------------------------|
| ○ صبح اُٹھ | ○ سر ڈھک |
| ○ فجر پڑھ۔ | ○ اب کچھ پڑھ لے۔ |
| ○ ہاتھ دھو کر کھا۔ | ○ دکھ سکھ میں خوش رہ۔ |
| ○ پڑھ لکھ کر عمل کر۔ | ○ نبی کی ہر بات بھلی ہے۔ |
| ○ بدن پاک صاف رکھ۔ | ○ کھل کھلا کر مت ہنس۔ |

۳

پھڑک چھڑک کھٹک گھٹا پھٹا چھٹا
بڑھا پڑھا گرڑھا کھڑا گھڑا چھاچھ

گھاس

بھاپ

جھاڑ

پھڑک: تڑپ، بے قراری۔ گھٹا: بادل۔ چھٹا: چٹنا ہوا۔ گڑھا: کھڈا۔ گھڑا: مٹکا۔

(۴)

| | | | | | |
|------|------|------|------|------|------|
| دھوپ | جھوٹ | بھوک | تھوک | بھول | پھول |
| گھول | چھوڑ | پھوڑ | بھیک | ٹھیک | ڈھیر |
| بھید | ڈھال | کھال | دھات | بھات | کھات |
| گھات | بھاگ | پھاڑ | دھان | تھان | چھان |

گھول: کسی پتلی چیز میں کوئی چیز ملانا۔ بھات: اُبلے ہوئے چاول۔ کھات: کھاؤ۔ گھات: تاج۔
تھان: جگہ، کپڑے کی معین مقدار۔

۱۰ دسویں صفحہ میں پڑھائیں

سہ حرفی الفاظ کے جملے

سبق ۳۰

○ دھان کا ڈھیر۔

○ ٹھیک بول۔

○ چھری کی دھار۔

○ بات مان۔

○ سبق پڑھ۔

○ کھیل چھوڑ۔

○ ظلم نہ کر۔

○ رزق خدا سے طلب کر۔

○ بڑے کی بات مان۔

○ جھوٹ سے دور رہ۔

○ ادھر ادھر مت دیکھ۔

○ نرم بات کہہ۔

○ صاف حرف لکھ۔

○ کسی کا بھید نہ کھول۔

○ ماں باپ کا ادب کر۔

○ کسی سے حسد نہ کر۔

○ فیس ادا کر۔

○ خوب مشق کر۔

○ علم طلب کر۔

○ ٹھیک وقت پر چل۔

○ شہد میں شفا ہے۔

○ صبح صبح شہد چاٹ۔

○ نیک کام کر۔

○ خوب چست رہ۔

سبق ۳۱ دو حرفی و سہ حرفی الفاظ کے جملے ①

| | |
|---------------------|--------------------------|
| ○ دعا مانگ۔ | ○ خوش رہ۔ |
| ○ سچ بول۔ | ○ رب کی حمد کر۔ |
| ○ کسی سے مت ڈر۔ | ○ حق بات کہہ۔ |
| ○ سبق یاد رکھ۔ | ○ شوق سے نعت پڑھ۔ |
| ○ سب سے خوش رہ۔ | ○ کل کا سبق پڑھ۔ |
| ○ غصہ بری صفت ہے۔ | ○ خدا سب سے بڑا ہے۔ |
| ○ اس کا شکر ادا کر۔ | ○ خدا کی راہ میں خرچ کر۔ |
| ○ حقہ مت پی۔ | ○ صبر سے کام لے۔ |
| ○ بخل مت کر۔ | ○ ہر ایک کی مدد کر۔ |

خدا سے دعا کرو کہ
ہم کو جھوٹ اور
دعا سے بچائے۔

۵۔ زبان

[اردو]

سبق ۳۲

۲

- ۱) خدا کے سب کام بے عیب ہیں۔
- ۲) شرم و حیا دین کی شاخ ہے۔
- ۳) ماں باپ کو برا بھلا کہنا بری بات ہے۔
- ۴) ماں باپ کا ادب کرو اور ان کو سدا خوش رکھو۔
- ۵) خدا نے ہم کو مٹی میں سے غلہ، شکر اور ساگ پات دیا۔
- ۶) حسد، حرص، غصہ اور کبر دل کے مرض ہیں۔
- ۷) جودل کی بدی سے خوش ہوا اُس میں کوئی روگ ہے۔
- ۸) خدا سے دعا کرو کہ ہم کو جھوٹ اور دعا سے بچائے۔
- ۹) سچ میں نفع ہے، سچ ہی عزت ہے، سچ ہی زور ہے۔
- ۱۰) اس شخص کی بد دعا سے بچو جس پر ظلم کیا گیا ہو۔
- ۱۱) مال اور وقت اُس کام میں خرچ کرو جس میں کسی کا بھلا ہو۔

شاخ: حصہ، ٹکڑا۔ سدا: ہمیشہ۔ ساگ: پتہ، بہتری، ترکاری۔ کبر: بڑائی، گھمنڈ۔ روگ: بیماری۔ دعا: دھوکہ، مکاری۔ زور: طاقت، قوت۔

دستخط والدین

دستخط معلم

تاریخ

۱۰۔ دسویں مہینے میں پڑھائیں



نماز چارٹ کی ترتیب



عصر۔ ع

ظہر۔ ظ

فجر۔ ف

عشا۔ ع

مغرب۔ م



○ اگر نماز جماعت سے ادا کی ہے تو یہ ✓ نشان لگائیں۔ جیسے



○ اگر بغیر جماعت کے نماز ادا کی ہے تو یہ ○ نشان لگائیں۔ جیسے



○ اور اگر قضا کر لی ہے تو یہ X نشان لگائیں۔



○ اور اگر قضا بھی نہ کی ہو تو کوئی نشان نہ لگائیں۔

○ بتائے گئے طریقے کے مطابق تاریخ کے اعتبار سے نشان لگائیں۔

○ جو نماز جماعت سے نہیں پڑھی گئی اس کی ترغیب دیں اور جو نماز نہیں پڑھی گئی،

اس کی قضا کروالیں۔

○ ہر مہینے کے ختم پر سرپرستوں سے دستخط کروائیں اور خود بھی دستخط کریں۔



نماز چارٹ



مارچ

فروری

جنوری

| تاریخ | فجر | ظہر | عصر | مغرب | عشا |
|-------|-----|-----|-----|------|-----|
| ۱ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۳ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۴ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۵ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۶ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۷ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۸ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۹ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۰ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۱ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۲ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۳ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۴ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۵ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۶ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۷ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۸ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۹ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۰ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۱ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۲ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۳ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۴ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۵ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۶ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۷ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۸ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۹ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۳۰ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۳۱ | ف | ظ | ع | م | ع |

| تاریخ | فجر | ظہر | عصر | مغرب | عشا |
|-------|-----|-----|-----|------|-----|
| ۱ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۳ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۴ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۵ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۶ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۷ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۸ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۹ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۰ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۱ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۲ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۳ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۴ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۵ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۶ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۷ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۸ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۹ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۰ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۱ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۲ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۳ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۴ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۵ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۶ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۷ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۸ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۹ | ف | ظ | ع | م | ع |
| | | | | | |
| | | | | | |

| تاریخ | فجر | ظہر | عصر | مغرب | عشا |
|-------|-----|-----|-----|------|-----|
| ۱ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۳ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۴ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۵ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۶ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۷ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۸ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۹ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۰ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۱ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۲ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۳ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۴ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۵ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۶ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۷ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۸ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۹ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۰ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۱ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۲ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۳ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۴ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۵ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۶ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۷ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۸ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۹ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۳۰ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۳۱ | ف | ظ | ع | م | ع |

دستخط والدین

دستخط والدین

دستخط والدین

دستخط معلم

دستخط معلم

دستخط معلم



نماز چارٹ



جون

مئی

اپریل

| صبح | ظہر | عصر | مغرب | عشا |
|-----|-----|-----|------|-----|
| ۱ | ف | ظ | ع | م |
| ۲ | ف | ظ | ع | م |
| ۳ | ف | ظ | ع | م |
| ۴ | ف | ظ | ع | م |
| ۵ | ف | ظ | ع | م |
| ۶ | ف | ظ | ع | م |
| ۷ | ف | ظ | ع | م |
| ۸ | ف | ظ | ع | م |
| ۹ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۰ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۱ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۲ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۳ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۴ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۵ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۶ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۷ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۸ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۹ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۰ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۱ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۲ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۳ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۴ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۵ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۶ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۷ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۸ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۹ | ف | ظ | ع | م |
| ۳۰ | ف | ظ | ع | م |

| صبح | ظہر | عصر | مغرب | عشا |
|-----|-----|-----|------|-----|
| ۱ | ف | ظ | ع | م |
| ۲ | ف | ظ | ع | م |
| ۳ | ف | ظ | ع | م |
| ۴ | ف | ظ | ع | م |
| ۵ | ف | ظ | ع | م |
| ۶ | ف | ظ | ع | م |
| ۷ | ف | ظ | ع | م |
| ۸ | ف | ظ | ع | م |
| ۹ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۰ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۱ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۲ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۳ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۴ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۵ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۶ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۷ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۸ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۹ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۰ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۱ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۲ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۳ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۴ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۵ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۶ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۷ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۸ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۹ | ف | ظ | ع | م |
| ۳۰ | ف | ظ | ع | م |
| ۳۱ | ف | ظ | ع | م |

| صبح | ظہر | عصر | مغرب | عشا |
|-----|-----|-----|------|-----|
| ۱ | ف | ظ | ع | م |
| ۲ | ف | ظ | ع | م |
| ۳ | ف | ظ | ع | م |
| ۴ | ف | ظ | ع | م |
| ۵ | ف | ظ | ع | م |
| ۶ | ف | ظ | ع | م |
| ۷ | ف | ظ | ع | م |
| ۸ | ف | ظ | ع | م |
| ۹ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۰ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۱ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۲ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۳ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۴ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۵ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۶ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۷ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۸ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۹ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۰ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۱ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۲ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۳ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۴ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۵ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۶ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۷ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۸ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۹ | ف | ظ | ع | م |
| ۳۰ | ف | ظ | ع | م |

دستخط والدین

دستخط والدین

دستخط والدین

دستخط معلم

دستخط معلم

دستخط معلم



نماز چارٹ



ستمبر

اگست

جولائی

| تاریخ | نہر | ظہر | عصر | مغرب | عشا |
|-------|-----|-----|-----|------|-----|
| ۱ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۳ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۴ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۵ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۶ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۷ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۸ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۹ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۰ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۱ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۲ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۳ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۴ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۵ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۶ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۷ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۸ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۹ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۰ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۱ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۲ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۳ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۴ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۵ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۶ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۷ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۸ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۹ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۳۰ | ف | ظ | ع | م | ع |

| تاریخ | نہر | ظہر | عصر | مغرب | عشا |
|-------|-----|-----|-----|------|-----|
| ۱ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۳ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۴ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۵ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۶ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۷ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۸ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۹ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۰ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۱ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۲ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۳ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۴ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۵ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۶ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۷ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۸ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۹ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۰ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۱ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۲ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۳ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۴ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۵ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۶ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۷ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۸ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۹ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۳۰ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۳۱ | ف | ظ | ع | م | ع |

| تاریخ | نہر | ظہر | عصر | مغرب | عشا |
|-------|-----|-----|-----|------|-----|
| ۱ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۳ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۴ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۵ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۶ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۷ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۸ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۹ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۰ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۱ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۲ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۳ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۴ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۵ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۶ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۷ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۸ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۱۹ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۰ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۱ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۲ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۳ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۴ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۵ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۶ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۷ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۸ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۲۹ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۳۰ | ف | ظ | ع | م | ع |
| ۳۱ | ف | ظ | ع | م | ع |

دستخط والدین

دستخط معلم

دستخط والدین

دستخط معلم

دستخط والدین

دستخط معلم



نماز چارٹ



دسمبر

نومبر

اکتوبر

| صبح | ظہر | عصر | مغرب | عشا |
|-----|-----|-----|------|-----|
| ۱ | ف | ظ | ع | م |
| ۲ | ف | ظ | ع | م |
| ۳ | ف | ظ | ع | م |
| ۴ | ف | ظ | ع | م |
| ۵ | ف | ظ | ع | م |
| ۶ | ف | ظ | ع | م |
| ۷ | ف | ظ | ع | م |
| ۸ | ف | ظ | ع | م |
| ۹ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۰ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۱ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۲ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۳ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۴ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۵ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۶ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۷ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۸ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۹ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۰ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۱ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۲ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۳ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۴ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۵ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۶ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۷ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۸ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۹ | ف | ظ | ع | م |
| ۳۰ | ف | ظ | ع | م |
| ۳۱ | ف | ظ | ع | م |

| صبح | ظہر | عصر | مغرب | عشا |
|-----|-----|-----|------|-----|
| ۱ | ف | ظ | ع | م |
| ۲ | ف | ظ | ع | م |
| ۳ | ف | ظ | ع | م |
| ۴ | ف | ظ | ع | م |
| ۵ | ف | ظ | ع | م |
| ۶ | ف | ظ | ع | م |
| ۷ | ف | ظ | ع | م |
| ۸ | ف | ظ | ع | م |
| ۹ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۰ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۱ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۲ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۳ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۴ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۵ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۶ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۷ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۸ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۹ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۰ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۱ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۲ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۳ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۴ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۵ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۶ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۷ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۸ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۹ | ف | ظ | ع | م |
| ۳۰ | ف | ظ | ع | م |
| | | | | |

| صبح | ظہر | عصر | مغرب | عشا |
|-----|-----|-----|------|-----|
| ۱ | ف | ظ | ع | م |
| ۲ | ف | ظ | ع | م |
| ۳ | ف | ظ | ع | م |
| ۴ | ف | ظ | ع | م |
| ۵ | ف | ظ | ع | م |
| ۶ | ف | ظ | ع | م |
| ۷ | ف | ظ | ع | م |
| ۸ | ف | ظ | ع | م |
| ۹ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۰ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۱ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۲ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۳ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۴ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۵ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۶ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۷ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۸ | ف | ظ | ع | م |
| ۱۹ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۰ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۱ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۲ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۳ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۴ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۵ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۶ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۷ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۸ | ف | ظ | ع | م |
| ۲۹ | ف | ظ | ع | م |
| ۳۰ | ف | ظ | ع | م |
| ۳۱ | ف | ظ | ع | م |

دستخط والدین

دستخط والدین

دستخط والدین

دستخط معلم

دستخط معلم

دستخط معلم



ماہانہ حاضری، غیر حاضری اور فیس چارٹ



| مہینہ | کل ایام تعلیم | ایام حاضری | غیر حاضری | فیس | دستخط معلم | دستخط والدین |
|--------|---------------|------------|-----------|-----|------------|--------------|
| جنوری | | | | | | |
| فروری | | | | | | |
| مارچ | | | | | | |
| اپریل | | | | | | |
| مئی | | | | | | |
| جون | | | | | | |
| جولائی | | | | | | |
| اگست | | | | | | |
| ستمبر | | | | | | |
| اکتوبر | | | | | | |
| نومبر | | | | | | |
| دسمبر | | | | | | |

دستخط ذمہ دار